425

8/c/s

شمس البلاغه

شرح الفرا...

قواعد با فوائد نوریه

۱۸۶۲ع ۱۲۸۰ ہجری

تصنیف محقق کامل ادیب ... مولوی سید محمد حسین سلمہ اللہ خالق الکونین

...ریظ از جناب میر محمد محسن صاحب سلمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...العالمین و نعت حضرت خاتم النبیین و منقبت جناب سید الوصیین

...مومنین صلی اللہ علیہم اجمعین کہ سر آمد فصحاء ماضی و حال

...علامہ دہر سیبویہ عصر سحبان زمان محقق دوران

...زمان نکتہ بین

مقبول کونین جناب مولوی سید محمد حسین صاحب دام افضالہ نے
زبان اردو زبان کی صرف و نحو مین ایک کتاب ایسی تصنیف فرمائی ھی
کہ زمان ماضی سے تا حال ویسی دیکھنے مین نہین آئی مبتدیا کے
لیئے استاد کامل ھی اور منتہی کے واسطے انیس فاضل مسائل مشکلہ کی
ایسی تشریح کی ھی کہ اُستاد کی کچھہ حاجت نہین مقامات مغلقہ
کی ایسی توضیح کی ھی کہ شرح کی کچھہ ضرورت نہین جس حرف کو
دیکھیئے وہ مصدر قواعد ھی اور ہر ایک نقطہ مخزن الفوائد قاعدے
قید و قیود سے پیراستہ اور اصول دلیل و برہان سے اراستہ الفاظ
معدود ہین لیکن مطالب نا محدود سوالات ہوش ربا ہین اور
جوابات خرد افزا عبارت ایسی رنگین ھی کہ ہر سطر باغ و بہار
ھی اور ہر حرف رشک افزائے گلزار الفاظ فرحت آمیز ہین اور
معانی طرب انگیز کتاب کیا سرمۂ طور ھی یا شراب انگور کہ آنکھون
کو نور اور دل کو سرور ہوتا ھی اگرچہ لوگون نے اِس فن مین

کتابین بہت تصنیف کی ہین لیکن اس سے کسیکو نسبت نہین اور آفتاب
کے آگے چراغ کی کچھ حقیقت نہین موتی کے سامنے پوت کی کیا قیمت ھے
اور ہیرے کے روبرو بشیشے کی کیا وقعت ھے کتاب کیا ایک بحر مواج ھے
جسکا ہر باب دریاے لطافت ھے اور ہر فصل نہر الفصاحت ھے قواعد المبتدی
اِس فوائد المنتہی کا ایک فقرہ ھے اور دریاے لطافت اِس بحر نا پید اکنار
کا ایک قطرہ ھے گلدستۂ انجمن اِس گلزار سخن کا ایک گل پژمردہ ھے
اور بہار بیخزان اِس رشک چمن کا ایک برگ خزان رسیدہ ھے حق تو
یہہ ھے کہ یہہ کتاب لاجواب عدیم المثال اور بے نظیر ھے مہوسان بلاغت
کے لیئے نسخہ کیمیا بلکہ اکسیر ھے اگر ھم اسکی تعریف مین دفتر لکھین تو
بھی کمتر ھے لہذا سکوت کرنا بہتر ھے جسوقت کہ طالبان علوم بلاغت
و شائقان فنون فصاحت نازک خیالان والا نظر اور قدر شناسان علم و ہنر
معائینہ فرمائینگے تو آپ اسکی کیفیت سے واقف ہوجائینگے قطعہ سخن را با ستایش نیست
حاجت * تو دریار اخر وشیدن میاموز * بگوش محرمان خود نگوید * تو بلبل را

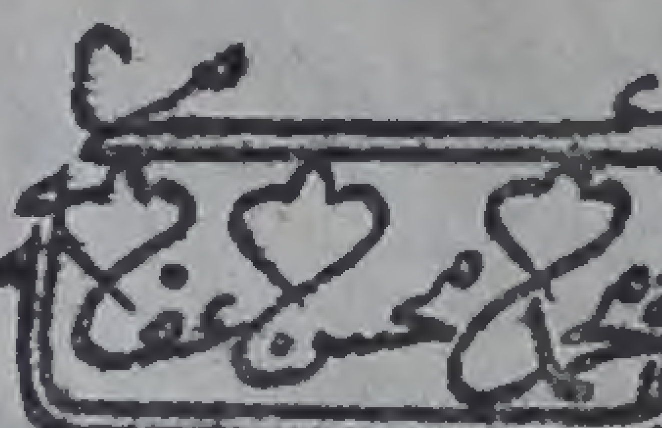
سرائیدان میامنو + جب مین نے تاریخ کی فکر کی تو ہاتف غیبی نے ندا دی کہ احسن کتاب

کے جملہ قاعدے لاجواب اور فائدے بے حساب ہین + ۱۲۸۰ ہجری

کاتب الحروف اقل الانام الغریق بحر الآثام محمد محسن غفر اللہ ذنوبہ وحشرہ اللہ

مع الحسنین علیہ السلام ابن السید موسیٰ رضا القوی و سبزواری مدظلہ العالی

مادامت الایام واللیالی متوطن موضع کہرا متصل بلدۂ الہ آباد ۱۲ھ



تقریظ از جناب تقی علی خان صاحب دام لطفہ ابن بہادر خان صاحب

مرحوم رئیس محلہ دریاباد شہر الہ آباد +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق اکبر و نعت حضرت خیر البشر و مدح حضرت ایمہ اثنا عشر

سیما منقبت جناب حیدر صفدر ہے واضح ہو کہ افضل محققین سر آمد

مدققین صرفی باکمال نحوی بے مثال واقف رموز معنی و بیان عالم نکات

اُردو زبان جناب مولوی سید محمد حسین صاحب دام فیضہٗ نے جو
کتاب قواعد اُردو مین تصنیف فرمائی ھے اس شرح وبسط کے ساتھ
ابھی تک کوئی دوسری دیکھنے مین نہین آئی احقر نے اِس فن
کی کتابین بہت دیکھین ہین لیکن جتنے قاعدے اِس مختصر
مین ہین اسکا عشر عشیر بھی کسی مطول مین نہین ھے اور جو
نکتے اور باریکیان اِس رسالے مین ہین وہ کسی کتاب متداول مین
نہین ہین بلکہ جو دلائل مولوی صاحب موصوف نے ایجاد کیئے ہین وہ کسی
اُستاد کے وہم وگمان مین بھی نہین گذرے اور جو براہین
طبع زاد اُنھون نے بیان کیئے ہین وہ کسی نے خواب وخیال مین
بھی نہین دیکھے اگرچہ اساتذہٗ سابق وحال نے اِس فن مین
بہت کتابین لکھی ہین اور اپنی دانست مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کیا لیکن اِسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ھے کہ انکا دست
کوشش دامن مراد تک نہین پہنچا اور جو امور دقیق وقابل

تحقیق تھے وہ کسی سے کما حقہ ادا نہین ہوئے اِسکے آگے وہ
کتابین ناقص و ناتمام مثل میوۂ نارسیدہ اور فضول و بیکار
مثل برگ خزان رسیدہ ہین اِس مین شک نہین کہ یہہ
کتاب مبتدی کو منتہی بناتی ھے اور منتہی کو اقصاے مراتب
کمال تک پہنچاتی ھے اگرچہ یہہ مختصر حجم مین بعضون سے کمتر
ھے لیکن فائدے مین سبھون سے زیادہ تر ھے سچ
ھے کہ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر + راقم الحروف
تقی علی خان عفی اللہ عنہ ابن بہادر خان مرحوم

تقریظ از جناب میر نوازش حسین صاحب متوطن موضع
کہرا پرگنہ مہ ضلع الہ آباد تحصیلدار ملیح آباد ضلع
لکھنؤ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی میر محمد حسین صاحب خلف الرشید سید ابراہیم حسین صاحب

متوطن موضع گلرا پرگنہ نواب گنج ضلع الہ آباد نے جو کتاب قواعد اُردو مین لکھی ھی وہ محاورہ حال کے موافق اور زبان لکھنؤ کے مطابق ھی + عبارت فصیح قواعد صحیح ہین دلائل بہت درست ہین اصول بہت چُست ہین + حقیقت مین کتاب لاجواب ھی اور قواعد اُردو مین انتخاب ھی فقط +

العبد سید نوازش حسین عفی عنہ تحصیلدار ملیح آباد ضلع لکھنؤ تخلص نوازش +

قطعہ تاریخ از محمد یوسف خانصاحب متخلص بعزیز متوطن قصبہ مئو قاضی طبیب ابن غازیخان صاحب +

لکھی ھی جو یہہ کتاب رنگین
ھی شیفتہ خلق مثل بلبل

الفاظ کی دیکھتے ہی بندش
کھانے لگا پیچ و تاب سنبل

معنی کے سرور و کیفیت سے
رندون کو رھی نہ خواہش مل

ذرہ نظر آئے کیون نہ خورشید
مضمون کا جو دیکھہ لے تجمل

گیسوی بتان کو جس سے ہو رشک
فقرون کا وہ اِسمین ھی تسلسل

گل اسمین شگفتہ ہین ہزارون ۔ گلچین کا کہین پترے نہ چنگل
معشوق اسے کہین تو سچ ہے ۔ معمور یہہ حسن سے ہے بالکل
تاریخ مین ای عزیز اسکے ۔ تہا دلکو جو فکر سے تامل
آخر کو لکھی یہہ ہم نے تاریخ ۔ ہے باغ جہان مین یہہ بھی اک گل

١٢٨٠

قطعہ تاریخ از مولوی شیخ وحید الدین صاحب ابن مولوی امر اللہ صاحب دام فیضہما رئیس قصبہ کرا مقیم شہر الہ آباد

عجب مولوی ہین محمد حسین ۔ نہین علم مین انکا جواب
وہ ہے معدن علم و فیض اُنکی ذات ۔ کہ جس سے ہے سارا جہان فیضیاب
لکھا ایک وہ نسخۂ دل فزا ۔ کہ جسکا ہے ہر لفظ دُرِ خوشاب
ٹھہرتی نہین روشنی پر نظر ۔ کچھ ایسی عبارت مین ہے آب و تاب
جو صفحہ ہے اُس نسخۂ نور کا ۔ وہ مضمون کے جلوے سے ہے آفتاب
جو دیکھی سفیدی بین السطور ۔ صفائی پہ غش کر گیا ماہتاب
بلاغت مین ہر لفظ ہے منتخب ۔ فصاحت مین ہے ہر ورق انتخاب

نہ ملتی تھی ہر بات کی جو سند	بہت شاعرانِ جہان تھے خراب
بیان کر کے تذکیر و تانیث کا	ہوئے باعث فرحت شیخ و شاب
وحید اس کی تاریخ کی فکر مین	طبیعت کو مدت سے تھا اضطراب
کہا مجھ سے بیساختہ فکر نے	ہے ہر بے مستند وہ لکھی ہی کتاب

۱۲۸۰

قطعہ تاریخ دیگر از محمد یوسف خانصاحب موصوف تخلص عزیز سلمہٗ مادہ تاریخ توضیح نوھی +

۱۲۸۰

ثلاث لفظ ہین ایسے مین مولوی صاحب	وحید عصر جو کہئے تو ھی درست و بجا
ضیا افکر سے روشن جسکی کتاب لکھی	یقین سبکو ہوا اپنے فن مین ہین یکتا
حسد سے بغض سے دل حاسد و جلتا ھی	نئی طرح کی جو ثنی دوستونکو ھی سرِ جا
وہ ختم جب ہی ہوا عزیز سے تف	کہ حرف لیجئے اوّل ہر ایک مصرع کا

قطعہ تاریخ از عبد الغنی خانصاحب تخلص غنی ابن گل محمد خانصاحب دام فیضہما رئیس محلہ چک شہر الہ آباد +

مولوی صاحب نے لکھی وہ کتاب	جسکا ھی مشتاق ہر اک خاص و عام

نحویون کا محو نہ کیونکر ہو دل — صرف کے ھی قاعدونکا انتظام
ھی گلِ معنی کی جو اِس مین بہار — غیرتِ گلشن نہو کیون اسکا نام
دیکھ کے آغاز کو اسکے کھلا — ہو گیا اُردو کا بس اب اختتام
ھی یہہ وھی چشمۂ آبِ حیات — جسکی سکندر کو تھی خواہش مدام
فکر جو تاریخ کی تھی ای غنی — چین نہ ملتا تھا ہمین صبح و شام
سر بگریبان جو ہوئی ناگہان — دل نے کہا جان ھی یہہ نسخہ تمام

۱۲۸۰

قطعۂ تاریخ از شاہ سید علی کبیر صاحب عرف شاہ میرنجان صاحب تخلص سید دام فیضہٗ +

چون محمد حسین والا قدر — جمع کردہ قواعد اُردو
ساخت باخود کتاب زیبائی — چیدہ چیدہ قواعد از ہر سو
ہست زیبا مرقعی تصویر — آفرین باد بر ذہانت او
لفظہایش بود چو چشم غزال — صفحہ ہاتش مشابہ مینو
عقد نثرش چو لولوئے لالہ — ہست ہر لفظ اُو گلِ شبّو

مسطرهائیش چو عقد پروین است　　هست هر فقره گوئیا جادو
بهر تاریخ ختم او سعید　　سر فکرت نهاد بر زانو
گفت هاتف چنین ز روی ادب　　ها هو مظهر العجایب گو
۱۲۸۰

قطعه تاریخ از منشی چندی سهای صاحب متخلص علم ابن لاله ٹهاکر پرشاد صاحب دام عنایتهما رئیس محله یحیی پور شهر اله آباد ٭

شکر ایزد چو این کتاب عجیب　　یافت ترتیب از عنایت او
علم را آمد این صدا از غیب　　خاطر افروز اهل علم بگو
۱۲۸۰

تاریخ اختتام کتاب از فیاض علیخان صاحب تخلص فیاض ابن اشرف علی خان صاحب رئیس محله دریاباد دام فیضهما

قواعد با فوائد را نظر کن　　که دارد لطف آب زندگانی
معما این حل آویزش سراسر　　بسی خرم تر از روز جوانی
چو پرسیدم ز هاتف سال اتمامش　　بگفتا نو گل باغ معانی
۱۲۸۰

قطعہ تاریخ اختتام کتاب از مولوی میر سجاد حسین صاحب سلمہ
تخلص فکر ابن میر قدرت علی صاحب دام فیضہ
ساکن محلہ دریاباد +

زین کتاب قواعدِ اُردو	شد دلِ شاعران دہر قوی
نخل تاریخ فکر ہم بہ نشست	باغ اُردو چو بہ گرفت نوی

۱۲۸۰

قطعہ تاریخ از میر جعفر علی صاحب تخلص جوان دام عنایتہ
ابن سید مرزا میر صاحب مرحوم رئیس محلہ چالسین گنج
شہر الہ آباد +

ہو گیا ختم نسخۂ بے مثل	جسکا شہرہ جہان میں ہر سو ہے
فکر تاریخ کی جو میں نے جوان	بولا دل انتخاب اُردو ہے

۱۲۸۰

قطعہ تاریخ از جناب شاہ سید علی کبیر صاحب عرف شاہ
میر نجان صاحب تخلص سید دام فیضہ +

قواعد ہائے اُردو جمع ہمنود	حبیبے نیک بختے خوش نصیبے

دریں فن شد کتاب خوب تالیف | مضامینش ز سر تا پا غریبے
بامعان نظر بیند اگر کس | چہ حاجت بہر استادی ادیبے
زوال جہل از جاہل نماید | بہ بیماران دل باشد طبیبے
برائے سال طبعش گفت سید | بہار بیخزان باشد عجیبے
۱۲۸۱

ولہ

چو کردہ این قواعد ہائے اردو جمع یکجا | محمد باحسین ارقم کنبی منش عیان گردد
طریق نو نمود ایجاد تالیف آن ز ان رو | عجب نبود کہ این طرزش پسند ہمگنان گردد
برائے سال طبعش ہاتف غیبی چنین گفتہ | بگو سید کہ این مقبول دانش پروران گردد
۱۲۸۱

تاریخ طبع کتاب از فیاض علی خانصاحب متخلص فیاض ابن اشرف علی خانصاحب واہم نمائے تہمار رئیس محلہ دریاباد شہر الہ آباد ✣

قواعد با فوائد چھپ چکی آج | خریداروں کا اک مجمع ہی ہر سو
کہی فیاض نے تاریخ کیا خوب | سخن سنجو یہہ ہی بازار اردو
۱۲۸۱

تاریخ طبع کتاب از مصنف دام فیضہ ✤

چھپ چکی یہہ کتاب نادر جب
فرحت افزاے خاص و عام ہوئی

رک گیا لکھہ کے کلک یہہ تاریخ
شرح اُردو زبان تمام ہوئی

۱۲۸۱

تاریخ طبع از مصنف کتاب سلمہ ✤

قواعد با فوائد شد جو مطبوع
بہ خط دلکش و تحریر مطبوع

براے صحت گفتار اُردو
بود کافی همین تحریر دلجو

یقین دارم ز فضل رب ارباب
کہ باشد بیگمان مطبوع احباب

بطبعم نیز ازان افزود راحت
کہ شد تاریخش آثار فصاحت

۱۲۸۱

قطعہ تاریخ از میر جعفر علی صاحب موصوف تخلص جوان سلمہ اللہ تعالی ✤

شد طبع کتاب بے مثالی
کش خواندہ خرد چراغ اُردو

ہاتف بے ضبط سال تاریخ
گفتا کہ گلے ز باغ اُردو

۱۲۸۱

قطعہ تاریخ اختتام کتاب از جناب میر جعفر علی صاحب دام فیضہ تخلص جوان خلف الرشید جناب سید مرزا امیر صاحب مرحوم و مغفور رئیس محلہ جانسین گنج شہر الہ آباد

اگرچہ اور بھی اہلِ سخن نے — لکھی کیفیتِ تحقیقِ اُردو
مگر نا صاف تھے جو جو قواعد — اُنھیں تھی حاجتِ تحقیقِ اُردو
جہاں تھی ترکی و تازی کی تقلید — نہ تھے واں صورتِ تحقیقِ اُردو
ہمارے مولوی صاحب کے آخر — جو آئی نوبتِ تحقیقِ اُردو
تلاشِ کامل و فکرِ رسا سے — دکھا دی صحتِ تحقیقِ اُردو
کیئے قائم اصول از بسکہ معقول — گئی سب دقتِ تحقیقِ اُردو
ازل سے تھا انھیں کا حصۂ خاص — کہ پائی نعمتِ تحقیقِ اُردو
جواں مطلوب تھا اِک مصرعۂ نو — بعین حالتِ تحقیقِ اُردو
سروشِ غیب بولا مولوی نے — دکھا دی جدتِ تحقیقِ اُردو

١٢٨٠

[illegible]

کتاب بلاغت نظام مفید خاص و عام مسمّی بہ

[illegible]

تصنیف محقق کامل ادیب فاضل ... حسین ... خالق الکونین

در بلدۂ فصاحت بنیاد الہ آباد از مطبع مشن بحلیۂ طبع مزین گردید

بتاریخ دہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ ہجری ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ علی نبینا محمد واہلبیتہ الطیبین الطاہرین

بعد حمد و صلواۃ احقر کونین محمد حسین عفی اللہ عنہ ابن سید
ابراہیم حسین دام ظلہ متوطن موضع لگرا پرگنہ نواب گنج
ضلع الہ آباد حال وارد شہر الہ آباد عرض کرتا ھی کہ بندے نی
سن بارہ سو اڑسٹھہ ۱۲۶۸ ھجری مین زبان اُردو کی صرف و نحو
مین ایک کتاب مسمی بمفتاح الاشکال لکھی تھی ہنوز اُسکے چھپنے
کی نوبت نہ پہنچی تھی کہ تمام ہندوستان مین بلوائے عام اور
ملک بے انتظام ہو گیا یہان تک کہ لوگون کو زندگی وبال

اوردم لینا محال ہوگیا + روسائے نامدار بے نام ونشان
اورشرفائے عالیمقدار خانہ ویران ہو گئے + سلاطین
کے خاندان تاراج اور اُمرا نان شبینہ کو محتاج ہو گئے +
شرفا کی حالت ابتر ہوگئی اور نجبا کو زندگی موت سے بدتر +
بدمعاشون کو غارتگری کا موقع ہاتھہ آیا ظالمون نے
کُشت وخون کا ذریعہ پایا + پواج لوٹ لوٹ کے دولتمند
اورامیر ہو گئے اور اُمراے عظیم الشان محتاج وفقیر ہو گئے
+ سہ بسا مفلس وبینوا سیر شد + بسا کار منعم زبر
زیر شد + غرض کہ اِس بلوے مین ایسی ابتری ہوئی کہ
کتاب مذکور میرے پاس سے کھو گئی + جب سرکار دولتمدار
نے اشرار کو تہ تیغ کرکے ملک کا سرِ نو انتظام کیا اور
لوگون کو فی الجملہ بدمعاشون سے پناہ ملی تب بعض احباب
نے مجھکو اُن قاعدونکے جمع کرنے کی پھر تکلیف دی +

لیکن تهیدستي سے مین قلم دوات کا بهي سامان درست نکر سکا اِس سبب سے توقف کرتا رہا + اخر الامر صاحب والاشان عالي دودمان فیاض زمان کرم گستر قدردان علم و ہنر واقف اصول موسائیان افضل علماء عیسائیان جناب پادری یوسف اوین صاحب بہادر دام فیضه نے که زبان اُردو کا کمال شوق رکھتے ہین بنده کو طلب فرما کے جس خدمت پر که بلوه کے پیشتر معین تها سرفراز فرمایا + تب مین نے اُن قاعدون کے لکھنے کا پھر سامان بہم پہنچایا + ہنوز فن اوّل یعنی علم صرف کا ایک ربع بهي نه تمام ہوا تها که بنده ایسي ایسي مصیبتون مین مبتلا ہوا که اُسکا بیان دشوار هی اور جب فن اوّل اختتام کے قریب آیا تو پادری صاحب موصوف کے ہمراه مجھے اکبرآباد جانیکا اِتفاق ہوا وہان جا کے یہه خیال گذرا که مجھکو اِس کتاب کے چھپوانے کي دستگاه نہین هی

کیا عجب کہ پھر ضائع ہو جاوے لہذا اُسکا لکھنا موقوف
کیا چند روز کے بعد صاحب موصوف سے رخصت لیکر
الہ آباد مین آیا وہان شفیق و مہربان کرمفرمائے نیازمندان
مصدر اوصاف حمیدہ معدن اخلاق پسندیدہ
جناب بابو جان ہری صاحب دام فیضہ سے ملاقات ہوئی
وہ بہت محبت سے پیش آئے اور عنایت بے غایت سے
ممنون اور شفقت بے نہایت سے مرہون فرمایا اور بڑے
اشتیاق سے اِس کتاب کے دیکھنے کا اِرادہ اور چھاپنے کا
وعدہ کیا اور جان صاحب وکیلب صاحب سے کہ دونون
صاحب نیک سیرت و بامروت ہین اِس امر مین مشورت
کر کے بندہ سے اسکے تمام کرنے کی فرمایش کی اُسوقت سے
مین نے اِسکے لکھنے مین بہت کوشش کی + جب تمام
ہو چکی تو چند اجزا چھاپنے کے واسطے مطبع مین بھیجدیئے

اور باقي كتاب نظرِ ثاني كے لیئے اپنے پاس رکھہ لي +
جب مقدمۂ کتاب چھپ چکا اور فن اوّل کا باب اوّل
شروع ہوا تو عجب سانحہ گذرا کہ جو کتابین اِسکے
لکھنے کے وقت مین نے جمع کي تھین اور جو اجزاءِ مسودہ
اپنے پاس نظرِ ثاني کے لیئے رکھہ لیئے تھے وہ سب دیمکون
نے کھاکے ردي کر ڈالا + اُس وقت مین نے مضطر ہوکے
مشفق مہربان کرمفرماے دوستان جامع اخلاق حمیدہ
موصوف باوصاف پسندیدہ سخن سنج شیرین زبان
دقیقہ رس فصیح بیان صاف طینت پاک سیرت صاحب
مروت عالي ہمت دریا دل خجستہ خصال نیک منظر پاکیزہ
جمال تیز فہم ذکي الطبع صالح مزاج نیک وضع عالم نکات
حساب و مساحت واقف رموز معما و بلاغت حقیقت
شناس دقت پسند شفقت فرماے حال نیازمند

جناب تقی علیخان صاحب دام لطفہ ابن بہادر خانصاحب
مرحوم و مغفور رئیس محلہ دریاباد اور شفیق دلی محب قلبی
کرمفرمائے مخلصان سرامد شعرائے زبان خوشفکر شیرین
بیان جناب فیاض علیخان صاحب تخلص فیاض ولد اشرف علیخان
صاحب رئیس محلہ دریاباد دام فیضہما اور افصح الفصحا
افضل الشعرا وحید العصر فرید الدہر بلند فکر شیرین
زبان ماہر نکات علم بدیع و بیان جناب شیخ وحید الدین
صاحب تخلص وحید ابن جناب مولوی امر اللہ صاحب
دام الطافہما رئیس قصبہ کترا ضلع الہ آباد سے چند کتابین
مستعار طلب کین ان تینون صاحبون نے کمال
مہربانی فرماکے مجھے بہت کتابین دین خدا تعالی اُن صاحبون
کو دونون جہان مین جزائے خیر عطا فرمائے تب مین نے
پھر سر نو لکھنے مین کوشش کی اور قلت مہلت کے

سبب سے بہت دردسر اُٹھایا اور اِس قلیل مدت اور تھوڑي فرصت مین جو رطب و یابس میسر آیا وہ شایقین کي خدمت مین پیشکش کیا + گر قبول اُفتد زہے عز و شرف + اِس مختصر کا نام برعایت مضمون قواعد با فوائد ھی اور باعتبار تاریخ عیسوي شمش البلاغت ۱۸۶۳ اور بلحاظ تاریخ ھجري نبوي شرح الفصاحت ھی + ۱۲۸۰

لراقمہ

یہہ نادر رسالہ ہوا جب تمام
بہت خوش ہوئے سنکے خاص و عام

بہت قدردانون نے تعریف کي
بہت نکتہ چینون نے توصیف کي

بہت داد دي جس نے دیکھا اسے
کیا سب نے مرہون منت مجھے

احبّا سے مین نے یہہ کي التجا
کہ ہون مین طلبگار تاریخ کا

جو کي قاعدون پر اُنھون نے نگاہ
کہا خوب تحقیق کي واہ واہ

۱۲۸۰

زتالیفِ قواعد با فوائد	که درسش طالبانرا نافع آمد
زفضلِ حق فراغم شد چو حاصل	دلم شد جانبِ تاریخ مائل
بگفتا هاتف ارخواهد قیاست	رقم کن سالِ او شرح الفراست ۱۲۸۰
چو گفتارِ فصاحت میز خوانی ۱۲۸۰	پئی تاریخ هجری می توانی
زتاریخ مسیحی اهم فراغت	بود گر خوانیش شمس البلاغت ۱۸۶۴

اِس کتاب کي تحریر کے وقت بندہ جِن کتابون کے مطالعہ سے

فیضیاب وبہرہ اندوز ہوا وہ یہہ ہین +

مثنوي سلطان ابن السلطان خاقان ابن الخاقان حضرت

ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ سلطان عالم قیصر زمان

محمد واجد علي شاہ بادشاہ غازي دام دولتہ وحشمتہ

تخلص اختر + مثنوي تدبیر الدولہ مدبر الملک منشي مظفر علیخان

صاحب اسیر دام فیضہ + مثنوي میر علي اوسط رشک سلمہ +

مثنوي میر حسن مرحوم + مثنوي میر تقي مرحوم + مثنوي

شیخ امام بخش ناسخ مرحوم * مثنوي گلزار نسیم تصنیف
دیا شنکر پنڈت تخلص نسیم * مثنوي بہار عشق تصنیف
نواب مرزا * دیوان سلطان السلاطین ابو ظفر سراج الدین
محمد بہادر شاہ مرحوم و مغفور * کلیات مرزا رفیع السودا
مرحوم * کلیات صاحبقران مرحوم * کلیات انشاء اللہ خان
مرحوم * کلیات شیخ امام بخش ناسخ مرحوم * کلیات
خواجہ حیدر علي آتش مرحوم * دیوان خواجہ محمد وزیر
وزیر تخلص مرحوم * دیوان میر وزیر علي صبا مرحوم * دیوان
فتح الدولہ محمد رضا خان برق مرحوم * دیوان آبادمرحوم *
دیوان مقبول الدولہ قبول مرحوم * دیوان نواب امین الدولہ
مہر مرحوم * دیوان رند مرحوم * کلیات فقیر محمد خان
گویا * کلیات مومن خان * کلیات شیخ محمد ابراہیم
ذوق مرحوم * دیوان شہیدي مرحوم * دیوان نیاز

مرحوم + دیوان شاہ غلام اعظم صاحب افضل مرحوم
الہ آبادي + دیوان میر علي سجاد صاحب مرحوم تخلص
سجاد + دیوان فیض بنیان نواب فلک جناب معلی القاب
محمد یوسف علیخان صاحب والي رام پور دام اقباله
وجلاله تخلص ناظم + دیوان میر علي اوسط رشک سلمه +
دیوان تدبیر الدوله دبیر الملک منشي مظفر علي خانصاحب
اسیر دام فیضه + کلیات جانصاحب سلمه + دیوان
راجه بلوان سنگهه صاحب والي کاشي دام اقباله +
واسوخت آفتاب الدوله قلق دام فیضه + واسوخت
امانت مرحوم + واسوخت امان علي سحر مرحوم +
شمش البیان مرزا جان طپش مرحوم + دریاے لطافت
انشاء الله خان مرحوم + گلدستہ انجمن منشي
احد علي + قواعد المبتدي + نوطرز مرصع +

الف لیلیٰ + غیاث اللغات + منتخب اللغات + سراپا سخن + گلستان سخن +
اِن کتابون کے سوا جناب مرزا سلامت علي صاحب دبیر اور میر ببر علي صاحب انیس کے اکثر مرثیے اور سلام +

فہرست جلد اوّل کتاب قواعد با فوائد

بسم الله الرحمن الرحيم

اول الکلام حمد متکلم ملک العلام جسنے آدم کو کل اسماکا
علم عطا کیا + اکمل المرام ثناء خالق ذو الجلال والاکرام جسنے
مشت خاک کو مادۂ نطق دیکر جمیع مخلوقات پر شرف دیا
سبحان اللہ کیا فاعل حقیقی ھے جسکا ایک کلمۂ کن مصدر
کون ومکان ھے + اور کیا عالم الغیب ھے جسپر حال مستقبل
پیش از زمانۂ ماضی عیاں ھے + ایسا حاکم غالب
جسکے امر و نھی غایب وحاضر پر جاري + ایسا موصوف

بے مثل جسکی صفت مین زبان خلایق تکلم سے عاری + جل
جلالہ کیا شان کبریائی ہے کہ ہر چند فکر نے اپنی کوشش
کو صرف کیا + لیکن اسکی تعریف مین کسی نحو سے
ایک حرف بھی ادا نہوا + والصلواۃ والسلام علی
خاتم النبین سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین
محمد واہلبیۃ الطاہرین جنھون نے ہم کو کلام ربانی
لفظ بلفظ باترکیب پڑھا کے احکام سبحانی حرف
بحرف ارشاد فرمائی اور یقینی دلائل و براہین
پیش کرکے کفر و نفاق کے زیر و زبر کرنے کے لیئے
ہزار ہا ہزار معجزے دکھلائے سبب تالیف
کتاب مخفی نہ ہے کہ اکثر ایسے اشخاص ہین کہ
زبان اردو کو محض بے حقیقت اور ناچیز جانتے
ہین اور فارسی کو اس پر ترجیح دیتے ہین اور اسکی

نسبت اُسسے فصیح جانتے ہین اور اِس زبان ہین نوشت
وخواند کرنا موجب کسر شان سمجھتے ہین اور اسکی تعلیم
وتعلم سے خود نفرت رکھتے ہین اور دوسرون کو
مانع ہوتے ہین اگر اسکی وجهه اُن سے استفسار کیجئے
تو بعضے یهه جواب دیتے ہین کہ یهه اپنی زبان ھے
اس ہین ھم بخوبی دستگاه رکھتے ہین اور اسکی
باریکیون سے کماحقه آگاه ہین اِسکی تحصیل بے
فائده ھے حالانکه اکثر اُن ہین سے ایسے ہین که
تانیث وتذکیر سے بھی آگاهی نہین رکھتے اور
بعضی یهه جواب دیتے ہین که یهه زبان ایسی اسہل
اور مبتذل ھے کہ عربی وفارسی پڑھنے سے از خود
معلوم ہو جاتی ھے اور اسکی جملہ دقیقے منکشف ہو جاتی
ہین اس ہین اوقات ضایع کرنے کی کچھه احتیاج نہین

ہے اگر اُن سے کہئے کہ آپ تو عربی و فارسی سے
بخوبی واقف ہین براہ مہربانی اشتقاق و ترکیب کا
کوئی مختصر قاعدہ بتلا دیجئے تو کہتے ہین کہ ہم عربی
و فارسی کے عالم ہین ہم کو اُردو سے کیا تعلق
اگر کہئے کہ آپ تو اِس بات کے قایل ہین کہ عربی و
فارسی پڑھنے سے اس زبان کے دقیقے از خود
معلوم ہو جاتے ہین تو بعضی عربی و فارسی کے
قاعدے اسپر جاری کرنے لگتے ہین اور بعضی
یہہ کہتے ہین کہ ہم اِس طرف متوجہ نہین ہوئے
اور حصول کے لیئے توجہ شرط ہے اور بعضی یہہ
جواب دیتے ہین کہ عربی و فارسی اصول سے
مزین ہین اور اسکے لیئے کوئی قاعدہ معین نہین
اگر اُن سے کہئے کہ اوروں کی مانند تم کیون

نہین اُسکے قاعدے درست کر لیتے تو کہتے ہین کہ واضع
نے اُسے محض بے قاعدہ وضع کیا ھے اب اُسکا قاعدہ
نہین درست ہو سکتا اگر اُن سے کہئے کہ عربی و فارسی
و ہندی کیسی زبانین ہین اور اُن کے کیسے قاعدے ہین
تو جواب دیتے ہین کہ سبحان اللہ عربی علم است فارسی
ہنر ہست ہندی شکر ست باقی ہمہ کو ز خر ست عربی کی برابر
کسی زبان کے قاعدے درست نہین فارسی و ہندی کے
برابر کسی زبان کے اصول چست نہین حالانکہ یہہ بزرگوار
یہہ نہین خیال فرماتے کہ عربی و فارسی و ہندی کو ہم باقاعدہ
کہتے ہین پھر زبان اردو جو تینون کا انتخاب ھے کیونکر
بے قاعدہ ہو جاویگی اور حقیقت یہہ ھے کہ یہہ ہندی زاد
اگر پارسی نہ بن جائین اور خود پسندی کو چھوڑ کر راہ
انصاف پر آئین تو ظاہر ہو جایگا کہ اس زبان کی ترقی

کی کوئی وجہ خارجی نہین ہے نہ سلاطین اسلام سے
کوئی اُسکے رواج کا خواہان ہوا نہ کسی عالم نے کسی علم کا ترجمہ
اس زبان مین کیا نہ کسی منشی نے کوئی انشا اس مین لکھی
نہ اسلام کی تحریر مین رہی نہ ہنود کی تقریر مین بلکہ سلاطین
کے دربارون مین ہمیشہ فارسی جاری رہی اور علما
ہمیشہ عربی کی طرف متوجہ رہے اور منشیون نے فارسی
کے سوا کبھی اُردو مین ایک رقعہ بھی نہ لکھا اور عوام مین
اکثر ایسے ہین کہ اگرچہ آمد اور آورد مین تفریق نہین کر سکتے
لیکن وہ بھی ہمیشہ فارسی مین تحریر کرتے ہین اور اس زبان
مین لکھنا معیوب جانتے ہین اگر کوئی شخص اس مین کچھ
تحریر کرے تو اُس پر ہنستے ہین اور اُسے جاہل سمجھتے
ہین اور یہہ نہین لحاظ کرتے کہ یہہ کیسی تحریر ہی اور یہہ
شخص کیا علم رکھتا ہے اور اُردو کے سوا کن کن زبانون

سے واقف ہی اور ہنود اہل اسلام کی زبان سمجھ کر اِس
سے نفرت رکھتے ہین لیکن خداوند تعالی نے اُسے ایسا
شرف بخشا ہی کہ صرف اپنی فصاحت و لطافت ذاتی سے
روز بروز ترقی کرتی جاتی ہی اور بغور و تامل دیکھئے تو
یہی ایک چیز ہندوستان مین اسلام کی یادگار ہی اور اگرچہ
اہل اسلام اِس سے نفرت رکھتے ہین لیکن اس ملک مین یہی
زبان مسلمانون کو غیر قومون سے ممتاز کرتی ہی اور
اسکے اصول و قواعد ایسے کلیہ ہین کہ شاذ و نادر اِس مین شاذ و
نادر ہی اور یہہ امر اہل ہند کے آبا و اجداد کے کمال پر دال ہی
کہ اُنھون نے اُسے ایسے قاعدے اور ضابطے سے آراستہ
کیا ہی کہ کوئی لفظ خلاف قیاس نہین ہی اور ایک لطف
اِس زبان مین عجب تر یہہ ہی کہ اِسکی واقفیت سے اکثر عربی
و فارسی الفاظ معلوم ہو جاتے ہین چنانچہ بسا اوقات تجربہ
ہو

سے گذرا ہی کہ اکثر نا خواندے جنکی یہہ خلقی زبان ہی انکے
روبرو اگر کوئی فارسی خط پڑھیئے تو بالاجمال اُسکے مطلب کو
سمجھ لیتے ہین اور شاعری کے لیئے اس سے مناسب تر کوئی
زبان نہین ہی جس مضمون کو جس طرح سے چاہیئے نظم کیجئے
پر ہر معنی کے لیئے متعدد الفاظ موجود ہین انصاف سے
دیکھیئے تو فصاحت و بلاغت اس سے پیدا اور معنی کل جدید
لذیذ اس سے ہویدا ہی لہذا بندۂ عاصی پر از انواع
معاصی احقر کونین محمد حسین عفی اللہ ذنوبہ ولد سید ابراہیم حسین
مد اللہ ظلہ ابن سید قربان علی حاجی الحرمین الشریفین نور اللہ
مرقدہ ساکن موضع گگرہ مضاف بلدہ الہ آباد نے چاہا کہ ایک
کتاب اِس زبان کی صرف و نحو مین ایسی لکھے کہ کوئی چیز
خارج از مقصود اُس مین داخل نہو اور جملہ امور ضروری
کو شامل اور کلیات و جزئیات کی حامل ہو اور اجنبی لغات کا

استعمال نکیا جای تاکہ مبتدیون کی طبیعت پریشان نہو اور
عبارت ایسی واضح لکھی جای کہ مطالب سمجھنا آسان ہو
نہ اتنی طوالت ہو کہ یاد کرنا بار ہو نہ اتنا اختصار ہو کہ ادراک
معنی دشوار ہو اگرچہ خاکسار اتنی استعداد نرکھتا تھا اور
نہ مکروہات زمانہ سے فرصت پاتا تھا لیکن خدا پر توکل کر کے
استخراج قواعد کرنے لگا اُسکی فضل سے امید ھی کہ خواہش
کی موافق ھو گی اور آرزو کے مطابق شایقین کو اُسکے
ملاحظے سے حظ وافر حاصل ہو گا اور طالبین کو فائدہ کامل اور
اس مختصر کا **قواعد بافواید** نام رکھا سن بارہ سو
انسٹھ ہجری مین اختتام کو پہنچی شایقین کی خدمت مین
یہہ عرض ھی کہ اگر کوئی امر خلاف واقع پائین تو از راہ
مہربانی اصلاح دیکر خاکسار کو مرہون منت فرمائین کیونکہ
احقر اپنی لاعلمی کا مقر ھی اور اِس پریشان اوراق سے

اُسکا یہہ مطلب نہین ھی کہ شہرت حاصل کرے بلکہ یہہ
غرض ھی کہ اسکے دیکھنے سے شایقین کی طبیعت تدوین قواعد
کی طرف مایل ھو اسلئے کہ یہہ زبان بزرگون کی یادگار ھی
اور اسکی اصول نفس الامر مین درست ہین اور فصاحت و
لطافت مین کسی سے کم نہین اور عوام کا گمان محض بے بنیاد
ھی

نظم لراقمہ

الٰھی بحقِ بزرگانِ دین	پئے ہادیانِ طریق مبین
الٰھی بحقِ شہ بحر و بر	بحق امامان اثنا عشر
جو لکھتا ہون مین یہ نرالی کتاب	بلاغت متانت مین ہو لاجواب
حروف اُسکے خوبی سے ہون دلفریب	کہ سنگین دلون کو کرین ناشکیب
جو نقطے ہون اُس مین سو ہون شک دُر	جو الفاظ ہون اُسمین معنی سے پر
ہر یک سطر سلکِ دُر آبدار	جواہر کرے کان جس پر نثار
ہو بین السطور ایسا آراستہ	کہ دکھلائے مقصود کا راستہ

فوائد سے پر ہو زوائد سے دور — طبیعت کو فرحت ہو دل کو سرور
مضامین اعلی معانی بلند — نہ پہنچے جہان معترض کی کمند
دلون پر موثر ہو اے کردگار — زمانہ مین مجھسے رہی یادگار

اب آغاز کتاب ہی اور خدا ملہم الصدق والصواب ہی اور اس مین ایک مقدمہ ہی اور دو فن اور ایک خاتمہ وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل ونعم المولی ونعم الکفیل

مقدمہ اس مین کئی فصلین ہین **فصل اول** اس مین کئی فائدے ہین **فائدہ اول** واضح ہو کہ زبان اردو مین جو حروف مستعمل ہین وہ سب پچاس ہین اور انکے نام یہ ہین **الف** متحرک اسے ہمزہ بھی کہتے ہین جیسے لفظ اللہ مین **بای** عربی جیسے لفظ باری مین **تای** خفیف جیسے لفظ تواب مین **تای** مثلثہ جیسے لفظ ثابت مین **جیم** عربی جیسے لفظ جبار مین **حای** حطی جیسے لفظ حکیم مین **خای** معجمہ جیسے لفظ خالق مین

[۸] دال خفیف جیسے لفظ دیّان مین [۹] ذال معجمہ جیسے لفظ ذاکر مین
[۱۰] رای خفیف جیسے لفظ رحیم مین [۱۱] زای عربی جیسے لفظ زاکی مین
[۱۲] سین مہملہ جیسے لفظ سمیع مین [۱۳] شین معجمہ جیسے لفظ
شکور مین [۱۴] صاد مہملہ جیسے لفظ صبور مین [۱۵] ضاد معجمہ جیسے
لفظ ضابط مین [۱۶] طای مہملہ جیسے لفظ طاہر مین [۱۷] ظای
معجمہ جیسے لفظ ظاہر مین [۱۸] عین مہملہ جیسے لفظ علی مین [۱۹] غین
معجمہ جیسے لفظ غنی مین [۲۰] فے جیسے لفظ فتاح مین [۲۱] قاف
جیسے لفظ قادر مین [۲۲] کاف عربی جیسے لفظ کریم مین [۲۳] لام
جیسے لفظ لطیف مین [۲۴] میم جیسے لفظ معین مین [۲۵] نون
جیسے لفظ نور مین [۲۶] واو جیسے لفظ وہاب مین [۲۷] ہای ہوز جیسے
لفظ ہادی مین [۲۸] الف ساکن جیسے لفظ لایزال مین [۲۹] یے
جیسے لفظ یاسر مین [۳۰] پای فارسی جیسے لفظ پاک مین [۳۱] چیم فارسی جیسے لفظ
چاک مین [۳۲] ژای فارسی جیسے لفظ ژرف مین [۳۳] گاف فارسی جیسے لفظ گرام

ہین [٣٤] تای ثقیل جیسے لفظ ٹال ہین [٣٥] ڈال ثقیل جیسے لفظ ڈال ہین
[٣٦] رای ثقیل جیسے لفظ بڑا ہین [٣٧] بای عربی مخلوط بہا جیسے لفظ بھول
ہین [٣٨] پای فارسی مخلوط بہا جیسے لفظ پھول ہین [٣٩] تای خفیف مخلوط
بہا جیسے لفظ تھی ہین [٤٠] تای ثقیل مخلوط بہا جیسے لفظ ٹھاکر
ہین [٤١] جیم عربی مخلوط بہا جیسے لفظ جھوٹھا ہین جیم
فارسی مخلوط بہا جیسے لفظ چھوٹا ہین [٤٢] دال خفیف مخلوط
بہا جیسے لفظ دھار ہین [٤٤] ڈال ثقیل مخلوط بہا جیسے لفظ
ڈھال ہین [٤٥] رای ثقیل مخلوط بہا جیسے لفظ پڑھا ہین [٤٦] کاف
عربی مخلوط بہا جیسے لفظ کھڑا ہین [٤٧] گاف فارسی مخلوط بہا
جیسے لفظ گھڑا ہین [٤٨] لام مخلوط بہا جیسے لفظ الھڑ ہین [٤٩] میم
مخلوط بہا جیسے لفظ تمھارا ہین [٥٠] نون مخلوط بہا جیسے لفظ
تنھو ہین فایدہ دوم مخفی نرھے کہ [١] ثای مثلثہ و [٢] حای حطی
و [٣] صاد مہملہ و [٤] ضاد معجمہ و [٥] طای مہملہ و [٦] ظای معجمہ و [٧] عین مہملہ

و قاف یه اٹھون حروف عرب کے لیے خاص ہین ہندی اور
فارسی مین نہین پائے جاتے اور اسی سبب سے معلوم ہوتا ہی
که لفظ چاق و چاقو و چقماق و چق ہندی و فارسی سے خارج ہین
ژای فارسی فارس کے لیے ہی عربی و ہندی مین نہین پایا
جاتا تای ثقیل و دال ثقیل و رای ثقیل و بای عربی مخلوط و بای
فارسی مخلوط و تای خفیف مخلوط و تای ثقیل مخلوط و جیم عربی
مخلوط و جیم فارسی مخلوط و دال خفیف مخلوط و دال ثقیل مخلوط
و رای ثقیل مخلوط و کاف عربی مخلوط و کاف فارسی مخلوط
و لام مخلوط و میم مخلوط و نون مخلوط یہه سترہ حروف
ہندی کے لیے خاص ہین عربی و فارسی مین نہین پائے جاتے
خای معجمه و ذال معجمه و زای معجمه و شین معجمه و غین معجمه و حی یہه
چھون حروف عربی و فارسی مین مشترک ہین ہندی مین
نہین آتے اسی جگہه سے معلوم ہوتا ہی که ازمانا و بخشنا و تراشنا

وخریدنا و داغنا و شرمانا و فرمانا و گذرنا و لرزنا ہندی سے خارج
ہین بای[۱] فارسی و جیم[۲] فارسی و کاف[۳] فارسی یہہ تینون حروف
ہندی و فارسی مین مشترک ہین عربی مین نہین آتے ایک
جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ چاق و چاقو و چقماق و
چق عربی سے خارج ہین سوال پھر یہہ الفاظ کس زبان سے
ہین جواب ترکی ہین اور آزمانا و بخشنا وغیرہ فارسی سے
منقول ہین اور باقی پندرہ حروف یعنی الف[۱] متحرک و بای[۲]
عربی و تای[۳] خفیف و جیم[۴] عربی و دال[۵] خفیف و رای[۶] خفیف
و سین[۷] مہملہ و کاف[۸] عربی و لام[۹] و میم[۱۰] و نون[۱۱] و واو[۱۲] و ہای[۱۳] ہوز
و الف[۱۴] ساکن و یے[۱۵] عربی و فارسی و ہندی مین مشترک ہین
فائدہ سوم الف[۱] ساکن و رای[۲] ثقیل و رای[۳] ثقیل مخلوط و
لام[۴] مخلوط و میم[۵] مخلوط و نون[۶] مخلوط یہہ چھہ حروف کسی لفظ
کے اول مین مسموع نہین ہین فایدہ چہارم جمیع حروف

تہجی کے اسما حروفِ متعدد سے مرکب ہین چنانچہ لفظ الف الف ولام وفی سے مرکب ہی اور لفظ جیم جیم و ری اور میم سے مرکب ہی وقس علی ہذا لیکن سب کا مسمی جزو اول ہوتا ہی اوسط اور آخر سے کچھ تعلق نہین اسی واسطے الف زبر آ کہتے ہین الف زبر لا والف زبر فا نہین کہتے وقس علی ہذا غیر ذالک اس قاعدے کے موافق چاہیے کہ ہمزہ زبر ہا کہا جائے لیکن ہمزہ زبر آ کہتے ہین اور اسی لیے عرب کے علما کہتے ہین کہ اَصْلُ الْہَمْزَۃِ اَمْزَۃٌ یعنی ہمزہ کی اصل امزہ ہی

فصل دوم

زبان حال ہین حروف تہجی کی جو شکلین مروج ہین وہ عربی ہین اور عرب ہین بای فارسی وجیم فارسی وژای فارسی وکاف فارسی وتای ثقیل ودال ثقیل ورای ثقیل وبای عربی مخلوط وبای فارسی مخلوط وتای خفیف مخلوط وتای ثقیل مخلوط وجیم عربی مخلوط وجیم فارسی مخلوط ورای ثقیل مخلوط وکاف عربی مخلوط

وکاف فارسي مخلوط و لام مخلوط و میم مخلوط و نون مخلوط مستعمل
نہین ہین لہذا اہل عرب نے ان حرفون کے لیئے کوئی صورت
نہین وضع کي لیکن استادون نے یای فارسي کو بہ شکل
بای عربي و جیم فارسي کو بہ شکل جیم عربي و ژای فارسي کو
بہ شکل زای عربي و کاف فارسي کو بہ شکل کاف عربي
و تای ثقیل کو بہ شکل تای خفیف و دال ثقیل کو بہ شکل
دال خفیف و رای ثقیل کو بہ شکل رای خفیف لکھا اور بای
عربي مخلوط کو بای عربي و ہای ہوز کے ساتھہ و بای فارسي
مخلوط کو بای فارسي و ہای ہوز کے ساتھہ و تای خفیف
مخلوط کو تای خفیف و ہای ہوز کے ساتھہ و تای ثقیل
مخلوط کو تای ثقیل و ہای ہوز کے ساتھہ و جیم عربي مخلوط
کو جیم عربي و ہای ہوز کے ساتھہ جیم فارسي مخلوط کو جیم
فارسي و ہای ہوز کے ساتھہ و دال خفیف مخلوط کو دال

خفیف وھاے ہوز کے ساتھ ودال ثقیل مخلوط کو دال
ثقیل وھاے ہوز کے ساتھ وراے ثقیل مخلوط کو راے ثقیل
وھاے ہوز کے ساتھ وکاف عربی مخلوط کو کاف عربی
وھاے ہوز کے ساتھ وکاف فارسی مخلوط کو کاف فارسی
وھاے ہوز کے ساتھ ولام مخلوط کو لام وھاے ہوز کے
ساتھ ونون مخلوط کو نون وھاے ہوز کے ساتھ لکھا
اور جو حروف باہمدیگر مشابہ ہین ان مین رفع التباس
کے لیئے نقطے اور مرکز مقرر کیئے ہین چنانچہ باے عربی
وتاے خفیف وثاے مثلثہ وباے فارسی ہر حال مین باہمدیگر
مشابہ ہین اور جب اپنے مابعد سے متصل ہون تو
لام ونون وھاے ہوز ویاے متصلہ سے بھی مشابہ ہوجاتی
ہین لہذا باے عربی کے نیچے ایک نقطہ اور تاے خفیف
کے اوپر دو نقطے اور ثاے مثلثہ کے اوپر تین نقطے

دبای فارسی کے نیچے تین نقطے وتای ثقیل کے اوپر
ایک طو اور لام کو بلا نقطہ چھوڑ کر نون کے اوپر ایک
نقطہ اور ہای ہوز کے نیچے ایک نقطہ شکل خاص
اور یے کے نیچے دو نقطے مقرر کیئے ایسا ہی جیم عربی
وحاء حطی وخای معجمہ وجیم فارسی باہمدیگر مشابہ ہین
لہذا اول کے نیچے ایک نقطہ اور ثانی کو بلا نقطہ چھوڑ
کر ثالث کے اوپر ایک نقطہ رابع کے نیچے تین نقطے مقرر
کیئے دال خفیف وذال معجمہ ودال ثقیل باہمدیگر مشابہ
ہین لہذا اول کو بلا نقطہ چھوڑ کر ثانی پر ایک نقطہ ثالث
پر ایک طو مقرر کیا رای خفیف ورای ثقیل وزای عربی
وژای فارسی باہمدیگر مشابہ ہین لہذا اول کو بلا نقطہ
چھوڑ کر ثانی پر ایک طو ثالث پر ایک نقطہ رابع پر تین
نقطے مقرر کیئے سین مہملہ وشین معجمہ باہمدیگر مشابہ ہین

لہذا اول کو بلا نقطہ چھوڑ کر ثانی پر تین نقطے مقرر کیئے
سوال جیم فارسی کے نیچے دو نقطے کافی تھی کیونکہ اُسکے
ہمشکلون مین سے کسی کے نیچے دو نقطے نہین ہین و علی
ہذا القیاس ژای فارسی پر بھی دو نقطے کافی تھی کیونکہ اُسکے
ہمشکلون مین سے بھی کسی پر دو نقطے نہین ہین اور شین
معجمہ پر ایک نقطہ کافی تھا کیونکہ اُسکے ہمشکل پر ایک بھی نقطہ
نہین ہی جیم فارسی و ژای فارسی پر ایک ایک نقطہ کیون
زیادہ کر دیا اور شین پر دو نقطے ضرورت سے زیادہ
کیون بڑھا دیئے جواب بای فارسی مین تین نقطے
بضرورت دیئے گئے ہین تاکہ یے سے مشابہت نہ پیدا
کرے اور یہہ دونون حرف بھی فارسی ہین لہذا
موافقت کے لیئے ایک ایک نقطہ بڑھا دیا تاکہ یہہ تینون
فارسی حرف اعداد نقاط مین برابر ہو جائین اور شین

پر تین نقطے اس واسطے دیے ہین کہ کتابت مین سین مفرد
کے قالب مین تین حرف مرکب ہین اگر شین مفرد لکھدیجے
تو نقطے دینے سے تین پڑھا جائیگا صاد مہملہ و ضاد معجمہ
باہمدیگر مشابہ ہین لہذا اول کو بلا نقطہ چھوڑ کر ثانی
پر ایک نقطہ مقرر کیا طاے مہملہ و ظاے معجمہ باہمدیگر مشابہ
ہین لہذا اول کو بلا نقطہ چھوڑ کر ثانی پر ایک نقطہ مقرر
کیا عین مہملہ و غین معجمہ باہمدیگر مشابہ ہین لہذا اول
کو بلا نقطہ چھوڑ کر ثانی پر ایک نقطہ مقرر کیا فے و قاف
جب اپنے مابعد سے متصل ہوتے ہین تو باہم مشابہ
ہو جاتے ہین اور گاہ گاہ واو سے بھی مشابہ ہو جاتے
ہین لہذا اول پر ایک نقطہ دوسرے پر دو نقطے
مقرر کیے اور تیسرے کو بلا نقطہ چھوڑ دیا کاف
عربی و کاف فارسی باہمدیگر مشابہ ہین اور جب اپنے

ما بعد سے متصل ہون تو لام سے بھی مشابہ ہو جاتے ہین
لہذا اول پر ایک مرکز ثانی پر دو مرکز مقرر کیئے اور
ثالث کو بلا مرکز چھوڑ دیا جمیع حروف جب اپنے ما بعد
سے منقطع ہوتے ہین تو پورے لکھے جاتے ہین اور
جب ما بعد سے متصل ہوتے ہین تو فقط اونکا سر ہی
لکھا جاتا ہی لہذا جو حروف حالت افراد مین مشابہ
نہین ہین اون مین سے بعضی حالت ترکیب مین
مشابہ ہو جاتے ہین جیسے بس و لس سوال جب کوئی
حرف اپنے ما بعد سے متصل ہوتا ہی تو اُسے پورا
حرف کیون نہین لکھتے جواب حرفون کے
ملا کر لکھنے سے یہہ غرض ہی کہ تھوڑی سی جگہہ مین بہت
سے الفاظ لکھے جائین اگر پورا حرف لکھین تو یہہ فائدہ
کہان حاصل ہو سوال پھر سر کے لکھنے کی کیا خصوصیت

هی کیا یهه اختصار داس کے لکھنے سے نہین حاصل
ہوتا جواب سر جزو اول ہی اور تلفظ مین ہر حرف
کا جزو اول لیا گیا ہی اسکی موافقت کے واسطے کتابت
مین بھی جزو اول لیا گیا ہی جو حروف حالت افراد
مین مشابہ ہین جیسے بے وسلے وغیرہ وہ حالت
ترکیب مین بھی مشابہ رهتے ہین اسی واسطے ایسے
حرفون پر ہر حال مین نقطہ دینا واجب ہی نہین تو
عاقل و غافل مین فرق نرہ جایگا جو حروف حالت
افراد مین مشابہ نہین ہین وہ جب تک اپنے مابعد
سے متصل نہونگے تب تک ہرگز مشابہ نہونگی اسی لیئے
نون اور یے اگر مابعد سے منقطع ہون تو نون کے
اوپر اور یے کے نیچے نقطہ دینا ضرور نہین ہی جیسے
س خواب مین بھی یہہ دیدے روتے ہین ؛؛ کیا ہی جنسے

ہین خوب سوجتے ہین ؛ ظاہر ھی کہ اس صورت مین لفظ
مین کا نون اور لفظ بھی کی یے کسی حرف سے مطلق
مشابہ نہین ہین لیکن جب نون کے قبل سین مہملہ
یا معجمہ ہو تو نون پر نقطہ دینا واجب ھی کیونکہ جب سین
مابعد سے منقطع ہوتی ھی تو پوری با دائرہ لکھی جاتی
ھی اس سبب سے یہہ گمان ہوتا ھی کہ ایا سین پوری
با دایرہ لکھی گئی ھی یا سین نون سے متصل ھی جیسے
لفظ حسن کہ اگر نقطہ سے مجرد ہو تو حس بمعنی جاسہ
و حسن بمعنی خوبی دونون پڑہ سکتے ہین مخفی نرھی کہ
نقطے اور مرکز کے وضع تسہیل مبتدی کے لیئے عشق کیا
بعد اسکی ضرورت نہین ھی اسیواسطے کہا گیا ہے

بار مز بود حدیث پیران ~ بے نقطہ بود خط دبیران

سوال جملہ حروف کی شکل تو ایک ایک ھی بے کی دو دو شکلین

کیون هین جواب ابتدا مین ایک شکل بخط مستقیم لکھی گئی
هی اور اُسکے دو نام رکھے گیئے هین یعنی همزه اور الف لهذا
انتها مین ایک نام کی دو شکلین لکھی گئی هین اور بشمار حروف
منقوط اوسط مین سین اور شین هین لهذا اُن دونون
مین دونون باتون کی رعایت کی گئی هی یعنی دو نامون
کی ایک شکل اور دو شکلون کا ایک نام حروف مذکوره جب
مفرد هون تو اِس شکل سے لکھی جاتے هین +

الف متحرک	بای عربی	تای خفیف	ثای مثلثه	جیم عربی	حای حطی	خای معجمه	دال خفیف	ذال معجمه	رای خفیف
ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر
زای عربی	سین مهمله	شین معجمه	صاد مهمله	ضاد معجمه	طای مهمله	ظای معجمه	عین مهمله	غین معجمه	فی
ز	س سس	ش شش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف
قاف	کاف عربی	لام	میم	نون	واو	های هوز	ساکن الف	یی	بای فارسی
ق	ک که	ل	م	ن	و	ه	لا	ی ے	پ

جیم فارسی	زای فارسی	کاف فارسی	تای ثقیل	دال ثقیل	رای ثقیل	بای عربی مخلوط	بای فارسی مخلوط	تای خفیف مخلوط	تای ثقیل مخلوط
چ	ژ	گ گہ	ٹ	ڈ	ڑ	بھ	پھ	تھ	ٹھ
جیم عربی مخلوط	جیم فارسی مخلوط	دال خفیف مخلوط	ذال ثقیل مخلوط	رای ثقیل مخلوط	کاف عربی مخلوط	کاف فارسی مخلوط	لام مخلوط	میم مخلوط	نون مخلوط
جھ	چھ	دھ	ڈھ	ڑھ	کھ	گھ	لھ	مھ	نھ

اور حالت ترکیب مین اس شکل سے لکھے جاتے ہین

با بب بج بد بر بس بش بص بط بع

بف بق بک بکہ بل بم بن بو بہ بلا

بی بے

جا جب جج جد جر جس جش جص جط جع

جف جق جک جکہ جل جم جن جو جہ

جلا جی جے

سا سب سج سد سر سس سش سص

سط سع سف سق سک سل سم

سن سو سہ سلا سی سے

شا شب شج شد شر شس شص

شض شط شع شف شق شک

شگ شل شم شن شو شہ

شلا شی شے

صا صب صج صد صر صس صش

صص صط صع صف صق صک صگ

صل صم صن صو صہ صلا صی صے

طا طب طج طد طر طس طش طص

طط طع طف طق طک طگ طل طم

طم طن طو طہ طلا طی طے

عا عب عج عد عر عس عش عص عط

عع عف عق عک عگ عل عم عسم عن

عو عہ علا عی ے

فا فب فج فد فر فس فش فص فط

فع فف فق فک فگ فل فم فسم

فن فو فہ فلا فی ے

کا کب کج کد کر کس کش کص کط

کع کف کق کک کگ کل کم کن کو

کہ کلا کی کے

ما مب مج مد مر مس مش مص

مط مع مف مق مک مگ مل مم

من مو مہ ملا می ے

ہا ہب ہج ہد ہر ہس ہش ہص

ہط ہع ہف ہق ہک ہگہ ہل ہم ہن

ہو ہہ ہلا ہی ہے

بہا بہب بہج بہد بہر بہس بہش

بہص بہط بہع بہف بہق بہک بہگہ

بہل بہم بہن بہو بہہ بہلا بہی بہے

جہا جہب جہج جہد جہر جہس جہش

جہص جہط جہع جہف جہق جہک

جہگہ جہل جہم جہن جہو جہہ جہلا جہی جہے

کہا کہب کہج کہد کہر کہس کہش

کہص کہط کہع کہف کہق کہک کہگہ

کہل کہم کہن کہو کہہ کہلا کہی کہے

لہا لہب لہج لہد لہر لہس لہش

لہص لہط لہع لہف لہق لہک

لہگہ لہل لہم لہن لہو لہ لہلا لہی لہے

مہا مہب مہج مہد مہر مہس مہش

مہص مہط مہع مہف مہق مہک

مہگہ مہل مہم مہن مہو مہ مہلا مہی مہے

بھا بھب بھج بھد بھر بھس بھش

بھص بھط بھع بھف بھق بھک

بھگہ بھل بھم بھن بھو بھہ بھلا بھی بھے

جھا جھب جھج جھد جھر جھس جھش

جھص جھط جھع جھف جھق جھک

جھگہ جھل جھم جھن جھو جھہ جھلا جھی جھے

کھا کھب کھج کھد کھر کھس کھش

کھص کھط کھع کھف کھق کھک

کھگہ کھل کھم کھن کھو کھہ کھلا کھی کھے

ٹھا ٹھب ٹھج ٹھد ٹھر ٹھس ٹھش

ٹھص ٹھط ٹھع ٹھف ٹھق ٹھک ٹھگہ

ٹھل ٹھم ٹھن ٹھو ٹھہ ٹھلا ٹھی ٹھے

مھا مھب مھج مھد مھر مھس مھش

مھص مھط مھع مھف مھق مھک

مھگہ مھل مھم مھن مھو مھہ مھلا

مھی مھے

تسبیح تجنیس تسہیل تشدید تصدیق

تطبیق تعویق تفریق تقلیل تعلیل تکمیل تہلیل

مخفی نرہی کہ الف ساکن کے سوا سب حرفونکا

متحرک ہونا جایز ہی اس سبب سے حالت افرادمین

یعنے واو کے ماقبل ضمہ اور الف کے ماقبل فتحہ
اور یے کے ماقبل کسرہ ہو تو اُسکو حرف مد کہتے
ہین جیسے لفظ نور و کار و پیر ہین اور نہین تو غیر
مد کہتے ہین اور زاید فقط اظہار حرکت کے لئے اتا ہی
مادہ کلمہ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا تفصیل یہہ ہی کہ
جب کسی حرف پر کوئی حرکت دوسری حرکت کے
اشمام کے ساتھہ ہوتی ہی تو جس حرکت کی بو پہلے
پائی جاتی ہی اُس حرکت کے موافق ایک حرف حروف
علت سے اُس حرف متحرک کے بعد لکھتے ہین جیسے لفظ
گیا اور کیون مین پہلے کسرہ کی بو پائی جاتی ہی اس
واسطے کاف کے بعد یے لکھتے ہین اور لفظ کو یہ مین
پہلے ضمہ کی بو پائی جاتی ہی لہذا کاف کے بعد واو
لکھتے ہین اور لفظ سوانگ مین پہلے ضمہ کی بو پائی

بھی انکا تلفظ ہو سکتا ہی جیسے بانا وغیرہ اسی جہت
سے اُنکو مفرد لکھتے ہین لیکن الف کبھی متحرک
نہین ہوتا اس سبب سے حالت افراد مین اُسکا تلفظ
محال ہی لہذا ضرور ہوا کہ اُسکے قبل کوئی حرف
متحرک لایا جاسے تاکہ اُسکا تلفظ ہو سکے اور چونکہ
قلب الف مین لام اور قلب لام مین الف ہی
اس سبب سے لام ہی کی ساتھہ لکھنا مناسب
ہوا

فصل سوم

مخفی نرہی کہ واو الف یے
ان تینون حرفون کو حرف علت کہتے ہین اگر
یہہ حروف مادۂ کلمہ مین داخل اور ملفوظ ہون
تو اصلی کہے جاتی ہین اور اگر مادۂ کلمہ سے خارج
اور غیر ملفوظ ہون تو زاید کہے جاتی ہین اور اصلی
اگر ساکن ہو اور اُسکے ماقبل کی حرکت اُسکے موافق ہو

جاتی ہی لہذا اسمین ہ کے بعد واو لکھتے ہین او اِس حرفِ علت کو جو ہر کلمہ سے کچھہ تعلق نہین ھی فقط اس حرکت کے ظاہر کرنے کو لکھتے ہین اور ایسے واو اور یے کو واوِ معدوله اور یاءِ معدوله کہتے ہین علیٰ ہذا القیاس نون بھی دو طور پر ھی ایک اصلی دوسرا زایدٗ اصلی اُسے کہتے ہین کہ مادہ کلمہ مین داخل و ملفوظ ہو اور زاید اُسے کہتے ہین کہ مادہ کلمہ سے خارج و غیر ملفوظ ہو تفصیل یہہ ھی کہ جب کسی حرف پر کوئی حرکت باغنہ ہوتی ھی تو اظہار غنہ کے لیئے ایک نون لکھتے ہین اگر اُس حرف کی حرکت با مد ہو تو نونِ مذکور کو حرفِ مد کے بعد لکھتے ہین جیسے لفظِ دون مین اور اگر حرکت مسطور غیر مدہ ہو تو نونِ مذکور کو اُسی حرف متحرک کے بعد لکھتے ہین جیسے لفظِ انگہ کہ ہین اور اس نون کو جو آ

کلمہ سے خارج شمار کرلے ہین حسب استقرا زبانِ
اردو مین دس حرکتین ہین ضمہ جیسے لفظِ سُر مین کسرہ
جیسے لفظِ سِر مین فتحہ جیسے لفظ سَر مین کسرہ باشمام
ضمہ جیسے لفظ کویلہ مین و ضمہ باشمام کسرہ جیسے لفظ
کیون مین و کسرہ باشمام فتحہ جیسے لفظ بہلا مین و
فتحہ باشمام کسرہ جیسے لفظ کیا مین و ضمہ باشمام
فتحہ جیسے لفظ پہنچا مین و فتحہ باشمام ضمہ جیسے لفظ سوانگ مین وقف
جیسے خا لفظِ وخت مین اور وقف ہمیشہ حرف
ساکن کے بعد واقع ہوتا ہے ضمے اور کسرے کی دو قسمین
ہین ایک کو معروف کہتے ہین جیسے لفظِ شُر اور سِیر
ہین دوسرے کو مجہول کہتے ہین جیسے لفظ گہر اور بہتر
ہین اور حرکت معروف کے بعد حرف مد ہو تو اسی
واو معروف اور یاء معروف کہتے ہین جیسے لفظ

پورے ہیں وگر حرکتِ مجہول کے بعد ہو تو واو مجہول
اور یای مجہول کہتے ہین جیسے لفظِ شور وشیر ہین مخفی
نرھی کہ حرکتِ مشموم وحرکت مجہول دونون دو دو
حرکتون سے مرکب ہین لیکن مشموم ہین دونون
حرکتون کے اجزا تقریباً برابر ہوتے ہین اور مجہول
ہین ایک کے اجزا زیادہ اور ایک کے کم چنانچہ لفظ
کیا مین کاف پر کسرہ وفتحہ کے اجزا برابر ہین اور لفظ
بہتر ہین فتحہ کے اجزا کم ہین بلکہ کمتر کہ ظاہراً اُسکا علم
نہین ہوتا اسی واسطے اِس حرکت کا نام مجہول رکھا
فصل چہارم مخفی نرھے کہ الف ودالِ خفیف
ودالِ ثقیل وذالِ معجمہ ورای خفیف ورای ثقیل وزای
عربی وژای فارسی وواوِ ہوز ان حروف کتابت
ہین ہمیشہ اپنے مابعد سے منقطع رہتے ہین اور ماقبل

فصل چہارم

کے ساتھہ انکا اتصال جایز هی انکے سوا سب حروف
ماقبل و مابعد سے متصل ہوتے ہین سوال الف وغیرہ
اپنے مابعد سے کیون نہین متصل ہوتے جواب
اگر حروفِ مذکورہ اپنے مابعد سے متصل ہون تو الف
لام سے اور دال و ذال واو دفے سے اور رے
و زے و ژے نون و شین سے مشابہ ہوجاتین
لہذا ہمیشہ مابعد سے منقطع رہتے ہین سوال اگر حروف
مذکورہ کو مابعد سے متصل لکھتے اور جن حرفون کے
ساتھہ یہہ حروف مشابہت پیدا کرتے ہین انکو منقطع
رکھتے تو کیا قباحت ہوتی جواب حرفون کو ملاکر
لکھنے سے یہہ غرض هی کہ تھوڑی سی جگہہ مین بہت
سے الفاظ لکھے جائین اور ظاہر هی کہ الف لام کی نسبت
اور واو دفے کی نسبت چھوٹا ہوتا هی اگر الف اور واو

کو متصل اور لام وے کو منقطع لکھین تو تھوڑے سے
لفظون کے لیئے بہت سی جگہہ کی ضرورت ہوا ور
فایدے کے عوض ترکیب سے نقصان پیدا ہو مخفی
نہ ہی کہ حروف کے ملانے سے اصل غرض یہہ ہی کہ اختصار
حاصل ہو اور حروف مذکورہ خود مختصر ہین لهذا اُنکے
ملانے کی ضرورت مطلق نہین ہی خواہ ترکیب کے بعد وہ
کسی سے مشابہ ہون اور خواہ نہون جو حروف مخلوط
ہہا ہین وہ تلفظ مین ایک اور کتابت مین دو ہین اُنکا
جزء اول اگر اُس قبیل سے ہو کہ ما بعد سے متصل نہو سکتا
ہو تو حالتِ ترکیب مین فقط دوسرا جزء یعنی ھای
ہوز ما بعد سے متصل اور پہلا جزء منقطع ہوتا ہی اسی
سبب سے لفظ دھول و ڈھنگ و پڑھنا مین جزء اول
منقطع اور جزء ثانی ما بعد سے متصل ہی واگر پہلا جزء اُس

قبیل سے ہو کہ اُسکا اتصال ما بعد سے جایز ہو تو دونوں
جزء متصل لکھے جاتے ہین اسی سبب سے لفظِ بھول و جھول
مین دونون جزء متصل ہین اِسکی دلیل کہ جو حروف
مخلوط بہا ہین وہ تلفظ مین ایک ہین علمِ عروض سے
ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ اِس بیت کی تقطیع سے واضح
ہوتا ہی کہ دو حرف مکتوب ہین اور ایک حرف تلفظ مین
ہی ؎ کرون پہلے توحید یزدان رقم ؞
جھکا جسکے سجدہ کو اول قلم ؞ اسکا وزن یہہ ہی
فعولن فعولن فعولن فعل تقطیع اس طور پر ہی جھکا جس
فعولن کہ سجدے فعولن کو اول فعولن قلم فعل ظاہر ہی
کہ جھکا بروزنِ فعو اور جس بروزنِ لن ہی اور
دونون ملا کے بروزنِ فعولن ہی اور فعولن مین
پانچ حرف ہین تین حرف فعو مین اول و دوم متحرک

اور تیسرا ساکن اور اُسکے مقابلہ مین لفظ جھکا ھی
چاھیئے کہ اُس مین بھی تین حرف ہون اول و دوم
متحرک تیسرا ساکن اب اگر جیم اور ھاء ہوز ملاکر دونون
ایک ہون تو موزون یعنی جھکا مین چار حرف اور
موزون بہ یعنی فعو مین تین حرف ہوئے اور ایسا
ہوتا تو وزنِ مصرع مین خلل ہوتا لیکن اُس مین کچھہ
خلل نہین ھی تو یقیناً معلوم ہوا کہ لفظِ جھکا مین چار
حرف نہین ہین اگر لفظِ واحد مین دو حرف متجانس
پائی جاین تو حالتِ ادغام مین ایک حرف کو کتابت
مین حذف کر دیتے ہین جیسے لفظ پکّا مین لیکن جہان
مصدر اپنے مشتق سے ملتبس ہو جاتا ھی وہان حذف
درست نہین ھی جیسے ماننا اور چھاننا و اگر دو لفظون
مین دو حرف متجانس پائی جائین باین طور کہ اول لفظ

کا آخر حرف اور آخر لفظ کا اول حرف متجانس ہو تو ادغام
مین دونون حرفون کو لکھتے ہین جیسے بت تراش اسیطرح
اگر لفظ واحد مین یا دو لفظون مین دو حرف غیر متجانس
قریب المخرج پای جائین تو ادغام مین دونون حرفون کو
لکھتے ہین جیسے لفظ کو دتا و بدتر مین ہمزہ اگر اول لفظ مین
ہو تو بصورت خط مستقیم لکھتے ہین جیسے لفظ احسن مین
وگر اوسط لفظ مین ہو تو خط منحنی لکھتے ہین جیسے لفظ آئی
مین اگر کوئی لفظ کسی ایسے لفظ سے متصل ہو کہ دوم لفظ
کے اول مین ہمزہ ہو اور اول لفظ کے آخر مین حرف
علت نہو تو ہمزے کی حرکت اسسے دیکر ہمزے کو تلفظ
مین حذف کر دیتے ہین اور کتابت مین سلامت رکھتے
ہین جیسے اس بیت مین ۔ مھندی سے ھی شعلہ قدم
اس رشک پری کا ۞ پاپوش نے سیکھا ھی چلن کبکدری کا

ہمزے کے بعد الف ہو تو الف کو بصورت نہین لکھتے بلکہ
ہمزے پر ایسی صورت بنا دیتے ہین جیسے لفظ آئی مین
جب کسی حرف پر کوئی حرکت ممدود دوسری حرکت کے
اشمام کے ساتھ ہوتی ہی تو جس حرکت کی بو پہلے پائی
جاتی ہی اُس حرکت کے موافق ایک حرف حروف علت
سے حرف مذکور کے بعد اظہار اشمام کے لئے لکھتے
ہین جیسے لفظ کیا اور کیون اور کویلہ اور سوانگ مین اور
اس حرف علت کو مادۂ کلمہ سے خارج شمار کرتے ہین
جیساکہ اس مصرع کی تقطیع سے ظاہر ہی مصرع بشر کی
وہان پھر کہو کیا مجال ؛ اسکا وزن یہہ ہی فعولن فعولن
فعولن فعول تقطیع اس طور سے ہی بشر کی فعولن وہان
پھر فعولن کہو کیا فعولن مجال فعول واضح ہو کہ فعولن مین
پانچ حرف ہین اول و دوم متحرک تیسرا ساکن چوتھا متحرک

پانچوان ساکن اور اسی فعولن کے مقابلہ مین لفظ کہو گیا
ہی تو اس مین بھی پانچ حرف اسی صفت سے ہونگے اور
اگر ممدود نہو تو حرف علت کے لکھنے کی ضرورت
کچھ نہین ہی جیسے لفظ پہلا و پہنچا مین ایسیہی جب کسی
حرف پر کوئی حرکت باغنہ ہوتی ہی تو اظہار غنہ کے
لیئے ایک نون لکھتے ہین اگر وہ حرکت مد کے ساتھ
ہو تو نون کو حرف مد کے بعد لکھتے ہین جیسے لفظ
مین اس بیت مین ع میرے رونے کی حقیقت
جس مین تھی ؛ ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا ؛ اور
اگر حرکت مذکورہ مد کے ساتھ نہو تو نون کو اسی
حرف متحرک کے بعد لکھتے ہین جیسے لفظ (انگیا)
اس بیت مین ع جو دیکھے وہ انگیا جواہر نگار
فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار ؛ اور اس نون کو

پریخ بھو یا بچہ

ط ہر ل ۵۵ ہا سایہ طوبٰی میں جو بچہ

جوہر کلمہ سے کچھہ علاقہ نہین ہی چنانچہ تقطیع کرنیوالے پر ظاہر
ہی کہ لفظ (مین) مین فقط دو حرف اور لفظ انگیا مین
فقط چار حرف ہین اگر کوئی لفظ یک حرفی ہو تو واجب
ہی کہ اظہار حرکت کے لیئے اُسکے آخر مین ایک ہاء ہوز
لکھدین اور ہاء مذکورہ کو جوہر کلمہ سے خارج شمار
کرتے ہین جیسے لفظ یہ اور نہ مین **فن اوّل**
علم صرف مین علم صرف اُن قاعدون کا نام
ہی جن مین لفظ مفرد کی بنا کا حال معلوم ہوتا ہی اور اُن
قاعدون کی رعایت سے گفتگو مین غلطی نہین ہوتی اور
اس فن مین چار باب ہین **باب اوّل** بحث مصدر مین
اس باب مین کئی فصلین ہین **فصل اوّل** مصدر اُسے
کہتے ہین جو حدوث پر دلالت کرتا ہی اور اُسکے علامت
نون الف ہی جیسے رہنا کہنا **فصل دوم** مصدر کی قسمین

ہین صحیح اور معتل صحیح اُسے کہتے ہین جس مین نون مصدری کے قبل حرفِ علت نہو اور حروف علت تین ہین واو الف یے جیسے رہنا کہنا اور معتل اُسے کہتے ہین جس مین نون کے قبل حرف علت ہو اگر واو ہو تو معتل وادی کہتے ہین جیسے دھونا اور سونا اور الف ہو تو معتل الفی جیسے آنا اور کھانا اور یے ہو تو معتل یائی جیسے جینا اور دینا **فصل سوم** مصدر کی دو قسمین ہین اصلی اور ترکیبی **اصلی** اُسے کہتے ہین جو فقط ایکہی لفظ ہو جیسے رہنا اور کہنا **ترکیبی** اُسے کہتے ہین کہ مصدر کے قبل کوئی فعل یا مصدر انضمام کیا جاے اور جن مصدرون کے قبل انضمام کرتے ہین وہ یہ ہین آنا چلنا رہنا اُٹھنا بیٹھنا ٹپکنا جُھکنا ڈالنا رکھنا سکنا لینا مارنا مرنا

لگنا چاہنا کرنا پھرنا جانا پانا پڑنا
دینا چاہنا لگنا * آنا چلنا رہنا ان تینون
کے قبل یا صیغہ امر واحد حاضر ہوتا ہی جیسے لے آنا
لے چلنا لے رہنا یا صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق متعدی
ہوتا ہی جیسے کیئے آنا لیئے چلنا لیئے رہنا اور ان دونون
صورتون مین جزو اول سے تذکیر و تانیث و فردیت
و جمعیت کچھ نہین ظاہر ہوتی ہی یا فعل ماضی تمنائی
ہوتا ہی اور یہ فعل خواہ لازم ہو خواہ متعدی ہو دونون
صورتون مین مفرد مذکر کے لیئے صیغہ مفرد مذکر اور
مفرد مونث کے لیئے مفرد مونث اور جمع مذکر کے
لیئے جمع مذکر اور جمع مونث کے لیئے جمع مونث
لیکن بجمع تقدیری ہوتا ہی جیسے ہوتا آنا ہوتی آنا
ہوتے آنا ہوتی آنا کہتا آنا کہتی آنا کہتے آنا کہتی آنا

ہوتا چلنا ہوتی چلنا ہوتے چلنا ہوتی چلنا کہتا چلنا
کہتی چلنا کہتے چلنا کہتی چلنا سوتا رہنا سوتی رہنا
سوتے رہنا سوتی رہنا کہتا رہنا کہتی رہنا
کہتے رہنا کہتی رہنا ٭ آنا اور چلنا ان دونوں کے
قبل فعل ماضی مطلق لازم بھی ہوتا ہی اور یہ بھی واحد
مذکر کے لیئے واحد مذکر اور واحد مونث کے لیئے
واحد مونث اور جمع مذکر کے لئے جمع
مذکر اور جمع مونث کے لیئے جمع مونث لیکن بجمع
تقدیری ہوتا ہی جیسے چلا آنا چلی آنا چلے آنا چلی آنا
چلا چلنا چلی چلنا چلے چلنا چلی چلنا اٹھنا بیٹھنا ٹپکنا
بھاگنا چکنا ڈالنا رکھنا سکنا لینا مارنا مرنا نکلنا
ان کے قبل ہمیشہ صیغہ امر واحد حاضر ہوتا ہی جیسے
چلا اٹھنا مار بیٹھنا نکل بھاگنا دے ٹپکنا دے چکنا

دے ڈالنا کہہ رکھنا کہہ سکنا لے لینا دے مارنا لے مرنا
ہو نکلنا لینا کے قبل صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق بھی
ہوتا ہی جیسے لیئے لینا * کرنا اسکے قبل صیغہ مفرد مذکر
ماضی مطلق بلا تفریق ہوتا ہی جیسے رہا کرنا پھرنا اسکے
قبل فعل ماضی تمنای بتفریق ہوتا ہی جیسے کہتا پھرنا کہتی پھرنا
کہتے پھرنا کہتی پھرنا روتا پھرنا روتی پھرنا روتے
پھرنا روتی پھرنا یا صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق متعدی
بلا تفریق ہوتا ہی جیسے لیئے پھرنا یا صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق متعدی
ہوتا ہی جیسے رہ جانا لے جانا یا صیغہ جمع مذکر ماضی
مطلق بلا تفریق ہوتا ہی جیسے روئے جانا لیئے جانا
یا ماضی تمنای بہ تفریق ہوتا ہی جیسے روتا جانا روتی
جانا روتے جانا روتی جانا کہتا جانا کہتی جانا
کہتے جانا کہتی جانا یا فعل ماضی مطلق بہ تفریق ہوتا ہی

جیسے چلا جانا چلی جانا چلے جانا چلی جانا کہا جانا کہی جانا کہے
جانا کہی جانا پانا پڑنا دینا انکے پیشتر یا صیغہ امر واحد حاضر
ہوتا ھے جیسے دبا پانا دے پڑنا دے دینا یا مصدر بھی ہوتا ھے
جیسے کہنے پایا کہنا پڑا کہنے دیا اور پڑنا و دینا کی پیشتر
صیغہ واحد مونث ماضی مطلق بھی ہوتا ھی جیسے دکھلائی
پڑنا دکھلائی دینا اور دینا کے پیشتر صیغہ جمع مذکر ماضی
مطلق بھی ہوتا ھی جیسے دئیے دیتا ھی چاھنا کے پیشتر
یا صیغہ واحد مذکر ماضی مطلق ہوتا ھی جیسے دیا چاہتا ھی
یا مصدر ہوتا ھی جیسے دینا چاھیئے اور دینے چاہتا ھی
لگنا کے پیشتر ہمیشہ مصدر ہوتا ھی جیسے کہنے لگا اور
اٹھنا بیٹھنا جانا چلنا نکلنا انکے پیشتر بھی مصدر کا انضمام
ہو سکتا ھی اسکا حال انشاء اللہ علم نحو مین معلوم ہوگا

فصل چہارم مصدر کی چار قسمین ہین ثنائی ثلاثی

رباعی خماسی ثنائی اُسے کہتے ہین جس مین نون مصدری کے قبل دو حرف اصلی ہون جیسے رہنا اور کہنا **ثلاثی** اُسے کہتے ہین جس مین تین حرف اصلی ہون جیسے نکلنا اور نگلنا **رباعی** اوسے کہتے ہین جسمین چار حرف اصلی ہون جیسے بچھتانا **خماسی** اُسے کہتے ہین جس مین پانچ حرف اصلی ہون جیسے تلملانا **فصل پنجم** مصدر کی دو قسمین ہین لازم اور متعدی **لازم** اُسے کہتے ہین جو فقط فاعل پر تمام ہو جاوے اور مفعول بہ کا محتاج نہو جیسے رہنا **متعدی** اُسے کہتے ہین جو فاعل پر نہ تمام ہو بلکہ مفعول بہ کا محتاج ہو جیسے کہنا واضح ہو کہ بعض لازم ایسے ہین کہ اُن سے متعدی نہین سنا گیا جیسے آنا اور بعض ایسے ہین کہ اُن سے متعدی سنا گیا ہی جیسے پکنا جس لازم سے متعدی

فصل پنجم

نهین سناگیا اُسے لازم اصل کہتے ہین اور جس سے
سناگیا ھی اُسکو لازم بالفعل کہتے ہین اور جو متعدی
سناگیا ھی اُس سے یا یہ مفہوم ہوتا ھی کہ فاعل خود
فعل کو کرتا ھی جیسے پکانا یا یہ مفہوم ہوتا ھی کہ فاعل
خود فعل کو نہین کرتا بلکہ کسی دوسرے سے کرواتا
ھی جیسے پکوانا ظاہر ھی کہ اگر ہم کہین کہ زید نے کھانا
پکایا تو یہ مفہوم ہوتا ھی کہ زید نے خود کھانا پکایا
اور جب کہین کہ زید نے کھانا پکوایا تو اِس سے یہ مفہوم
ہوتا ھی کہ زید نے خود کھانا نہین پکایا بلکہ کسی دوسرے
سے پکوایا جس سے یہ مفہوم ہوتا ھی کہ فاعل خود فعل
کو کرتا ھی اُسکو متعدی بفاعلہ کہتے ہین اور جس سے
یہ مفہوم ہوتا ھی کہ کسی دوسرے سے کرواتا ھی
اُسکو متعدی بغیرہ کہتے ہین ایسے ہی بعضے متعدی ایسے

ہین کہ اُن سے پھر متعدی نہین سنا گیا جیسے بتلانا
اور بعضے ایسے ہین کہ اُن سے پھر متعدی سنا گیا ہی
جیسے کھانا جس سے نہین سنا گیا اُسکو متعدی اصلی
کہتے ہین اور جس سے سنا گیا ہی اُسکو متعدی اول
کہتے ہین اور جو متعدی سنا گیا ہی اُس سے اگر
یہہ مفہوم ہو کہ فاعل خود فعل کو کرتا ہی جیسے کھلانا
تو اُسے متعدی ثانی کہتے ہین اور اگر یہ مفہوم ہو کہ
کسی دوسرے سے کرواتا ہی جیسے کھلوانا تو اُسی
متعدی ثالث کہتے ہین اب یہان اُن مصدرون
کا ذکر کیا جاتا ہی جو کثرت سے استعمال کیئے جاتے
ہین واضح ہو کہ مصدر ثنائی اگر معتل ہو تو اُس سے
متعدی بفاعلہ اور متعدی ثانی بنانیکی یہہ ترکیب ہی کہ حرف علت
کو حذف کرکے نون مصدری کے پیشتر لام الف

زیادہ کرد جیسے جینا اور جلانا رونا اور رلانا سونا
اور سلانا لیکن آنا بھانا جانا لازم اصل ہین اور پینا
اور پلانا چھونا اور چھلانا کھانا اور کھلانا لیکن پانا
ڈھانا کھونا لانا لینا متعدی اصل ہین اور متعدی
بغیر متعدی ثالث بنانی کی یہ ترکیب ھی کہ حرف
علت کو حذف کرو اور لام ساکن اور واو الف
زیادہ کرو جیسے پینا اور پلوانا دینا اور دلوانا دھونا
اور دھلوانا ڈھونا اور ڈھلوانا سینا اور سلوانا
کھانا اور کھلوانا اور اکثر دلانا اور دھلانا اور سلانا
بھی بولتے ہین اور بونا سی بوانا تانا سے توانا
گانا سے گوانا آتا ھی اور صحیح سے متعدی بفاعلہ اور
متعدی ثانی بنانے کے کئی طور ہین چنانچہ بعضے
مصدرون مین حرف اول کے بعد الف لاتے

ہین جیسے بنٹنا اور بانٹنا بندھنا اور باندھنا پٹنا
اور پاٹنا پلنا اور پالنا تنما اور تاننا تھمنا اور تھامنا
تنکنا اور تانکنا ٹنگنا اور ٹانگنا ٹلنا اور ٹالنا ٹھنسنا
اور ٹھانسنا جنچنا اور جانچنا چھپنا اور چھاپنا
چھننا اور چھاننا ڈھکنا اور ڈھانکنا ڈھلنا اور ڈھالنا
سجنا اور ساجنا سننا اور ساننا کٹنا اور کاٹنا
گڑنا اور گاڑنا گنٹھنا اور گانٹھنا لدنا اور لادنا
منجنا اور مانجنا نپنا اور ناپنا اور بعضے مصدروں مین
نون مصدری کے پیشتر الف لاتے ہین جیسے
اٹھنا اور اٹھانا اڑنا اور اڑانا اڑنا اور اڑانا اگنا
اور اگانا بجنا اور بجانا بجھنا اور بجھانا بچنا اور بچانا
بچھنا اور بچھانا بڑھنا اور بڑھانا بسنا اور بسانا
بننا اور بنانا بہنا اور بہانا بھڑنا اور بھڑانا پکنا اور

پکانا تھکنا اور تھکانا ٹِکنا اور ٹِکانا جلنا اور جلانا
جمنا اور جمانا جھکنا اور جھکانا چڑنا اور چڑانا چڑھنا
اور چڑھانا چِڑھنا اور چِڑھانا چکنا اور چکانا چلنا
اور چلانا چِھپنا اور چِھپانا چھکنا اور چھکانا دُکھنا اور
دُکھانا دِھکنا اور دِھکانا سُڑنا اور سُڑانا کُڑھنا اور
کُڑھانا کھپنا اور کھپانا کِھلنا اور کِھلانا گِرنا اور گِرانا
گلنا اور گلانا گِننا اور گِنانا گھٹنا اور گھٹانا لڑنا اور لڑانا
لگنا اور لگانا مِلنا اور مِلانا ہٹنا اور ہٹانا ہنسنا اور
ہنسانا ہگنا اور ہگانا ہلنا اور ہلانا لیکن پڑنا
پھلنا رہنا سکنا مرنا لازم اصل ہین بٹنا اور بٹانا
بکنا اور بکانا پڑھنا اور پڑھانا ٹھگنا اور ٹھگانا چگنا
اور چگانا سُننا اور سُنانا اور بعضوں مین واو لاتے
ہین اور ایسی مصدروں کا مضموم الاول ہونا ضرور

ھی جیسے بھُنا اور بھونناپھُنکنا اور پھونکنا رُکنا اور روکنا کھُدنا اور کھودنا کھُلنا اور کھولنا گُندھنا اور گوندھنا گھُٹنا اور گھونٹنا گھُلنا اور گھولنا لُٹنا اور لوٹنا اور بعضون مین یے لاے ہین اور ان مصدرون کا مکسورالاول ہونا ضرور ھی جیسے پسنا اور پیسنا چِرنا اور چیرنا چِھلنا اور چھیلنا گھِرنا اور گھیرنا بِکنا سے بیچنا اور پھٹنا سے پھاڑنا خلاف قیاس ھی اور گھسیرنا گھسنا سے ہو تو خلاف قیاس ھی اور گھسٹنا سے ہو تو قیاس کے موافق ھی اور بعضون سے دو دو متعدی مسموع ہین جیسے پھنسنا سے پھانسنا اور پھنسانا اور دبنا سے دابنا اور دبانا اور مٹنا سے مٹانا اور میٹنا اور پھرنا سے پھرانا بمعنی گردانیدن و پھیرنا بمعنی واپس دادن

اور متعدی بغیر و متعدی ثالث بنانے کی یہہ ترکیب
ہی کہ نون مصدری کے پیشتر واو الف زیادہ
کرو جیسے اُٹھنا اور اُٹھوانا بٹنا اور بٹوانا بنٹنا
اور بنٹوانا بجنا اور بجوانا بجھنا اور بجھوانا بندھنا
اور بندھوانا بکنا اور بکوانا بننا اور بنوانا بُننا
اور بُنوانا بھرنا اور بھروانا بُھننا اور بُھنوانا پِٹنا
اور پٹوانا پڑھنا اور پڑھوانا پسنا اور پسوانا
پکنا اور پکوانا پھنکنا اور پھنکوانا تننا اور تنوانا
تنگنا اور ٹنکوانا ٹنگنا اور ٹنگوانا جڑنا اور جڑوانا
جلنا اور جلوانا جمنا اور جموانا جھکنا اور جھکوانا
جھلنا اور جھلوانا چڑھنا اور چڑھوانا چھپنا اور
چھپوانا چھلنا اور چھلوانا دھکنا اور دھکوانا ڈرنا
اور ڈروانا ڈھلنا اور ڈھلوانا رکھنا اور رکھوانا

سجنا اور سجوانا سُتنا اور سُتوانا سُننا اور سُنوانا
کُٹنا اور کُٹوانا کرنا اور کروانا کسنا اور کسوانا کھدنا
اور کھدوانا کھلنا اور کھلوانا گرنا اور گروانا گھُٹنا
اور گھُٹوانا گڑنا اور گڑوانا گڑھنا اور گڑھوانا گننا
اور گنوانا گھٹنا اور گھٹوانا گھرنا اور گھروانا گھسنا
اور گھسوانا لُٹنا اور لُٹوانا لدنا اور لدوانا لڑنا
اور لڑوانا لکھنا اور لکھوانا لگنا اور لگوانا منجنا
اور منجوانا منڈھنا اور منڈھوانا ملنا اور ملوانا ہننا
اور ہنوانا ہٹنا اور ہٹوانا اور مصدر ثلاثی مین
اگر حرف دوم یا سوم حرفِ علت غیر مد ہو تو اوسی
سلامت چھوڑ کے نون مصدری کے پیشتر الف
زیادہ کرتے ہین جیسے اینٹھنا اور اینٹھانا پھیلنا
اور پھیلانا پھیرنا اور پھیرانا دوڑنا اور دوڑانا رُندنا

اور روندانا لوٹنا اور لوٹانا لیکن بیٹھنا سے بٹھانا
اور بیٹھالنا اور بیٹھلانا تینون بولتے ہین اور پیٹھنا
سے پیٹھانا اور پیٹھالنا دونون بولتے ہین اور حرف
مدہو تو اوسے حذف کر دیتے ہین جیسے اوڑھنا
اور اُڑھانا بوجھنا اور بُجھانا بولنا اور بلانا بھاگنا
اور بھگانا بھوکنا اور بھکانا بھولنا اور بھلانا
بھیگنا اور بھگانا پھولنا اور پھلانا جاگنا اور جگانا
جیتنا اور جتانا جھولنا اور جھُلانا چاٹنا اور چٹانا چوسنا
اور چُسانا چومنا اور چُمانا چیتنا اور چتانا ڈانکنا
اور ڈنکانا سوچنا اور سُجانا کانپنا اور کنپانا کودنا
اور کُدانا کھیلنا اور کھلانا گھومنا اور گھُمانا لوٹنا
اور لُٹانا لوکنا اور لُکانا لیٹنا اور لِٹانا ناچنا اور
نچانا ہارنا اور ہرانا لیکن دیکھنا سے دکھانا

اور دکھلانا اور سیکھنا سے سِکھانا اور سِکھلانا دونوں ھی
اور سوکھنا سے سُکھلانا اور کھانا سے کھلانا اور
پھوٹنا سے پھوڑنا اور ٹوٹنا سے توڑنا اور چھوٹنا
سے چھوڑنا خلافِ قیاس ھی + اور متعدی بغیرہ
و متعدی ثالث مین حرفِ مد کو حذف کر کے واو
الف لاتے ہین جیسے اوٹنا اور اٹوانا اُسانا اور
اور اُسوانا باسنا اور بِسوانا بوجھنا اور بُجھوانا
بولنا اور بُلوانا بیلنا اور بِلوانا بھونکنا اور بُھنکوانا
بھیجنا اور بھجوانا پوتنا اور پُتوانا پوجنا اور پُجوانا
پوچھنا اور پُچھوانا پونچھنا اور پُنچھوانا پیٹنا اور پِٹوانا
پھانکنا اور پھنکوانا پھونکنا اور پُھنکوانا پھینکنا
اور پھنکوانا تاکنا اور تکوانا تاگنا اور تگوانا توڑنا
اور تُڑوانا تولنا اور تلوانا تھوکنا اور تھکوانا

ٹھونکنا اور ٹھنکوانا جوتنا اور جتوانا جوڑنا اور جُڑوانا
جھاڑنا اور جھڑوانا چاٹنا اور چٹوانا چالنا اور چلوانا
چھاننا اور چھنوانا چھانٹنا اور چھنٹوانا چھاپنا اور چھپوانا
چھیننا اور چھِنوانا داغنا اور دغوانا ڈالنا اور ڈلوانا
سالنا اور سلوانا سینچنا اور سینچوانا سینکنا اور سِنکوانا
کمانا اور کموانا کوٹنا اور کُٹوانا کھونسنا اور کھُنسوانا مانگنا
اور منگوانا مُونڈنا اور منڈوانا مُوسنا اور مُسوانا ÷
لیکن چاٹنا سے چٹانا اور چٹوانا اور چومنا سے چمانا
اور چموانا دونوں ہیں ÷ اور اونگھنا ، پینا ، چھینکنا ÷
روٹھنا ÷ سمانا ÷ کانکھنا ÷ کھانسنا ÷ گونجنا ÷
لجانا ÷ مٹانا ÷ ہانپنا ÷ لازم اصل ہیں اور بردنا
تاپنا ÷ تاڑنا ÷ ٹوکنا ÷ ٹھاننا ÷ جاننا ÷ جتانا ÷ بیاہنا
ڈانٹنا ÷ ستانا ÷ سونپنا ÷ کوسنا ÷ مچانا ÷ وارنا

متعدی اصل ہین اور اگر حرف علت نہو تو دوسرے
حرف کے بعد ایک الف زیادہ کرلیتے ہین جیسے اُبلنا
اور اُبالنا اُبھرنا اور اُبھارنا اُترنا اور اُتارنا اُجڑنا
اور اُجاڑنا اُچھلنا اور اُچھالنا اُکھڑنا اور اُکھاڑنا بگڑنا
اور بگاڑنا ترشنا اور تراشنا سُدھرنا اور سُدھارنا
سنبھلنا اور سنبھالنا نِکلنا اور نِکالنا اور بعضون مین
تیسرے حرف کے بعد ایک الف زیادہ کرلیتے ہین
اور ایسے مصدر کثیر ہین جیسے اٹکنا اور اٹکانا اُلجھنا
اُلجھانا بِچکنا اور بِچکانا برسنا اور برسانا بہکنا
اور بہکانا بہلنا اور بہلانا بھٹکنا اور بھٹکانا بھڑکنا
اور بھڑکانا پگھلنا اور پگھلانا پہنچنا اور پہنچانا پہننا
اور پہنانا پھڑکنا اور پھڑکانا ترسنا اور ترسانا
تڑپنا اور تڑپانا تڑکنا اور تڑکانا ٹپکنا اور ٹپکانا ٹہلنا

اور ٹہلانا ٹھہرنا اور ٹھہرانا جھلنا اور جھلانا جھلکنا
اور جھلکانا چپکنا اور چپکانا چمکنا اور چمکانا چمٹنا اور چمٹانا
دبکنا اور دبکانا دھڑکنا اور دھڑکانا سرکنا اور
سرکانا سلجھنا اور سلجھانا سلگنا اور سلگانا سمجھنا
اور سمجھانا کلپنا اور کلپانا کھسکنا اور کھسکانا لپٹنا
اور لپٹانا لٹکنا اور لٹکانا لچکنا اور لچکانا مٹکنا اور
مٹکانا اور بعضون مین دوسرے حرف کے بعد یے
لاتے ہین اور ایسے مصدر قلیل ہین جیسے ادھڑنا
اور ادھیڑنا سمٹنا اور سمیٹنا گھسٹنا اور گھسیٹنا
گھسڑنا اور گھسیڑنا + اور بعضون مین دوسرے
حرف کے بعد ایک واو زیادہ کرتے ہین جیسے
سکڑنا اور سکوڑنا نچڑنا اور نچوڑنا + اور متعدی
نعیرہ و متعدی ثالث مین واو الف زیادہ کرتے

ہین جیسے اُگلنا اور اُگلوانا تڑپنا اور تڑپوانا جکڑنا اور جکڑوانا جھڑکنا اور جھڑکوانا رگڑنا اور رگڑوانا کترنا اور کتروانا کُھلنا اور کُھلوانا نِگلنا اور نِگلوانا اُلٹنا اور اُلٹوانا بخشنا اور بخشوانا بدلنا اور بدلوانا پرکھنا اور پرکھوانا پکڑنا اور پکڑوانا لیکن اینٹھنا ایچنا اکڑنا بچھڑنا پنپنا پھٹکنا ٹھمکنا چھٹپنا جھگڑنا چہکنا کسکنا کھٹکنا گرجنا لہکنا مچلنا نکڑنا مہکنا لازم اصل ہین ٭ اور اُگلنا اُلٹنا ٹپکنا جکڑنا جھڑکنا ڈپٹنا ٭ گھڑکنا مسکنا ٭ مسلنا ٭ متعدی اصل ہین اور گذرنا سے گذرانا خلاف قیاس ہی ٭ اور رباعی مصدرون ہین لازم اصل و متعدی اصل بہت ہین اور متعدی بفاعلہ و متعدی ثانی مسموع نہین ہی مگر متعدی بغیرہ اور متعدی ثالث واو الف سے آتا ہی اور

اگر حرفِ اوّل کے بعد کہین حرف علت ہو تو اُسکو حذف
کر دیتے ہین جیسے اُنڈیلنا اور انڈلوانا بٹورنا اور بٹڑوانا
پکارنا اور پکروانا سمجھنا اور سمجھوانا گھسیٹنا اور گھسٹوانا
لپیٹنا اور لپٹوانا کھدیڑنا اور کھدڑوانا وغیر ذلک + اور
السانا + پچھتانا + تیورانا + تکرانا + جھنجھلانا + ڈکارنا
سُستانا + کہلانا + گھبرانا + مُرجھانا + لازم اصل ہین +
اور مچلانا مچلنا کا متعدی نہین ہی بلکہ دونون لازم
اصل ہین اور آدھیانا + پھسلانا + تڑیرنا + ٹٹولنا
جھٹھالنا + جھٹھلانا + چچوڑنا + دھمکانا + سہلانا
شرمانا + غرانا + فرمانا + کھسوٹنا + کھسیانا + لتیانا
جُتیانا + مڑورنا + متعدی اصل ہین + اور اُلٹانا الٹنا
کا اور گھڑکانا گھڑکنا کا متعدی نہین ہی بلکہ دونون
دو لفظ ہین + اور خماسی مصدرون مین بھی

متعدی بفاعلہ اور متعدی ثانی نہین آتا اور متعدی بغیرہ
و متعدی ثالث بہت کم آتے ہین اور جب آتے ہین
تو واو الف کے ساتھ آتے ہین اور حرف اول کے
بعد جہان حرف علت ہوتا ہی وہ حذف ہو جاتا ہے
جیسے پہچاننا اور پہچنوانا اور اکثر اس مین ایسے مصدر
ہین کہ اُن مین حرف اول و سوم ایک جنس سے
اور دوم و چہارم ایک جنس سے ہوتے ہین اور
ایسے مصدرون سے تعدیہ ہرگز مسموع نہین ہی جیسے
بلبلانا بڑبڑانا + پٹپٹانا + پڑپڑانا + پھڑپھڑانا پھپھانا + بھنبھنانا +
تڑتڑانا + تنتنانا + تھرتھرانا + ٹھنٹھنانا + جھنجھنانا +
جھمجھمانا + ڈبڈبانا + سرسرانا + سنسانا + کڑکڑانا + کھنکھنانا
کھڑکھڑانا + گدگدانا + گڑگڑانا + وغیرہ + اور بعضے
مصدرون مین یہ التزام نہین ہی جیسے پھٹکارنا + تلملانا

باب دوم

جھنکھاڑنا + چلبلانا + جمکارنا + چھچھکارنا + ڈگمگانا +
للکارنا **باب دوم** بحثِ فعل مین اِس باب مین
ایک مقدمہ اور کئی فصلین اور کئی فایدے ہین مقدمہ
اِس مین تین مطلب ہین پہلا مطلب ضمیرین چھہ ہین +
وہ + تُو + تُم + مَین + ہم + آپ + وہ غایب کے لیئے ہی مذکر
و مونث و مفرد و جمع مین مشترک ہی جیسے وہ رہا
وہ رہی + وہ رہے + وہ رہین + تُو واحد حاضر کے
لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک جیسے تُو رہا + تُو
رہی + تُم جمع حاضر کے لیئے ہی مذکر و مونث مین
مشترک جیسے تُم رہے + تُم رہین + مَین مفرد متکلم کے
لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک جیسے مَین رہا + مَین
رہی + ہم جمع متکلم کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک
جیسے ہم رہے + ہم رہی + آپ تعظیم کے لیئے ہی مذکر و مونث

ہین مشترک جیسے آپ رہے + آپ رہین + دوسرا
مطلب جو روابط فعل کے جزو ہوسکتے ہین وہ سب
تیرہ ١٣ ہین تھا + تھی + تھے + تھین ہی ہین ہون
ہو + ہو + ہون + گا گے گی + تھا مفرد مذکر ہی
تھی بیاء معروف مفرد مونث ہی تھے بیاء مجہول جمع
مذکر ہی تھین جمع مونث ہی + یہ چارون ہمیشہ
زمانِ ماضی پر دلالت کرتے ہین جب بلا فعل ہوتے
ہین تو صرف زمانِ ماضی پر دلالت کرتے ہین اور
جب ماضی مطلق کے ساتھ ہوتے ہین تو بعد پر بھی
دلالت کرتے ہین اور ماضی تمنائی کی ساتھ ہون
تو دوام پر بھی دلالت کرتے ہین لہذا انکو کبھی
اداتِ بعد اور کبھی اداتِ استمرار کہتے ہین + ہی
مفرد ہین جمع ہون بواو معروف مفرد ہو بواو

مجهول جمع ہو یا واو مجہول مفرد ہو اَن یا واو مجہول جمع
ہی اور چھوٹن تذکیر و تانیث مین مشترک ہین اگر بلا
فعل ہون یا ماضی تمنائی کے ساتھہ ہون تو زمان
موجود پر دلالت کرتے ہین اور ماضی مطلق کے
ساتھہ ہون تو قربِ حال پر دلالت کرتے ہین
لیکن ہی اور ہین ہمیشہ صرف انھین دو معنون
پر دلالت کرتے ہین لہذا اِن کو ہمیشہ اداتِ حال یا اداتِ
قرب کہتے ہین اور ہون اور ہو جمع کبھی صرف
اِنھین دو معنون پر اور کبھی انکے ساتھہ شک
پر بھی دلالت کرتے ہین لہذا اِنکو اداتِ حال و اداتِ
قرب و اداتِ شک کہتے ہین اور ہو مفرد اور ہون
جمع کبھی شک سے مجرد نہین ہوتے لہذا اِن کو
ہمیشہ اداتِ شک کہتے ہین + الغرض ہون

مفرد اور ہو جمع کبھی اداتِ قرب اور حال مین شمار
کیے جاتے ہین اور کبھی اداتِ شک مین پس اداتِ قرب
و حال چار ہین دو خاص یعنی ہی اور ہین اور دو مشترک
یعنی ہوُن مفرد اور ہو جمع اور اداتِ شک چار ہین
دو خاص یعنی ہو مفرد اور ہون جمع
اور دو مشترک یعنی ہوُن مفرد اور
ہو جمع + گا مفرد مذکر ہی گے بیاءِ مجہول جمع مذکر ہی گی بیاءِ معروف
مونث ہی مفرد و جمع مین مشترک یہ تینون حروف
اگر حروف شک کے بعد ہون تو شک کو رفع کرتے
ہین اور فعلِ اختیاری کے ساتھ ہون تو زمانِ آیندہ
پر دلالت کرتے ہین لہذا اِنکو اداتِ یقین و اداتِ
استقبال کہتے ہین + مخفی نرہے کہ ان حرفون کی
تذکیر و تانیث و فردیت و جمعیت ان کی ذات کے

لیئے نہین ہی بلکہ جب بلا فعل ہوتے ہین تو ہمیشہ
محکوم علیہ کی انہین چار صفتون پر دلالت کرتے ہین
اور جب فعل کے ساتھ ہون تو اُسیکے تابع ہین
اگر وہ محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرے تو یہ
بھی محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرتے ہین اور
اگر وہ مفعول کے اوصاف ظاہر کرے تو یہ بھی
مفعول کے اوصاف ظاہر کرتے ہین + بہرحال
جب محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرتے ہین تو
تھا اور تھی غائب و حاضر و متکلم کے لیئے آتے ہین
جیسے وہ اچھا تھا + تو اچھا تھا + مین اچھا تھا
وہ اچھی تھی + تو اچھی تھی + مین اچھی تھی + تھے غائب
و حاضر و متکلم و تعظیم و متکلم مونث کے لیئے آتا ہی
جیسے وہ اچھے تھے + تم اچھے تھے + ہم اچھے تھے +

آپ اچھے تھے + ہم اچھے تھے + تھین غایب وحاضر
وتعظیم کے سیئے ھی جیسے وہ اچھی تھین تم اچھی تھین آپ
اچھی تھین اور متکلم کے لئے نہین آتا ھی غائب وحاضر کے
لئے آتا ھی جیسے وہ اچھا ہی + تو اچھا ہی + وہ اچھی
ہی + تو اچھی ہی + اور متکلم کے سیئے نہین آتا اسواسطے
اسے مفرد غیر متکلم کہتے ہین + ہین غائب ومتکلم وتعظیم
کے لیئے آتا ھی جیسے وہ اچھے ہین + ہم اچھے ہین + آپ
اچھے ہین + وہ اچھی ہین + آپ اچھی ہین + اور
مخاطب کے لیئے نہین آتا اسیواسطے اسے جمع غیر مخاطب
کہتے ہین + ہوون مفرد صرف متکلم کے لیئے آتا ھی
جیسے مین اچھا ہوون + مین اچھی ہوون + اسیلئے
اسے مفرد متکلم کہتے ہین + ہو جمع صرف مخاطب کے
لیئے آتا ھی جیسے تم اچھے ہو + تم اچھی ہو + اسی واسطے

اِسے جمع مخاطب کہتے ہین اور یہ دونون یعنی ہون اور
ہو ہمیشہ محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرتے ہین اور
جو فعل مفعول کے اوصاف ظاہر کرتا ہی اُسکے ساتھ
نہین آتے + ہو مفرد غایب و حاضر کے لیئے آتا ہی
جیسے وہ اچھا ہو + تُو اچھا ہو + وہ اچھی ہو + تُو اچھی ہو
اور متکلم کے لیئے نہین آتا لہذا اسے مفرد غیر متکلم کہتے
ہین + ہون جمع غایب و متکلم و تعظیم کے لیئے آتا ہی
جیسے وہ اچھے ہون + وہ اچھی ہون + ہم اچھے ہون
آپ اچھے ہون + آپ اچھی ہون + اور مخاطب
کے لیئے نہین آتا اسی واسطے اسے جمع غیر مخاطب
کہتے ہین + گا گی مفرد غایب و حاضر و متکلم کے
لیئے آتے ہین جیسے وہ اچھا ہوگا + تُو اچھا ہوگا
مین اچھا ہونگا وہ اچھی ہوگی + تو اچھی ہوگی +

مین اچھی ہونگی + کے غایب و حاضر و متکلم و تعظیم و متکلم مونث کے لیئے آتا ھی جیسے وہ اچھے ہونگے تم اچھے ہوگے ہم اچھے ہونگے آپ اچھے ہونگے گی جمع غایب و حاضر و تعظیم کے لیئے آتا ھی جیسے وہ اچھی ہونگی + تم اچھی ہوگی + آپ اچھی ہونگی تیسرا مطلب فعل اُس لفظ کو کہتے ہین جو بالاستقلال معنی پر دلالت کرے اور تین زمانون مین سے کوئی زمانہ اُس مین پایا جای اگر گذرا ہوا زمانہ پایا جای تو اُسے ماضی کہتے ہین جیسے رہا و گر موجود زمانہ پایا جای تو اُسے حال کہتے ہین جیسے رہتا ھی و گر آنیوالا زمانہ پایا جای تو اُسے مستقبل کہتے ہین جیسے رہیگا و اگر حکم پایا جای تو اُسے امر کہتے ہین جیسے رہ و اگر طلب اجازت ہو تو اُسے استجازت کہتے ہین جیسے رہے

فصل اول بحث ماضي

فصل اول بحثِ ماضي مين ماضي اُس فعل کو کهتے هين جس مين گذرا هوا زمانه پايا جاي اگر اُس مين کسي طرحکي قيد نهو تو ماضي مطلق کهتے هين جيسے رها اگر وه زمانه حال سے دور هو تو اُسے ماضي بعيد کهتے هين جيسے رها تها اگر حال سے نزديک هو تو ماضي قريب کهتے هين جيسے رها هي اگر فعل کے وقوع ولا وقوع مين تردد پايا جاے تو اُسے ماضي مشکوک کهتے هين جيسے رها هو اگر فعل کے وقوع ولا وقوع کا يقين پايا جاے تو ماضي يقيني کهتے هين جيسے رها هو گا اگر فعل کي آرزو پائي جاے تو اُسے ماضي تمنائي کهتے هين جيسے رهتا اگر فعل کي مداومت پائي جائے تو ماضي استمراري کهتے هين ÷ اِس فصل مين سات مقصد هين ÷

مقصدِ اول ماضی مطلق اُس ماضی کو کہتے ہین
جس مین گذرا ہوا زمانہ بلا قید پایا جاے یعنی بُعد و
قرب و شک و یقین و تمنا و استمرار سے مجرد ہو وہ
خواہ لازم ہو خواہ متعدی بہرحال اُس سے چار
صیغے ہین ایک واحد مذکر مطلق ایک واحد مونث
مطلق ایک جمع مذکر مطلق ایک جمع مونث مطلق
اور بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ نونِ مصدری کی
حرکت ماقبل کو دیکر نون کو حذف کرو جو کچھہ
باقی رہے وہی واحد مذکر مطلق ہی اور الف
کو یاء مجہول سے بدل دو تو جمع مذکر مطلق ہی اور
یاء معروف سے بدل دو تو واحد مونث مطلق
ہی اور یاء مذکور کے بعد نون ہو تو جمع مونث
ہی جیسے رہنا سے رہا ÷ رہے ÷ رہی ÷ رہین ÷

اور کہنا سے کہا + کہے + کہی + کہین + اور اگر مصدر
مین دوسرا حرف متحرک ہو تو اُسے ساکن کر دو جیسے
نکلنا سے نکلا + نکلے + نکلی + نکلین + لیکن پکنا سے
پکّا + چکھنا سے چکھّا + رکھنا سے رکھّا + بہ تشدید
خلافِ قیاس ہی اور نثر و نظم دونون مین مستعمل
ہی گلزار نسیم ع دونون کو محل مین لا کے رکھا
پھل نخلِ مواصلت کا چکھا + تدبیر الدولہ منشی
منظفر علی صاحب اسیر دام فیضہ ع عشق نے
پردہ کی گرمی سے کلیجا پکّا + تیغ کی آنچ سے گھر مین
مرے کھانا پکّا + اور بلا تشدید نثر مین مستعمل نہین
ہی اور اُٹھنا سے اُٹھا اور لکھنا سے لکھا بلا تشدید
فصیح اور نثر و نظم دونون مین مستعمل ہی اور
بہ تشدید خلافِ قیاس ہی اور فقط نظم مین بہ قلب

مستعمل هی جیسے اِن بیتون مین نسیم سے ۵ اٹھا کہ خبر تو لیجے چلکر + گذرا در باغِ بیسوا پر + وله مالگا کاغذ و ذات خامه + لکھا گل چین کے نام نامه + اور کرنا سے کیا ہکی + کے ہکین خلافِ قیاس هی اور نثر و نظم دونون مین مستعمل هی اور کرا + کری + کرے + کرین قیاس کے موافق هی لیکن کہین مستعمل نہین هی اور مرنا سے موا + موی + موے + موئین + خلافِ قیاس هی اور دونون مین مستعمل هی اور مرا + مری + مرے + مرین قیاس کے موافق هی اور بہ قلب بولتے ہین + سوال تم نے کہا کہ پکنا سے پکا اور چکھنا سے چکھا اور رکھنا سے رکھا بلا تشدید نثر مین مستعمل نہین هی اور کرنا سے کرا کہین مستعمل نہین هی حالانکہ ہم چارون کا صحیح استعمال پاتے

ہین چنانچہ جب اِنکے بعد لفظِ کے یا کریا کوئی فعل زیادہ
ہوتا ھی تو پکا اور چکھا اور رکھا ہمیشہ بلا تشدید
اتے ہین اور کرا ہمیشہ رے کے ساتھہ آتا ھی جیسے
پکاکے دیا اور پکاکر دیا اور پکا دیا + اور چکھاکے
دیا + چکھاکر دیا + چکھا دیا + اور رکھاکے دیا +
رکھاکر دیا + رکھا دیا + اور کراکے دیا + کراکر دیا
کرا دیا + جواب مثالین سب صحیح ہین لیکن یہ ماضی
مطلق کے صیغے نہین ہین بلکہ امر کے صیغے ہین اور
ہمارا کلام ماضی مطلق مین ھی اور اِنکا ماضی مطلق
نہونا بدیہی ھی کیونکہ لفظ کے اور کر سے پیشتر کبھی
ماضی مطلق کا صیغہ نہین آتا بلکہ ہمیشہ امر کا صیغہ
آتا ھی اِسی سبب سے یہ نہین کہتے کہ کہاکے دیا + کہا
کر دیا + بلکہ یہ کہتے ہین کہ کہکے دیا اور کہکر دیا + او

مصدر ترکیبی مین معلوم ہو چکا ھی کہ آنا + چلنا + رہنا
کرنا + جانا + اِنھین پانچ مصدرون کے پیشتر ماضی
مطلق کا صیغہ آتا ھی سوا اِنکے پیشتر جیسا ہم کہتے ہین
ویسا ہی آتا ھی جیسے رکھے آیا + رکھے چلا + رکھے رہا
رکھا کیا + رکھا گیا + اور کئے آیا + کئے چلا + کئے رہا
کیا کیا + کیا گیا + اور تم نے دیا کی مثال دی ھی
سو دینا تو کیا مصادر معدودہ کے سوا کسی مصدر
کے پیشتر ماضی مطلق کا صیغہ نہین آتا اسیواسطے
یہ نہین کہتے کہ دیا دیا بلکہ یہ کہتے ہین کہ دیدیا +
سوال تم نے کہا کہ مصادر معدودہ کے سوا کسی
مصدر کے پیشتر ماضی مطلق کا صیغہ نہین آتا لیکن
ہم دیکھتے ہین کہ نکلنا کے پیشتر ماضی مطلق کا صیغہ
آتا ھی جیسے یہ انبہ پکا نکلا + جواب پکا اِس مثال مین

ماضی مطلق کا صیغہ نہین ہی بلکہ صفت ہی ماضی مطلق کے وزن
پر ہی جیسے یہ انبہ گیا پکا سوال امر بنانے کی کیا ترکیب
ہی جواب مصدر سے نون الف کو حذف کرو
جو کچھ باقی رہی وہی امر کا صیغہ ہی سوال پکنا سے
نون الف کو حذف کیا پک باقی رہا اور چکھنا سے چکھ
اور رکھنا سے رکھ اور کرنا سے کر تم پکا اور چکھا اور
رکھا اور کرا کو کیون امر کا صیغہ کہتے ہو جواب
یہ صیغے پکنا اور چکھنا اور رکھنا اور کرنا سے مشتق
نہین ہین بلکہ پکانا اور چکھانا اور رکھانا سے مشتق ہین یا
پکانا سے نون الف کو حذف کرو پکا باقی رہیگا و قس
علی ہذا غیر ذلک لیکن رکھانا کے عوض رکھوانا اور
کرانا کی جگہہ کروانا فصیح ہی + مخفی نرہی کہ فعل کی تذکیر
و تانیث و فردیت و جمعیت فعل کے لیئے نہین ہی

بلکہ لازم ہو تو فاعل یعنی محکوم علیہ کی انہین چار صفتون
کو ظاہر کرتا ہی اور متعدی ہو تو مفعول کی صفتون کو
ظاہر کرتا ہی اور جب تک ماضی مطلق کی بنا سلامت
رہتی ہی تب تک نہ لازم فاعل سے بتحاوز کرتا ہی
نہ متعدی مفعول سے اور جب ماضی مطلق کی بنا ٹوٹ
جاتی ہی تو کل فعل فاعل کی صفتین ظاہر کرتے ہین خواہ
لازم ہون خواہ متعدی + یہ بات خوب یاد رکھو کہ
ماضی مطلق اگر لازم ہو تو واحد مذکر کا صیغہ غائب و
حاضر و متکلم کے لیئے آتا ہی جیسے وہ رہا + تو رہا +
مین رہا + اور واحد مونث کا صیغہ غائب و حاضر
و متکلم کے لیئے آتا ہی جیسے وہ رہی + تو رہی + مین
رہی + اور جمع مذکر کا صیغہ غایب و حاضر و تعظیم و
متکلم مذکر و متکلم مونث دونون کے لیئے آتا ہی جیسے

وہ رہے + تم رہے + اپ رہے + ہم رہے +
اور جمع مونث کا صیغہ غائب و حاضر و تعظیم کے لیئے
اتا ھے جیسے وہ رہین + تم رہین + آپ رہین + اور
متکلم کے لیئے نہین اتا بلکہ جو صیغہ جمع متکلم مذکر کے لیئے
آتا ھی وہی صیغہ بعینہ جمع متکلم مونث کے لیئے بھی آتا ھے
چنانچہ میر تقی فرماتے ہین ؎ پُچھ کیا موج کس کو
کہتے ہین + گھر مین ہم نام سنتے رہتے ہین + اور
اگر متعدّی ہو تو چونکہ اُسکی تذکیر و تانیث و فردیت
و جمعیت مفعول کے لیئے ھی جیسے ایک کلمہ کہا اور ایک
بات کہی اور دو کلمے کہے اور دو باتین کہین اور
فاعل کی نسبت علامات اربعہ سے مجرد ھی لہذا اسکا
ہر ایک صیغہ ہر ایک فاعل کے لئے آتا ھی جیسے عورتون نے
ایک کلمہ کہا مردون نے ایک بات کہی ایک عورت

لے دو کلمے کہے ایک مرد لے دو باتین کہین اُس نے
کہا انہون کہا تو لے کہا تم نے کہا مین لے کہا
ہم لے کہا آپ لے کہا وقس علی ہذا اور اسی جگہہ
سے نسیم کہتے ہین ؂ پریان کچھہ ادھر نہانے
آئین ؛ دیکھا وہ بشر تو کھکھلائین ؛ اور حضرت
ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ سلطان عالم
قیصر زمان محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ
اقباله و ابد الله جلاله فرماتے ہین ؂ کی درد جگر
لے مہربانی ؛ کرنے لگی زور ناتوانی ؛ خشکی نے
لیئے لبون کے بوسے ؛ زردی ہوئی رنگ رخ
پہ صدقے ؛ اور پھر نسیم کہتے ہین ؂ شہزادہ
لے دیکھہ دہنے بائین ؛ لیں طبلہ نواز کی بلائین
اور یہان سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ لازم سے

مقصد دوم ماضی بعید

اگر ایکہی صیغہ ہوتا اور علامات اربعہ سے مجرد ہوتا
تو وہی ایک صیغہ جملہ فاعل کے لیئے کافی ہوجاتا
اور متعدد صیغے وضع کرنے کی حاجت نہوتی اور
یہ بات کچھہ اجنبی نہوتی کیونکہ متعدی مین تم ابھی
یہی حال دیکھہ چکے ہو + مقصد دوم ماضی بعید
اُس ماضی کو کہتے ہین جو زمان حال سے دور
ہو اُسکے بھی چار صیغے ہین ایک واحد مذکر مطلق
ایک واحد مونث مطلق ایک جمع مذکر مطلق ایک
جمع مونث مطلق اور چارون ماضی مطلق اور
حروفِ بعد کی ترکیب سے حاصل ہوتے ہین
اور حروفِ بعد چار ہین + تھا + تھی + تھے +
تھین + تھا مفرد مذکر ھی تھی مفرد مونث ھی تھے
جمع مذکر ھی تھین جمع مونث ھی اور یہ حروف

فعل کے ساتھ کامل موافقت رکھتے ہین اگر فعل فاعل کے
اوصاف ظاہر کرے تو یہ بھی فاعل کے اوصاف
ظاہر کرتے ہین اور فعل مفعول کے اوصاف ظاہر
کرے تو یہ بھی مفعول کے اوصاف ظاہر کرتے
ہین اور فعل کی نسبت جس فاعل کی طرف ہوتی تھی
اسکی طرف انکی بھی نسبت ہوتی تھی اور جس فاعل
کی طرف اسکی نسبت نہین ہوتی اسکی طرف اُنکی
بھی نسبت نہین ہوتی ÷ اور ترکیب مین اتحادِ
جنسیت شرط تھی مفرد مذکر کو مفرد مذکر سے ترکیب
دیتے ہین مفرد مونث کو مفرد مونث سے جمع
مذکر کو جمع مذکر سے جمع مونث کو جمع مونث سے
لیکن جمع مونث کے جزء اول سے نون کو حذف
کر دیتے ہین اور باقی ماندہ کو جمع تقدیری کہتے ہین

ہین + اور یہ کلیہ قاعدہ ھی کہ صیغہ جمع مونث جب
دو لفظون سے حاصل ہوتا ھی تو جزو اول سے
نونِ جمع کو حذف کر دیتے ہین جیسے رہا تھا
رہی تھی + رہے تھے + رہی تھین + کہا تھا
کہی تھی + کہے تھے + کہی تھین + یہ صیغے اگر لازم سے
بنین تو فاعل کے اوصاف ظاہر کرتے ہین اور متعدی
سے بنین تو مفعول کے اوصاف ظاہر کرتے ہین
اور اصل فعل کی نسبت جس فاعل کی طرف درست
ہوتی ھی اُسکی طرف اُنکی بہی نسبت درست ہوتی
ھی اور جس فاعل کی طرف فعل کی نسبت نہین درست
ہوتی اُسکی طرف اُنکی بھی نسبت نہین درست
ہوتی جیسے وہ رہا تھا تو رہا تھا مین رہا تھا
الخ اور اُس نے ایک کلمہ کہا تھا اُنھون نے

ایک بات کہی تھی الخ اور یہ موافقت تام اصل فعل
اور مجموع مین اس سبب سے پائی جاتی ھی کہ دونون
اجزا مین موافقت تام پائی گئی ھی **مقصد سوم**
ماضی قریب اُس ماضی کو کہتے ہین جو زمان حال
سے نزدیک ہو اُسکی ترکیب ماضی مطلق اور
حروف قرب سے ھی اور حروف قرب چار ہین
ہی + ہین + ہون + ہو + ہی مفرد ھی ہین جمع ہی
ہون مفرد ھی ہو جمع ھی + تذکیر و تانیث مین سب
مشترک ہین مذکر کے ساتھہ بھی آسکتے ہین مونث
کے ساتھہ بھی آسکتے ہین اور ترکیب مین موافقت
شرط ھی + مفرد کو مفرد سے ترکیب دیتے ہین
جمع کو جمع سے اگر فعل لازم سے بناؤ تو چارون
استعمال کیئے جاسکتے ہین اور آٹھہ صیغے بنتے ہین

مقصد سوم ماضی قریب

ایک مفرد مذکر غیر متکلم ایک مفرد مونث غیر متکلم ایک جمع مذکر
غیر مخاطب ایک جمع مونث غیر مخاطب ایک مفرد مذکر متکلم ایک
مفرد مونث متکلم ایک جمع مذکر مخاطب ایک جمع مونث مخاطب
جیسے رہا ھی + رہی ھی + رہے ہین + رہی ہین +
رہا ہون + رہی ہون + رہے ہو + رہی ہو + رہا ھی
مفرد مذکر ھی غائب و حاضر کے لیئے آتا ھی جیسے وہ رہا
تو رہا ھی + اور متکلم کے لیئے نہین آتا اسی واسطے اسے
مفرد مذکر غیر متکلم کہتے ہین + رہی ھی مفرد مونث ھی
غائب و حاضر کے لیئے آتا ھی جیسے وہ رہی ھی + تو رہی ھی
اور متکلم کے لیئے نہین آتا اسیواسطے اسے مفرد مونث
غیر متکلم کہتے ہین رہے ہین جمع مذکر ھی غائب و متکلم مذکر
و متکلم مونث و تعظیم کے لیے آتا ھی جیسے وہ رہے ہین +
ہم رہے ہین + آپ رہے ہین + اور مخاطب کے لیئے

نہین آتا اسیواسطے اسے جمع مذکر غیر مخاطب کہتے ہین
رہی ہین جمع مونث ہی غائب و تعظیم کے لیئے اتا ہی جیسے
وہ رہی ہین + آپ رہی ہین + اور مخاطب کیلیئے نہین
اتا اسیواسطے اِسے جمع مونث غیرِ مخاطب کہتے ہین
رہا ہون مفرد مذکر ہی فقط متکلم کے لیئے اتا ہی جیسے
مین رہا ہون اسیواسطے اسے مفرد مذکر متکلم کہتے ہین
رہی ہون مفرد مونث ہی فقط متکلم کے لیئے اتا ہی
جیسے مین رہی ہون اسیواسطے اسے مفرد مونث
متکلم کہتے ہین رہے ہو جمع مذکر ہی فقط مخاطب کے لیئے
اتا ہی جیسے تم رہے ہو اسیواسطے اسے جمع مذکر
مخاطب کہتے ہین رہی ہو جمع مونث ہی فقط مخاطب کے
لیئے اتا ہی جیسے تم رہی ہو اسیواسطے اسے جمع مونث
مخاطب کہتے ہین اور متعدی بھی بناؤ تو وہی حرف

استعمال کہتے جاتے ہین یعنی ھی اور ہین اور چار صیغے
بنتے ہین ایک واحد مذکر مطلق ایک واحد مونث مطلق
ایک جمع مذکر مطلق ایک جمع مونث مطلق جیسے کہا تھی
کہی ھی + کہے ہین + کہی ہین + اوپر معلوم ہوچکا ھی
کہ حروف قرب چار ہین + ھی + ہین + ہون + ہو
لیکن ہون اور ہو ہمیشہ محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر
کرتے ہین اور جو فعل مفعول کے اوصاف ظاہر کرتا ھی
اسکے ساتھہ نہین آتے اور ھے ہین فعل کے تابع ہین
اگر فعل فاعل کی صفت ظاہر کرے تو یہ بھی فاعل کی
صفت ظاہر کرتے ہین اور فعل مفعول کی صفت ظاہر
کرے تو یہ بھی مفعول کی صفت ظاہر کرتے ہین
لیکن ھی اور ہین جب فاعل کی صفت ظاہر کرتے ہین
تو ھی متکلم کے لیئے نہین اتا اور ہین مخاطب کے لیئے

نهین اتا لهذا فعل هین اور ان هین موافقت تام نهین
پای جاتی اسی سبب سے وه چار صیغے جو هی اور هین کی ترکیب
سے حاصل هوسے هین وه کل فاعل کے واسطے کافی
نهین هوسے بلکه چار فاعل باقی ره جاتے هین ایک
مفرد مذکر متکلم ایک مفرد مونث متکلم ایک جمع مذکر مخاطب
ایک جمع مونث مخاطب اسی سبب سے لفظ هون اور هو کے
استعمال کی ضرورت هوتی هی که اول مفرد متکلم اور
دوسرا جمع مخاطب هی اور تذکیر و تانیث هین دونون
مشترک هین اور چار صیغے ان دونون کی ترکیب
سے حاصل هوتے هین اور چار هی کی حاجت بهی تهی
اور سب ملا کے اٹهه صیغے هوسے هین چار هی اور
هین کی ترکیب سے حاصل هوسے هین وه دس ا
فاعل کو کافی هوتے هین اور چار هون اور هو کی

ترکیب سے حاصل ہوتے ہین وہ چار فاعل کے واسطے
کافی ہوتے ہین اور جب مفعول کے اوصاف ظاہر
کرتے ہین تو فعل کے ساتھہ موافقت تام رکھتے
ہین اسی وجہ سے جو چار صیغے لفظ ہی اور ہین کی ترکیب
سے حاصل ہوتے ہین وہ جملہ امور مین کافی ہوجاتے
ہین اور زیادہ صیغون کی احتیاج نہین ہوتی +
سوال لفظ ہی اور ہین فعل لازم کے ساتھہ کامل
متابعت کیون نہین کرتے اور فعل متعدی کے
ساتھہ کیون کامل متابعت کرتے ہین جواب فعل لازم
کے ساتھہ یہ حروف محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرتے
ہین اور متعدی کے ساتھہ مفعول کے اور تم جانتے
ہو کہ محکوم علیہ کے اوصاف ظاہر کرتے ہین یہ
حروف فعل کے محتاج نہین ہین بلکہ بلا فعل بھی

کر سکتے ہین جیسا کہ مبتدا اور خبر مین اسی سبب سے فعل
لازم کی کامل متابعت نہین کرتے اور مفعول کے
اوصاف فی نفسہٖ نہین ظاہر کر سکتے بلکہ فعل کے محتاج
ہوتے ہین اس سبب سے فعل کی کامل متابعت
کرتے ہین سوال جیسا کہ یہ حروف محکوم علیہ کے
اوصاف ظاہر کرنے مین فعل کے محتاج نہین ہین
ویسا ہی فعل بھی انکا محتاج نہین ہے بلکہ فی نفسہٖ محکوم
علیہ کے اوصاف ظاہر کر سکتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب
فعل کو اُنکے ساتھ ترکیب دیتے ہین تو مجموع انھین
کی متابعت کرتا ہے اور فعل کی متابعت نہین کرتا
جواب جیسا کہ یہ حروف متکلم اور مخاطب کو بالتخصیص
خارج کرتے ہین اور باقی فاعلون کو شامل ہین ویسا ہی
اگر فعل بالتخصیص صرف انہین دونون فاعلون کی

مقصد چہارم

خواہش کرتا اور باقی کو خارج کرتا تو مقابلہ ہو جاتا
مقصد چہارم ماضی مشکوک اُس ماضی کو کہتے ہین
جس مین فعل کے وقوع ولا وقوع کا تردد پایا جائے
اُسکی ترکیب ماضی مطلق اور حروفِ شک سے ہی اور
حروفِ شک چار ہین ہو مفرد ہوَن جمع ہوَن مفرد
ہو جمع اور تذکیر و تانیث مین چارون مشترک ہین
ترکیب کے لیئے مفرد جمع کی موافقت بین الجزئین
شرط ہی اگر لازم سے بنائین تو چارون حرف
استعمال کیئے جاتے ہین اور اٹھ صیغے بنتے ہین
ایک مفرد مذکر غیرِ متکلم ایک مفرد مونث غیرِ متکلم ایک
جمع مذکر غیرِ مخاطب ایک جمع مونث غیرِ مخاطب ایک
مفرد مذکر متکلم ایک مفرد مونث متکلم ایک جمع مذکر مخاطب
ایک جمع مونث مخاطب جیسے رہا ہو + رہی ہو +

رہے ہون + رہی ہون + رہا ہون + رہی ہون
رہے ہو + رہی ہو + رہا ہو مفرد مذکر ھی غائب
و حاضر کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہا ہو + تو رہا ہو
اور متکلم کے لیئے نہین اتا اسی واسطے اسے مفرد مذکر
غیر متکلم کہتے ہین رہی ہو مفرد مونث ھی غائب و حاضر
کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہی ہو + تو رہی ہو + اور
متکلم کے لیئے نہین اتا ھی اسیواسطے اسے مفرد مونث
غیر متکلم کہتے ہین رہے ہون جمع مذکر ھی غائب و حاضر
و تعظیم و متکلم مذکر و متکلم مونث کے لیئے اتا ھی جیسے وہ
رہے ہون + آپ رہے ہون + ہم رہے ہون +
اور مخاطب کے لیئے نہین اتا اسیواسطے اسے جمع
مذکر غیر مخاطب کہتے ہین رہی ہون جمع مونث ھی
غائب و تعظیم کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہی ہون +

آپ رہی ہون + اور مخاطب کے لیئے نہین اتا اسیواسطے
اسے جمع مؤنث غیر مخاطب کہتے ہین رہا ہون مفرد
مذکر ہی فقط متکلم کے لیئے اتا ہے جیسے مین رہا ہون اسی
واسطے اسے مفرد مذکر متکلم کہتے ہین رہی ہون مفرد
مونث ہی فقط متکلم کے لیئے اتا ہی جیسے مین رہی ہون
اسیواسطے اسے مفرد مونث متکلم کہتے ہین رہے ہو
جمع مذکر ہی فقط مخاطب کے لیئے اتا ہی جیسے تم رہے
ہو اسی واسطے اسے جمع مذکر مخاطب کہتے ہین رہی
ہو جمع مونث ہی فقط مخاطب کے لیئے اتا ہی جیسے تم رہی ہو
اسیواسطے اسے جمع مونث مخاطب کہتے ہین + یاد رہے
کہ مفرد مونث غیر متکلم اور جمع مونث مخاطب کے صیغے
صورت مین مشابہ اور حقیقت مین ممتاز ہین + اور
متعدی سے بناین تو صرف دو ہی حرف یعنی ہو مفرد

اور ہون جمع کو استعمال کرتی ہین اور چار ہی صیغے بنتے
ہین ایک مفرد مذکر مطلق ایک مفرد مونث مطلق ایک
جمع مذکر مطلق ایک جمع مونث مطلق جیسے کہا ہو + کہی ہو
کہیے ہون + کہی ہون + مخفی نرہے کہ ہو مفرد اور ہون
جمع لازم کے ساتھ متکلم اور مخاطب کے لئے نہین اسلئے
اسی سبب سے جو چار صیغے ان دو لفظون کی ترکیب
سے حاصل ہوے ہین وہ کل فاعل کے واسطے کافی
نہین ہوتے لہذا ہون مفرد اور ہو جمع کے استعمال
کی ضرورت ہوتی تھی اور چار صیغے ان دونون کی
ترکیب سے حاصل ہوتے ہین اور سب ملا کے آٹھ
ہوے اور متعدی کے ساتھ فعل کی کامل متابعت
کرتے ہین اس سبب سے جو چار صیغے ہو مفرد اور ہون
جمع کی ترکیب سے حاصل ہوتے ہین وہ چونکہ فاعل

تصنیفی
ماضی
متصل نمبر

اور چار مفعول کے واسطے کافی ہو جاتے ہین + مقصد
پنجم ماضی یقینی اُس ماضی کو کہتے ہین جس مین وقوع
اور لا وقوع کا یقین ہو اور اُسکی ترکیب ماضی مشکوک
اور حروف یقین سے ہی اور حروفِ یقین تین
ہین گا + گی + گے + گا مفرد مذکر ہی گی بیاء معروف
مونث ہی مفرد و جمع مین مشترک ہی گے بیاء مجہول
جمع مذکر ہی اور ترکیب کے لیئے صیغہاے ماضی مشکوک
اور حروفِ یقین مین موافقت شرط ہی مفرد مذکر
کو مفرد مذکر سے ترکیب دیتے ہین مفرد مونث
کو مفرد مونث سے جمع مذکر کو جمع مذکر سے جمع
مونث کو جمع مونث سے + یہ حروف فعل مشکوک
کی کامل متابعت کرتے ہین اگر فعل مشکوک فاعل کے
اوصاف ظاہر کرے تو یہ بھی فاعل کے اوصاف

ظاہر کرتے ہین اور وہ مفعول کے اوصاف ظاہر کرے
تو یہ بھی مفعول کے اوصاف ظاہر کرتے ہین اور جس
فاعل کے واسطے وہ اتا ہی اُس فاعل کے واسطے یہ بھی
اتے ہین اور جس فاعل کے واسطے وہ نہین اتا اسکے
واسطے یہ بھی نہین آتے اسیواسطے جس صیغے مین
جو صفت قبل از ترکیب تھی وہ صفت اس مین ابتک
موجود ہی اور جس صیغے کا جو نام تب تھا وہی نام اب
بھی ہی اور جتنے صیغے تب تھے اُتنے اب بھی ہین
الغرض لازم کے اٹھ صیغے ہین ایک مفرد مذکر غیر
متکلم ایک مفرد مونث غیر متکلم ایک جمع مذکر غیر مخاطب
ایک جمع مونث غیر مخاطب ایک مفرد مذکر متکلم ایک
مفرد مونث متکلم ایک جمع مذکر مخاطب ایک جمع مونث
مخاطب اور جو صیغہ قبل از ترکیب مشابہ تھا وہ اب

بھي مشابہ هي اور جو ممتاز تھے وہ اب بھي ممتاز هين
جيسے رها هو گا + رهي هو گي + رهے هو نگے + رهي
هو نگي + رها هو لگا + رهي هو نگي + رهے هو گے
رهي هو گي + اور متعدي سے چار صيغے بنتے هين
ايک مفرد مذکر مطلق ايک مفرد مونث مطلق ايک جمع
مذکر مطلق ايک جمع مونث مطلق جيسے کها هو گا + کهي
هو گي + کهے هو نگے + کهي هو نگي + سوال جهان رها
هوا استعمال کيا جاتا هي وهان رها هو گا بھي استعمال
کيا جاتا هي جيسے شايد زيد رها هوا اور شايد زيد رها
هو گا پھر کيا فرق هي که ايک کو مشکوک اور ايک
کو يقيني کهتے هين جو آب رها هو بے شک مشکوک
هي اسيواسطے اُس سے کبھي شک کي نفي نهين هوتي
لهذا نه مثبت مين يه کهتے هين که بے شک زيد رها هو

نہ منفی مین یہ کہتے ہین کہ بے شک زید نہ رہا ہو اور
رہا ہو گا لاریب یقینی ہی اسیواسطے اُس سے
گاہ گاہ شک کی نفی کرکے مثبت مین یہ کہتے ہین
کہ بے شک زید رہا ہو گا اور منفی مین یہ کہتے
ہین کہ بے شک زید نہ رہا ہوگا اور یقینی کو ہم نے یقینی
اسواسطے نہین کہا کہ وہ ہمیشہ یقین کے واسطے
اتا ہی اور شک کے واسطے کبھی نہین اتا بلکہ اسواسطے
کہ وہ یقین اور شک دونون کے واسطے اتا ہی
بخلاف مشکوک کہ وہ کبھی یقین کے واسطے نہین اتا
مقصد ششم ماضی تمنائی اُس ماضی کو کہتے ہین
جس مین فعل کے وقوع اور لا وقوع کی ارزو پائی
جاے وہ لازم ہو یا متعدی ہو اُسکے چار صیغے ہین
ایک واحد مذکر مطلق ایک واحد مونث مطلق ایک

جمع مذکر مطلق ایک جمع مونث مطلق اور ترکیب یہ ہے
کہ مصدر سے نون کو حذف کرکے اسکے عوض ایک
تاء خفیف داخل کرو اور جمع مذکر کے لیئے الف
کو یاء مجہول سے بدل دو اور مفرد مونث کے
لیئے یاء معروف سے اور جمع کے لیئے یاء مذکور
کے بعد ایک نون زیادہ کرو جیسے رہتا رہتے رہتی
رہتین کہتا کہتے کہتی کہتین اگر تے کے پیشتر دال
ہو تو اسے تے سے بدل کے تے کو تے مین
ادغام کرو جیسے کودتا کودتے کودتی کودتین
اور یہ فعل خواہ لازم ہو خواہ متعدی لیکن فاعل
کے اوصاف ظاہر کرتا ہے + مفرد مذکر کا صیغہ غائب
و حاضر و متکلم کے لیئے آتا ہے جیسے وہ رہتا تو رہتا
مین رہتا + مفرد مونث کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم

کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہتی + تو رہتی + مین رہتی
جمع مذکر کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم مذکر و متکلم مونث
و تعظیم کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہتے + تم رہتے + ہم
رہتے + آپ رہتے + جمع مونث کا صیغہ غائب و
حاضر و تعظیم کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہتین تم رہتین
آپ رہتین مقصد ہفتم ماضی استمراری اس ماضی
کو کہتے ہین جو دوامِ فعل پر دلالت کرے اسکی
ترکیب ماضی تمنائی اور حروفِ دوام سے
ھی اور حروفِ دوام وہی حروفِ بعد ہین
جو ماضی بعید مین گذر گیئے ہین اور ترکیب کے
لیئے موافقت بین الجزئین شرط ھی اسی سبب سے
چار صیغون سے چار ہی صیغے حاصل ہوتے ہین ایک
واحد مذکر مطلق ایک واحد مونث مطلق ایک جمع

ماضی استمراری

مذکر مطلق ایک جمع مونث مطلق جیسے رہتا تھا + رہتی تھی
رہتے تھے + رہتی تھین + کہتا تھا + کہتی تھی +
کہتے تھے + کہتی تھین + اور جملہ امور مین فعل کی
کامل متابعت کرتے ہین جیسے وہ رہتا تھا + تو رہتا تھا
مین رہتا تھا + الخ اور یہہ صیغے گاہ گاہ فعل کی عدم
تکمیل پر بھی دلالت کرتے ہین لہذا انکو ماضی ناتمام
بھی کہتے ہین **فصل دوم** بحث حال مین حال اُس
فعل کو کہتے ہین جس مین موجود زمانہ پایا جاے
اگر اِس مین شک اور یقین کچھہ نہ ملحوظ ہو تو حال مطلق
کہتے ہین و اگر شک پایا جاے تو حال مشکوک کہتے ہین
و اگر یقین پایا جاے تو حال یقینی کہتے ہین اور اِس
فصل مین تین مقصد ہین **مقصد اوّل** حالِ مطلق
اُس حال کو کہتے ہین جس مین شک اور یقین کی قید

فصل دوم در بحث حال

مقصد اوّل حال مطلق

نہ پائی جاسے اُس کی ترکیب ماضی تمنائی اور حروف
حال سے ھی اور حروف حال وہی چار حروف
قریب ہین جو ماضی قریب مین گذر گیئے ہین اور یہان
چارون استعمال کیئے جائنگے کیونکہ اسکی ترکیب
ماضی تمنائی سے ھی اور ماضی تمنائی خواہ لازم ہو
خواہ متعدی لیکن فاعل کے اوصاف ظاہر کرتا ھی
لہذا ھی متکلم کے واسطے نہ آیگا اور ہین مخاطب
کے واسطے نہ آیگا اور ترکیب کے لیئے موافقت
بین الجزئین یہان بھی شرط ھی مفرد کو مفرد سے
ترکیب دو جمع کو جمع سے آٹھ صیغے حاصل ہونگے
ایک مفرد مذکر غیر متکلم ایک مفرد مونث غیر متکلم
ایک جمع مذکر غیر مخاطب ایک جمع مونث غیر مخاطب
ایک مفرد مذکر متکلم ایک مفرد مونث متکلم ایک جمع

مذکر مخاطب ایک جمع مونث مخاطب جیسے + رہتا ھی
رہتی ھی + رہتے ہین + رہتی ہین + رہتا ہون
رہتی ہون + رہتے ہو + رہتی ہو + کہتا ھی +
کہتی ھی + کہتے ہین + کہتی ہین + کہتا ہون +
کہتی ہون + کہتے ہو + کہتی ہو + وحدان
غیر متکلم غایب و حاضر کے لئے آتے ہین متکلم کے
لئے نہین آتے + جمع مذکر غیر مخاطب غایب و تعظیم
و متکلم مذکر و متکلم مونث کے لئے آتا ھی مخاطب کے
لئے نہین آتا + جمع مونث غیر مخاطب غایب و تعظیم
کے لئے آتا ھی مخاطب کے لئے نہین آتا + وحدانِ
متکلم صرف متکلم کے لئے آتے ہین + جمعین مخاطب
صرف مخاطب کے لئے آتی ہین مقصد دوم حال
مشکوک اُس حال کو کہتے ہین جسمین وقوع و لاوقوع

مقصد دوم حال مشکوک

کا تردد پایا جاوے اُسکی ترکیب ماضی تمنائی اور
حروف شک سے ہی اور حروف شک چار ہین
اور یہان چارون استعمال کئے جاتے ہین اور
ترکیب کے لئے موافقت بین الجزئین یہان
بھی شرط ہی اِس سبب سے آٹھہ صیغے حاصل ہوتے
ہین ایک مفرد مذکر غیر متکلم ایک مفرد مونث
غیر متکلم ایک جمع مذکر غیر مخاطب ایک جمع مونث غیر
مخاطب ایک مفرد مذکر متکلم ایک مفرد مونث متکلم
ایک جمع مذکر مخاطب ایک جمع مونث مخاطب جیسے
رہتا ہو + رہتی ہو + رہتے ہون + رہتی ہون
رہتا ہون + رہتی ہون + رہتے ہو + رہتی ہو
کہتا ہو + کہتی ہو + کہتے ہون + کہتی ہون +
کہتا ہون + کہتی ہون + کہتے ہو + کہتی ہو +

مقصد سوم

مقصد سوم حال یقینی اس حال کو کہتے ہین جس مین
وقوع ولا وقوع کا یقین ہو اسکی ترکیب حال مشکوک اور
حروف یقین سے ہی اور حروف یقین چار ہین
جیسا کہ گذر گیا ہی اور ترکیب کے لئے موافقت
بین الجزئین شرط ہی لہذا آٹھ کے آٹھ صیغے
بنتے ہین ایک مفرد مذکر غیر متکلم ایک مفرد مونث
غیر متکلم ایک جمع مذکر غیر مخاطب ایک جمع مونث
غیر مخاطب ایک مفرد مذکر متکلم ایک مفرد مونث
متکلم ایک جمع مذکر مخاطب ایک جمع مونث مخاطب
جیسے رہتا ہوگا + رہتی ہوگی + رہتے ہونگے
رہتی ہونگی + رہتا ہونگا + رہتی ہونگی + رہتے
ہوگے + رہتی ہوگی + کہتا ہوگا + کہتی ہوگی
کہتے ہونگے + کہتی ہونگی + کہتا ہونگا + کہتی ہونگی

کہتے ہوگے + کہتی ہوگی + اور جو صیغہ جس فاعل
کے واسطے تب آتا تھا اُسکے واسطے اب بھی
آتا ھی اور جو صیغہ تب مشابہ تھا وہ اب بھی مشابہ
ھی اور جو تب ممتاز تھا وہ اب بھی ممتاز ھی

فصل سوم بحث امر مین امر اُس فعل کو کہتے
ہین جو مخاطب پر حکم کرنے کے لئے وضع کیا گیا
ھی اُسکے چھہ صیغے ہین اُن مین سے تین زمان
حال پر دلالت کرتے ہین ایک مفرد اُسے مفرد
مخاطب کہتے ہین ایک جمع اُسے جمع مخاطب کہتے
ہین ایک تعظیمی اُسے تعظیمی مخاطب کہتے ہین اور
تین اُن مین سے زمان استقبال پر دلالت
کرتے ہین ایک اُن مین سے مصدر کے وزن
پر ھی اُسے مصدری کہتے ہین ایک تعظیم کے لئے

فصل سوم امر

ہی اُسے تعظیمی استقبالی کہتے ہین اور ایک باقی
کو استقبالی کہتے ہین اور سب مصدر سے بنتے
ہین + ترکیب یہہ ہی کہ مصدر سے نون الف
کو حذف کرو تو مابقی مفرد مخاطب کا صیغہ ہی
جیسے رہنا سے رہ + کہنا سے کہہ + اور اگر
مابقی کے آخر کو ضمۂ مجہول دیکر اُسکے بعد واو
ساکن زیادہ کرو تو جمع مخاطب ہی جیسے رہ سے
رہو + کہہ سے کہو + اور ماضی مطلق کے صیغے
مین اگر خلاف قیاس تشدید آئی ہو تو یہان
بھی خلاف قیاس تشدید آگی جیسے رکھّو اور چکھّو
اور اگر دو یے زیادہ کرو اول مکسور بکسرۂ
مجہول دوم ساکن تو تعظیمی مخاطب ہی جیسے رہ سے
رہیے + کہہ سے کہیے + لیکن کر سے کریے +

اور کیجئے دونوں مستعمل هی اور کیجیۓ اگرچہ خلاف قیاس هی لیکن فصیح تر هی اور مصدری بعینہ مصدر کا صیغہ هی حکم مین استعمال کیا گیا هی جیسے رہ سے رہنا + اور کہہ سے کہنا + اور تعظیمی مخاطب کے بعد اگر لفظ گا زیادہ کرو تو وهی تعظیمی استقبالی هی جیسے رہیے سے رہیےگا + کہیے سے کہیےگا + اور اگر ماقبل کے بعد یاۓ مضموم بضمۂ مجہول اور اسکے بعد واو ساکن زیادہ کرو تو استقبالی هے جیسے رہ سے رہیو + کہہ سے کہیو + کر سے کریو اور کیجیو + اور یہہ سب صیغے مذکر و مونث مین مشترک هین اور مصدری و استقبالی مفرد و جمع مین بھی مشترک هین جیسے تو رہ + تو کہہ + تم رہو + تم کہو +

آپ رہیے + آپ کہیے + تو رہنا + تو کہنا + تم رہنا
تم کہنا + آپ رہیگا + آپ کہیگا + تو رہیو + تو کہیو
تم رہیو + تم کہیو **فصل چہارم بحث استجازت**
مین استجازت اُس فعل کو کہتے ہین جسکا وقوع
دوسرے کی مرضی پر موقوف ہو اُسکے تین صیغے
ہین ایک مفرد غایب ایک جمع غیر مخاطب ایک مفرد
متکلم اور تینون مصدر سے بنتے ہین + ترکیب یہہ ہی
کہ مصدر سے نون الف کو حذف کرو اور مابقی کے
آخر مین کسرہ مجہول دیکر ایک یے ساکن زیادہ کرو
تو مفرد غایب کا صیغہ ہی جیسے رہنا سے رہے + کہنا
سے کہے + اور یہہ صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق سے
مشابہ ہی اور یاء مذکورہ کے بعد ایک نون غنہ
زیادہ کرو تو جمع غیر مخاطب کا صیغہ ہی جیسے رہے

فصل چہارم بحث استجازت

سے رہین + کہے سے کہین اور مابقی کے آخر مین
ضمۂ معروف دیگر واو با نون غنہ زیادہ کرو تو مفرد
متکلم ہی جیسے رہ سے رہون + کہہ سے کہون +
اور ماضی مطلق مین اگر خلاف قیاس تشدید آئی
ہو تو یہان بھی خلافِ قیاس تشدید آئگی جیسے
رکھے رکھیّن + رکھوّن + چکھّے + چکھّین + چکھو
یہہ تینون صیغے مذکر و مونث مین مشترک ہین مفرد
غایب کا صیغہ صرف مفرد غایب کے لئے آتا ہی
جیسے وہ رہے + وہ کہے + جمع غیر مخاطب کا صیغہ
غایب و متکلم و تعظیم کے لئے آتا ہی جیسے وہ رہین
ہم رہین آپ رہین وہ کہین ہم کہین آپ کہین مفرد
متکلم کا صیغہ صرف مفرد متکلم کے لئے آتا ہی جیسے مین
رہون مین کہون سوال استجازت مخاطب

کے لئے کیون نہین آتا **جواب** استجازت
اُس فعل کو کہتے ہین جسکا وقوع فاعل کے سوا
کسی غیر کی مرضی پر موقوف ہو لہذا ضرورت ھی
کہ حاکم اور فاعل مین مغایرت ہو مثلاً تم کہو کہ
کیون جی فلانا شخص مکان مین رہے تو رہنیوالا
اور شخص ھی اور جس سے تم اجازت چاہتے
ہو وہ اور شخص ھی اور لا محالہ جس سے تم اجازت
چاہتے ہو وہ ہمیشہ مخاطب ہی ہو گا کیونکہ جب
اُس سے اجازت طلب کرلے تو اُس سے تمھارا
کلام کرنا ثابت ہو چکا اور جب اُس سے کلام
کرنا ثابت ہوا تو وہ مخاطب ہو چکا کیونکہ مخاطب
اُسیکو کہتے ہین جس سے کلام کیا جاوے اور جب
ثابت ہوا کہ حاکم ہمیشہ مخاطب ہوتا ھی تو ضرور ہوا

کہ فاعل یا غایب ہو یا متکلم تاکہ دونون مین مغایرت
پائی جائے اور اگر فاعل بھی مخاطب ہی ہو تو
دونون ایک ہو جاینگے اور مغایرت باقی نرہیگی
اسی وجہسے غایب و متکلم کے لئے صیغے وضع
کئے گئے ہین اور مخاطب کے لیئے نہین وضع
کئے گئے اور اسی وجہسے جب تم زیدسے کہو
کہ کیون جی آپ اِس مکان مین رہین اور لفظ
آپ سے عمرو مراد ہو تو صحیح ہی اور اگر لفظ آپ
سے زید ہی مراد ہو تو درست نہین ہی

سوال صرفیون کی اصطلاح مین مخاطب اور
حاضر مرادف ہین پھر تم کیون کہتے ہو کہ حاکم
ہمیشہ مخاطب ہوتا ہی اور فاعل یا غایب یا متکلم
یہ کیون نہین کہتے کہ گاہ گاہ حاکم غایب ہوتا ہی

اور فاعل مخاطب کیونکہ جب کوئی شخص دیوار کی آڑ
مین ہو اور ہم اُس سے پوچھین کہ کیون جی یہ شخص
مکان مین رہتی ہو تو رہنیوالا ہماری نظر کے سامنے
حاضر ہی اُسے مخاطب کہنا چاہیئے کیونکہ حاضر اور
مخاطب مرادف ہین اور جس سے ہم اجازت چاہتے
ہین وہ ہماری نظر سے غایب ہی جواب مخاطب
اور حاضر اُسے کہتے ہین جس سے کلام کیا جاے
خواہ وہ نظر کے سامنے ہو خواہ دیوار کی آڑ
مین ہو اور متکلم اُسے کہتے ہین جو کلام کرتا ہی
خواہ مخاطب کے روبرو ہو خواہ آڑ مین اور غایب
اُسے کہتے ہین جس سے نہ کلام کیا جاتا ہی نہ وہ خود
کلام کرتا ہی خواہ سامنے ہو خواہ اڑ مین ✣ اور
گاہ گاہ استجازت کے صیغے حصول اجازت

پر دلالت کرتے ہین اسلیئے ان کو اجازت
بھي کہتے ہين اور اِس معني سے مفرد غايب
کا صيغہ مخاطب کے ليئے بھي آتا ھي جيسے اِس بيت
مين گلزار نسيم سے ؎ اُسوقت جہان تو چاہے جاۓ
تو اُسکو ملے وہ تجھکو پاۓ ✣ اور اِس وقت
اِسے مفرد غير متکلم کہتے ہين اور جمع غير مخاطب کا
صيغہ تعظيم مخاطب کے ليئے بھي آتا ھي ليکن مخاطب
کے ليئے نہين آتا بلکہ مخاطب کے ليئے جمع مخاطب
کا صيغہ آتا ھي اور اجازت مين امر کے سب صيغے
داخل ہين اور اگر امر کي تعريف مين مخاطب
کي قيد نہ لگائي جاۓ تو متکلم کے سوا اجازت
کے اور صيغے امر مين داخل ہو جاينگے اِس واسطے
کہ يہ کبھي کبھي حکم مين استعمال کيئے جاتے ہين

جیسے اِس بیت مین گلزار نسیم سے نقطے ہون
سپندِ خوشش بیانی + جدول ہو حصار سحر خوانی

فصل پنجم

فصل پنجم بحث مستقبل مین مستقبل اُس فعل کو کہتے ہین جو زمانِ آیندہ پر دلالت کرتا ھی اُسکی ترکیب صیغہ اجازت اور حرفِ استقبال سے ھی اور حروفِ استقبال تین ہین گا گے گی + گا + مفرد مذکر ھی + گے + بیاء مجہول جمع مذکر ھی + گی + بیاء معروف مونث ھی مفرد و جمع مین مشترک ھی اور اجازت کے چار صیغے مستقبل مین استعمال کیئے جاتے ہین ایک مفرد غیر متکلم ایک جمع غیر مخاطب ایک مفرد متکلم ایک جمع مخاطب یہ چارون صیغے فردیت و جمعیت مین ممتاز ہین لہذا ترکیب کے لئے فردیت

وجمعیت مین موافقت بین الجز ئین ضرور تھی
اور چونکہ چار ون صیغے تذکیر وتانیث مین مشترک
ہین لہذا ایک مرتبہ مذکر کے ساتھہ آوینگے اور ایک
مرتبہ مونث کے ساتھہ آوینگے اور ترکیب دینے
سے آٹھہ صیغے حاصل ہونگے ایک مفرد مذکر غیر
متکلم ایک مفرد مونث غیر متکلم ایک جمع مذکر غیر
مخاطب ایک جمع مونث غیر مخاطب ایک مفرد
مذکر متکلم ایک مفرد مونث متکلم ایک جمع مذکر
مخاطب ایک جمع مونث مخاطب جیسے رہیگا
رہیگی رہینگے رہینگی رہونگا رہونگی
رہوگے رہوگی کہیگا کہیگی کہینگے
کہینگی کہونگا کہونگی کہوگے کہوگی
فصل ششم بحث تحریص مین تحریص نہ

فعل ہی جو حرص دلانے کے لیئے وضع کیا گیا ہی اُس کا
ایک صیغہ ہی اور دو طور سے بنتا ہی خواہ مصدر کے آخر
مین خواہ صیغہ واحد مذکر ماضی مطلق کے آخر مین لفظ
چاہیئے زیادہ کرو جیسے رہنا چاہیئے کہنا چاہیئے
رہا چاہیئے کہا چاہیئے اور یہ صیغہ کل فاعل کے
واسطے کافی ہی جیسے اُسے رہنا چاہیئے اُنھین رہنا چاہیئے
تجھے رہنا چاہیئے تمھین رہنا چاہیئے مجھے رہنا چاہیئے
ہمین رہنا چاہیئے اور گاہ گاہ یہ صیغہ ضرورت پر بھی
دلالت کرتا ہی لہذا اسے ضروری بھی کہتے ہین +
فائدہ اوّل معتل العین کا بیان ماضی مطلق بنانے کی
یہ ترکیب ہی کہ مفرد مذکر کے صیغے مین الف کے بعد ایک
یے زیادہ کرو اور باقی صیغون مین ایک ہمزہ جیسے آیا
آئے آئی آئین اور بعضے شخص نظم مین الف کے

پیسہ اخبار

بعد ہمزہ نہین زیادہ کرسلتے بلکہ یے کو موقوف پڑھتے
ہین اور اِس صورت مین جمع مذکر اور مفرد مونث کے
صیغے مشابہ ہو جاتے ہین جیسے ان دونون بیتون مین
بیت اوّل سحر ؎ گذرے ہم ایسے عشق سے چاہت سے
باز آے + گھر مین اکیلے بیٹھینگے صحبت سے باز آے +
بیتِ دوم بہار عشق ؎ جھوٹھے سیج پا نیچے ہلا دی آے
جو بخلے کر دی کھلکھلاتی آے + لیکن جانا سے جب ماضی
مطلق بناتے ہین تو جیم کو خلافِ قیاس گافِ فارسی
سے بدل لیتے ہین اور الف کو حذف کر دیتے ہین جیسے
گیا گئے گئی گئین + ماضی بعید آیا تھا گیا تھا + ماضی قریب
آیا ہی گیا ہی + ماضی مشکوک آیا ہو گیا ہو + ماضی یقینی
آیا ہوگا گیا ہوگا + ماضی تمنائی مثل صحیح ہی جیسے آتا
آتے آتی آتین جاتا جاتے جاتی جاتین +

حال مطلق آتا ہی جاتا ہی + حال مشکوک آتا ہو جاتا ہو
حال یقینی آتا ہوگا جاتا ہوگا + امر مفرد مخاطب کا
صیغہ مثلِ صحیح ہی جیسے آ جا جمع کے صیغے مین بعضے
الف کے بعد ایک ہمزۂ مضموم زیادہ کرکے واو
کو ساکن پڑھتے ہین جیسے آؤ جاؤ اور بعضے
کچھ نہین زیادہ کرتے واو کو موقوف پڑھتے
ہین جیسے آو جاو اور دونون صحیح ہین اور تعظیمی و
استقبالی مین بالاتفاق الف کے بعد ایک ہمزہ
زیادہ کرتے ہین جیسے آئیو جائیو آئیے جائیے
آئیگا جائیگا اور مصدری بعینہ مصدر کا صیغہ ہی
جیسے آنا جانا استجازت مین بعضے الف کے بعد
ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین اور اسکے مابعد کو ساکن
پڑھتے ہین جیسے آئے جائے آؤن جاؤن

اور بعضے کچھ نہین زیادہ کرتے الف کے مابعد
کو موقوف پڑھتے ہین جیسے آے جاے آین
جاین آون جاون اور دونون صحیح ہین +
مستقبل آئیگا جائیگا آیگا جایگا **فائدہ دوم**
معتل واوی کا بیان معتل واوی معروف مثل
صحیح ہی ماضی مطلق چھوا چھوے چھوی چھوین
ماضی بعید چھوا تھا + ماضی قریب چھوا ہی + ماضی
مشکوک چھوا ہو + ماضی یقینی چھوا ہوگا + ماضی
تمنای چھوتا + ماضی استمراری چھوتا تھا حال مطلق
چھوتا ہی + حال مشکوک چھوتا ہو + حال یقینی چھوتا
ہوگا + امر مخاطب چھو چھوو + تعظیمی مین واو کے
بعد ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین جیسے چھوئے چھوئیو
مصدری یا بعینہ مصدر ہی جیسے چھونا + استجارت

فائدہ دوم

مثلِ صحیح ہی جیسے چھوے چھوین چھودن + مستقبل
چھویگا + معتل واوی مجہول ماضی مطلق مفرد مذکر
کے صیغے مین واو کے بعد ایک یے زیادہ کرسلے
ہین اور باقی مین ایک ہمزہ جیسے سویا سوے
سوئی سوئین لیکن ہونا سے ہوا ہوے ہوی
ہوئین مثل صحیح ہی لیکن ضمہ معروف مجہول کے
عوض خلافِ قیاس ہی + ماضی بعید سویا تھا + ہوا تھا
ماضی قریب سویا ہی + ہوا ہی + ماضی مشکوک سویا ہو
ہوا ہو + ماضی یقینی سویا ہوگا + ہوا ہوگا + ماضی
تمنائی مثل صحیح ہی جیسے سوتا سوتے سوتی سوتین
ہوتا ہوتے ہوتی ہوتین + ماضی استمراری سوتا
تھا ہوتا تھا + حال مطلق سوتا ہی ہوتا ہی + حال
مشکوک سوتا ہو + ہوتا ہو + حال یقینی سوتا ہوگا

ہوتا ہوگا + امر مفرد مخاطب کا صیغہ مثل صحیح ہی
جیسے سؤ ہو + اور جمع مخاطب مین بعضے واو کے
بعد ایک ہمزہ زیادہ کرلیتے ہین اور واو جمع کو
ساکن پڑھتے ہین جیسے سوؤا اور بعضے کچھ نہین
زیادہ کرلیتے واو جمع کو موقوف پڑھتے ہین
جیسے سوو + لیکن ہونا سے فصیح تر یہ ہی کہ واو
اصلی کو حذف کردین اور اوسکی جگہہ واو جمع کو
ساکن پڑھین اگرچہ مفرد و جمع دونون ہو + ہوتے
ہین اور صورت مین مشابہ ہو جاتے ہین لیکن
حقیقت مین ممتاز ہین کیونکہ مفرد مین واو اصلی
ہی اور جمع مین واو اصلی حذف ہو گیا ہی اور
جو باقی ہی وہ واو جمع ہی اسیواسطے ہم نے حروف
شک کے بیان مین لفظ ہو کو دو شمار کیا ہی ایک

بار مفرد اور ایک بار جمع + تعظیمی اور استقبالی
مین واو کے بعد ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین
جیسے سوئیے + سوئیگا + سوئیو + لیکن ہونا سے
ہوجیئے ہوجئیگا ہوجیو مستعمل ہی واو کے بعد جیم
زیادہ کیا ھی اور ضمۂ مجہول کو ضمۂ معروف
سے بدلا ھی استجازت مین واو کے بعد بعضے
ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین اور اُسکے ما بعد کو ساکن
پڑھتے ہین جیسے سوئے سوئین سوؤن اور
بعضے کچھ نہین زیادہ کرتے واو کے ما بعد کو
موقوف پڑھتے ہین جیسے سوے سوین سودن
اور ہونا سے ہوہون ہون مستعمل ھی فائدہ
سوم معتل یائی کا بیان ماضی مطلق مذکر مین مثل
صحیح ہین اور مونثین مین یاء اوّل کو حذف کرتے

فائدہ سوم

هین اور چار دن صیغون مین حروف اوّل کے کسرۂ مجهول کو شوف
پڑھتے هین جیسے دیا دیے دی دین پیا پیے پی
هین + ماضی بعید دیا تها پیا تها + ماضی قریب
دیا هی پیا هی + ماضی مشکوک دیا هو پیا هو +
ماضی یقینی دیا هو گا پیا هو گا + ماضی تمنائی مثل
صحیح هی جیسے دیتا دیتے دیتی دیتین پیتا پیتے
پیتی پیتین + ماضی استمراری دیتا تها پیتا تها
حال مطلق دیتا هی پیتا هی + حال مشکوک دیتا
هو پیتا هو + حال یقینی دیتا هو گا پیتا هو گا + امر
مفرد مخاطب مثل صحیح هی جیسے دے پی + جمع
مخاطب یاے مجهول سے هو تو یے کی حرکت ماقبل
کو دیکر اسے حذف کرتے هین جیسے دو اور یاے
معروف سے هو تو مثل صحیح هی جیسے پیو + تعظیمی و

استقبالی خواہ یاء معروف سے ہون خواہ مجہول سے ہون دونون صورتون مین یے کے بعد ایک جیم عربی زیادہ کرتے ہین اور حرفِ اوّل کو اگر کسرۂ مجہول ہو تو معروف پڑھتے ہین جیسے دیجے دیجیگا دیجیو بیجے بیجیگا بیجیو استجازت یاء مجہول سے ہو تو کل صیغون مین یے کی حرکت ماقبل کو دیکر اُسے حذف کرتے ہین جیسے دے دین دون اور یاء معروف سے ہو تو مثل صحیح ہی جیسے پیے پیین پیون فائدہ چہارم ماضی مطلق کی نفی نہ کے ساتھ آتی ہی جیسے نہ ہالخ + ماضی بعید کی نفی نہین کے ساتھ آتی ہی جیسے نہین رہا تھا اور نہ کے ساتھ تاکید یعنی دوسری نفی بھی لازم ہی جیسے نہ رہا تھا نہ رہیگا + ماضی قریب کی نفی نہین کے ساتھ آتی ہی جیسے نہین رہا ہی اور جزء آخر کا حذف

کرنا درست هی جیسے نهین رها اور نه کے ساتهه تاکید
لازم هی جیسے نه رها هی نه رهیگا + ماضی مشکوک کی نفی
نه کے ساتهه آتی هی جیسے نه رها هو اور تاکید ممنوع هی +
ماضی یقینی کی نفی نه کے ساتهه آتی هی جیسے نه رها هوگا
اور تاکید جایز هی جیسے نه رها هوگا نه رهیگا + ماضی تمنائی
کی نفی نه کے ساتهه آتی هی جیسے نه رهتا اور تاکید ممنوع هی +
ماضی استمراری کی نفی نهین کے ساتهه آتی هی
جیسے نه رهتا اور تاکید ممنوع هی + ماضی استمراری کی
نفی نهین کے ساتهه آتی هی جیسے نهین رهتا تها اور نه
کے ساتهه هو تو تاکید لازم هی جیسے نه رهتا تها نه رهیگا +
حال مطلق کی نفی نهین کے ساتهه آتی هی جیسے نهین
رهتا هی اور جزء آخر کا حذف کرنا جایز هی جیسے نهین
رهتا اور نه کے ساتهه تاکید لازم هی اور اس صورت

مین جزء آخر کا حذف کرنا درست نہین هی اور کسی فعل
مین تاکید کے وقت جزء آخر کا حذف کرنا درست
نہین هی + حال مشکوک کی نفی نہ کے ساتھہ آتی هی
جیسے نہ ہتا ہو اور تاکید ممنوع هی + حال یقینی کی نفی نہ
کے ساتھہ آتی هی جیسے نہ ہتا ہوگا اور تاکید جایز هی
جیسے نہ ہتا ہوگا نہ ہیگا + امر و استجازت و استقبال
و تحریص کی نفی نہ کے ساتھہ آتی هی جیسے نہ ہ نہ ہیے
نہ ہیگا نہ ہنا چاہیئے اور کسی مین تاکید درست نہین
هی اور امر کی نفی کو نہی کہتے ہین فائدہ نجم
مخفی نرهے کہ فاعل سب چودہ ہین ایک واحد مذکر
غائب ایک واحد مونث غائب ایک جمع مذکر
غائب ایک جمع مونث غائب ایک واحد مذکر حاضر
ایک واحد مونث حاضر ایک جمع مذکر حاضر ایک جمع

مونث حاضر ایک[۹] واحد مذکر متکلم ایک[۱۰] واحد مونث
متکلم ایک[۱۱] جمع مذکر متکلم ایک[۱۲] جمع مونث متکلم ایک[۱۳] واحد
مذکر معظم ایک[۱۴] واحد مونث معظم + سوال قیاس کے
موافق سب سولہ[۱۶] فاعل ہین اسلیئے کہ یا غائب ھی یا حاضر
یا متکلم یا معظم اور چارون یا مذکر ہین یا مونث اب
جملہ اٹھہ[۸] ہوئے اور یہہ اٹھون یا مفرد ہونگے یا جمع
اب سب ملاکے سولہ[۱۶] ہوئے تم نے کس وجہ سے
جمع مذکر معظم و جمع مونث معظم کو چھوڑکے چودہ[۱۴]
پر حصر کردیئے جواب معظم ہمیشہ مفرد ہوتا ھی
جمع کبھی نہین ہوتا چنانچہ جب ایک شخص کو کہو کہ وہ
آئے یا تم آئے یا آپ آئے تو تعظیم ھی و اگر متعدد
اشخاص کو کہو کہ وہ آئے یا تم آئے یا آپ آئے
تو کچھہ تعظیم نہین ھی اسی وجہ سے ہم نے کہا کہ

فاعل سب چودہ ہین ÷ اور اِس بات کو خیال رکھو
کہ ایک ایک فاعل بین تین تین صفتین ہین مثلاً واحد
مذکر غائب بین وحدت و تذکیر و غیبت ھی اور جمع
مذکر غائب بین جمعیت و تذکیر و غیبت ھی اور واحد
مونث غائب بین وحدت و تانیث و غیبت ھی اور
جمع مونث غائب بین جمعیت و تانیت و غیبت ہی
وقس علی ہذا اور اسی قیاس پر مفعول بھی چودہ
ہین اور ایک ایک بین تین تین صفتین موجود ہین
جب تم یہ دریافت کر چکے تو ہم کہتے ہین کہ فاعل و مفعول
کے اعداد کے موافق چاہیئے کہ ضمیرین بھی چودہ
ھون اور ایک ایک ضمیر بین تین تین صفتین ہون
تاکہ ہر ایک فاعل اپنے غیر سے ممتاز ہو جائے لیکن
ضمیرین کل چھ ہین وہ تو تم بین ہم آپ ÷

وہ غائب کے لیئے ہی مذکر و مونث و مفرد و جمع
مین مشترک ہی + اور جو لوگ جمع کے واسطے وے
بیاء مجہول استعمال کرتے ہین وہ محض غلط ہی + تو واحد
حاضر کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک + تم
جمع حاضر کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک +
مین مفرد متکلم کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک +
ہم جمع متکلم کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک +
آپ تعظیم کے لیئے ہی مذکر و مونث مین مشترک +
اور یہ بات غور کے قابل ہی کہ ہر ایک فاعل مین
تین تین صفتین موجود ہین لیکن ضمیرون مین سے
کوئی ضمیر ایسی نہین ہی جس سے فاعل کی تینون صفتین
ظاہر ہوتی ہون بلکہ ضمیر غائب سے فقط غیبت
ظاہر ہوتی ہی اور تذکیر و تانیث و فردیت و جمعیت

کچھ نہین پائی جاتی اور ضمیر مخاطب و متکلم مین خطاب
و تکلم و فردیت و جمعیت پائی جاتی هی لیکن تذکیر و تانیث
نہین ظاہر ہوتی اور تعظیم مین عظمت و فردیت پائی جاتی
هی لیکن تذکیر و تانیث نہین ظاہر ہوتی حالانکہ ضمیرون
مین ان صفتون کا اظہار ضرور تھا اسلیئے کہ ہر ایک
فاعل اپنے غیر سے ممتاز ہو جاتا + اور جب بعضی صفتین
ضمیرون مین ظاہر نہوین اور کوئی فاعل اپنے غیر سے
بخوبی ممتاز نہوا تو بعضی صفتون کا اظہار فعل مین کیا
گیا تاکہ دونون کی ترکیب سے بخوبی تمیز ہو جائے
اسی وجہ سے فعل مین مذکر و مونث و مفرد و جمع کی
علامتین داخل کی گئی ہین اور فعل خود اِن صفتون
سے مستغنی هی اور علامات اربعہ جو اُس مین داخل
کی گئی ہین یہ لازم مین فاعل کے لیئے ہین اور متعدی

مین مفعول کے لیئے ہین اور یہہ امر بدیہی ہی چنانچہ جب
کوئی کہے کہ وہ ایا تو اس سے آنے کی فردیت وتذکیر
نہین پائی جاتی بلکہ آنیوالے کی فردیت وتذکیر پائی جاتی
ہی اور جب کہو کہ وہ ائی تو اسنے کی تانیث وفردیت
نہین مفہوم ہوتی بلکہ آنیوالے کی اور وہ آئے اس
مین آنے کی کثرت وتذکیر نہین مفہوم ہوتی بلکہ آنیوالے
کی اور وہ ائین اس مین انے کی کثرت وتانیث
نہین مفہوم ہوتی بلکہ انیوالے کی اور جب کہو کہ ایک
کلمہ کہا تو کہنے کی فردیت وتذکیر نہین مفہوم ہوتی بلکہ
کلمہ کی فردیت وتذکیر مفہوم ہوتی ہی اور جب کہو کہ
ایک بات کہی تو کہنے کی فردیت وتانیث نہین مفہوم
ہوتی بلکہ بات کی اور دو کلمے کہے اس مین کہنے کی
جمعیت وتذکیر نہین مفہوم ہوتی بلکہ کلمے کی اور دو باتین

کہین اِس مین کہنے کی تانیث و جمعیت نہین مفہوم ہوتی
بلکہ بات کی **سوال** پھر کیون کہتے ہین کہ یہہ فعل واحد
مذکر ہی اور یہہ فعل واحد مونث ہی اور یہہ فعل جمع مذکر
ہی اور یہہ فعل جمع مونث ہی **جواب** یہہ مجازاً ہی
اور مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل واحد مذکر کے لیئے ہی اور یہہ
فعل واحد مونث کے لیئے ہی اور یہہ فعل جمع مذکر
کے لیئے ہی اور یہہ فعل جمع مونث کے لیئے ہی واضح
ہو کہ ضمیر غائب مین فقط غیبت پائی جاتی ہی اور تذکیر
و تانیث و فردیت و جمعیت نہین پائی جاتی لہذا یہہ
ضمیر چاہتی ہی کہ ہر فعل سے چار چار صیغے ہون ایک
مین فردیت و تذکیر پائی جاے اور ایک مین فردیت
و تانیث اور ایک مین جمعیت و تذکیر اور ایک مین
جمعیت و تانیث اسکے سوا سب ضمیرین چاہتی ہین

که هر فعل سے دو دو صیغے ہون کیونکہ ضمیر مخاطب خطاب
پر و ضمیر متکلم تکلّم پر و ضمیر معظم عظمت پر دال ہین اور فردیت
و جمعیت مین بھي ممتاز ہین فقط تذکیر و تانیث کي صفت
ان مین نہین ظاہر ہوئي لہذا یہہ ضمیرین چاہتي ہین کہ ہر فعل
سے دو دو صیغے ہون ایک مذکر ایک مونث تاکہ ترکیب
دینے سے ہر ایک فاعل اپنے غیر سے بخوبي ممتاز ہوجاے
لیکن فعل کي عجیب وضع ہوئي ہے ماضي مطلق ماضي بعید
ماضي تمنائي ماضي استمراري خواہ لازم ہون خواہ
متعدي ہر ایک سے چار چار صیغے ہین ایک واحد مذکر
ایک واحد مونث ایک جمع مذکر ایک جمع مونث اور یہہ
طریق ضمیر غائب کے مناسب ہے کیونکہ یہہ چارون
صیغے تذکیر و تانیث و فردیت و جمعیت پر دلالت
کرتے ہین اور یہي چارون صفتین ضمیر غایب مین

مجہول رہ گئی نہین لیکن باقی ضمیرین وہی صیغے
چاہتی ہین ایک مذکر ایک مونث کیونکہ فردیت وجمعیت
پر ضمیرین خود دلالت کرتی ہین وہی دونون صیغے
کبھی ضمیر مفرد کے ساتھہ استعمال کیئے جاتے اور کبھی
ضمیر جمع کے ساتھہ استعمال کیئے جاتے اور یہہ بات
کچھہ عجیب نہین ہی کیونکہ ترکیب دینے سے ہر ایک
فاعل اپنے غیر سے ممتاز ہو جاتا + ہان عجیب بات
یہہ ہی کہ جملہ افعال مین جمع مونث متکلم کے لئے ہمیشہ
جمع متکلم مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہی اور چونکہ
ضمیر جمع متکلم تذکیر وتانیث مین مشترک ہی اس سبب سے
فاعل اپنے غیر سے ممتاز نہین ہوتا اور طرفہ تر
یہہ ہی کہ جمع مونث کا صیغہ موجود ہی لیکن متکلم کے
لیئے مستعمل نہین ہی اور ماضی قریب و ماضی مشکوک

وماضي يقيني اگر متعدي هون تو بقياس ماضي مطلق ہر ایک
سے چار چار صیغے ہین اور لازم ہون تو ہر ایک سے
آٹھ آٹھ صیغے ہین ایک واحد مذکر غیر متکلم ایک واحد
مونث غیر متکلم ایک واحد مذکر متکلم ایک واحد مونث
متکلم ایک جمع مذکر غیر مخاطب ایک جمع مونث غیر مخاطب
ایک جمع مذکر مخاطب ایک جمع مونث مخاطب اور یہہ
طریق جملہ ضمیرون کے خلاف ہی کیونکہ ضمیر غائب
چار ہی صیغے چاہتي ہی اور باقي ضمیرین دو ہي صیغے
چاہتي ہین + ضمیر غائب کي نسبت چار صیغے فضول
ہین + باقي ضمیرون کي نسبت چھہ صیغے فضول ہین +
اگر وحدان غیر متکلم کے صیغے متکلم کے لیئے بھي اتے
تو بہتر ہوتا کیونکہ وحدانِ متکلم کے صیغے علیحدہ وضع
کرنے کي حاجت نہوتي اور ایسہي اگر جمعین غیر مخاطب

مخاطب کے لیئے بھی ہوتے تو بہتر ہوتا کیونکہ مخاطب
کے دو صیغے علیحدہ وضع کرنے کی ضرورت نہوتی
اور یہہ بات کچھہ عجیب نہوتی کیونکہ ماضی مطلق مین
ایسہی ہی + اور حال مطلق و حالِ مشکوک و حالِ یقینی
و مستقبل خواہ لازم ہون خواہ متعدی ہون ہر ایک
سے حسبِ تفصیل گذشتہ آٹھہ آٹھہ صیغے ہین اور جو
کلام وہان تھا وہی یہان بھی ہی + اور امر کے چھہ
صیغے ہین ایک واحد حاضر ایک جمع حاضر ایک تعظیمی
ایک استقبالی ایک مصدری ایک تعظیمی استقبالی
اور سب تذکیر و تانیث مین مشترک ہین باآنکہ انکی
تفریق ضرور تھی + اور دو ان مین سے فردیت
و جمعیت مین ممتاز ہین حالانکہ یہہ بے فائدہ ہی اگر
ایکہی صیغہ ہوتا اور مفرد و جمع مین مشترک ہوتا تو

بهتر هوتا کبهي ضمير مفرد کے ساتهه اور کبهي ضمير جمع کے
ساتهه استعمال کيا جاتا + اور يهه بات کچهه اجنبي نهوتي
کيونکه استقبالي اور مصدري کا يهي حال هی جيسے
تو رهيو تم رهيو تو رهنا تم رهنا اور سب صيغے حضور
پر دلالت کرتے هين اور يهه عبث هی کيونکه ضميرين
خود حضور پر دلالت کرتي هين + اور استجازت
کے تين صيغے هين ايک مفرد غائب جو گاه گاه حاضر
کے لیئے بهي آتا هی + اگر يهه صيغه متکلم کے لیئے بهي
آتا تو خوب هوتا + ايک جمع غير مخاطب اگر يهه صيغه
مخاطب کے لیئے بهي آتا تو خوب هوتا + ايک مفرد
متکلم اور هر ايک مذکر و مونث مين مشترک هين
حالانکه اسکي تفريق ضرور تهي + اور تحريض کا صيغه
جمله امور مين مشترک هی + اقول وبالله التوفيق

فاعل کی جو جو صفتین ضمیرون مین نہین ظاہر ہوین
اُنکا اظہار کسی نوع سے ضرور ہی اور جو صفتین
ضمیرون مین ظاہر ہو گئی ہین اگر وہ کسی دوسری
وجہ سے پھر ظاہر ہون تو اِس مین کچھ قباحت
نہین ہی کیونکہ فاعل کی اور توضیح ہو جاتی ہی اور
جب یہہ مقدمہ معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ ضمیر
غایب کی خواہش کے موافق ماضی مطلق و ماضی
بعید و ماضی تمنائی و ماضی استمراری خواہ لازم
ہون خواہ متعدی ہر ایک سے چار چار صیغے ہین
اور ماضی قریب و ماضی مشکوک و ماضی یقینی اگر
متعدی ہون تو اِن سے بہی چار چار صیغے ہین
اور اِس قدر کافی ہین اتنے سے زیادہ کی ضرورت
نہین ہی + باقی رہا یہہ امر کہ جمع مونث متکلم کے لیئے

جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا ھی اس سبب سے متکلم
مین مذکر و مونث کا التباس رہگیا + اسکی وجہ یہہ
ھی کہ متکلم اور سامع مین غالباً کچھہ حجاب نہین ہوتا
اِس سببکے مخاطب جانتا ھی کہ یہہ متکلم مذکر ھی اور
یہہ متکلم مونث ھی اور جہان حجاب ہوتا ھی وہان
آواز سے پہچانتا ھی اور جب اِس قرینہ سے التباس
رفع ہو گیا تو فعل کے وسیلہ سے تفریق کرنے
کی ضرورت باقی نہ ھی + اور اس اجتماع مین یہہ
اشارہ ھی کہ س زن و مرد باہم چنان دوست
اند + کہ گوئی دو مغز دیکے پوست اند + اور مونث
کے لیئے مذکر کا صیغہ استعمال کیا ھی مذکر کے لیے مونث
کا صیغہ نہین استعمال کیا اِس مین یہہ نکتہ ھی کہ
عورت کو مرد کی تبعیت کرنا چاہیئے مرد کو عورت کی

تبیعت زیبا نہین ھی ÷ یہہ معلوم ہوچکا ھی کہ غائب کے سوا
سب ضمیرین دو ہی صیغون کی خواہش رکھتی ہین اور ضمیر
غائب چار صیغون کی مقتضی ھی اور جن جن فعلون مین
صفاتِ فاعل کا اظہار مناسب تھا اُن مین ضمیر غائب
کی رعایت مقدم کی گئی ھی اسواسطے کہ غائب کی رعایت
کرنے مین کوئی فاعل مجہول الصفت نہین رہ جاتا بلکہ
دوسرے فاعلون کی توضیح ہو جاتی ھی اور اِس مین
کچھ قباحت نہین ھی ہان اگر دوسری ضمیرون کی رعایت کی جاتی
اور دو ہی صیغے وضع کئے جاتے تو فاعلِ غائب مجہول الصفت
رہ جاتا ÷ اور ماضی قریب و ماضی مشکوک و ماضی یقینی
اگر لازم ہون تو ہر ایک سے آٹھ آٹھ صیغے ہین دو
مفرد غیر متکلم دو مفرد متکلم دو جمع غیر مخاطب دو جمع
مخاطب اور ہر ایک تذکیر و تانیث مین ممتاز ہین ÷

مفرد متکلم و جمع مخاطب کي توضيح ہو گئي هي اور اِس مين
کچھ قباحت نہين هي اور اسيطرح حال مطلق و حال مشکوک
و حال يقيني اور مستقبل کے آٹھ آٹھ صيغے ہين دو واحد
غير متکلم دو واحد متکلم دو جمع غير مخاطب دو جمع مخاطب
ہر ايک صيغے تذکير و تانيث مين ممتاز ہين اور يہ بھي ياد رکھو
کہ جس مين منسوب اليہ کي خبر دي گئي هي اُس فعل مين
اُسکي صفتون کا اظہار ضرور هي تاکہ سامع کے نزديک
منسوب اليہ اپنے غير سے ممتاز ہو جاے اور جس فعل
مين منسوب اليہ کي خبر نہين دي گئي اُس مين اُسکي
صفتون کا اظہار واجب نہين هي لہذا ماضي و حال
و مستقبل مين منسوب اليہ کي کوئي صفت مجہول نہين هي
اور امر و استجازت و اجازت مين بعضي صفتين ظاہر
و بعضي مجہول ہين کيونکہ امر مين مخاطب پر حکم کيا گيا هي اور

کسی کی خبر اُسکو نہین دی گئی اور استجازت مین اجازت
طلب کی گئی ہی خبر نہین دی گئی اور اجازت مین اختیار
دیا گیا ہی خبر نہین دی گئی اور تحریص مین حرص فعل
دلائی جاتی ہی خبر نہین دی جاتی نہ اظہار مین قباحت
ہی کیونکہ توضیح ہی اور نہ اخفا مین اعتراض ہی کیونکہ
خبر نہین دی گئی **سوال** واضع نے اعداد فاعل کے
موافق چودہ ضمیرین تین تین صفتون پر مشتمل کیون نہ
وضع کین کہ متعدد صیغے وضع کرنے کی حاجت نہوتی
بلکہ ایکہی صیغہ جملہ فاعل کے لیئے کافی ہو جاتا **جواب**
فاعل فاعلیت کی صفت مین فعل کا محتاج ہی لہذا واضع
نے فاعل کی ضمیرین اس صفت سے وضع کین کہ فاعل
کی بعض صفات لفظیہ فعل پر موقوف رہگئین تاکہ معنی
اور لفظ مین مطابقت ہو جاوے + **فائدہ ششم** مخفی

بیان فائدہ ششم

نر ہے کہ مصدر اصلی اگر لازم ہو تو اُس سے بیاسٹھ
صیغے نکلتے ہین چار ماضی مطلق چار ماضی بعید چار ماضی
تمنائی چار ماضی استمراری آٹھ ماضی قریب آٹھ
ماضی مشکوک آٹھ ماضی یقینی آٹھ حال مطلق آٹھ حال
مشکوک آٹھ حال یقینی آٹھ مستقبل چھ امر تین استجابت
ایک تحریص اور متعدی ہو تو نشتر ماضی قریب
ماضی مشکوک ماضی یقینی سے چار چار باقی بدستور
لیکن مصدر ترکیبی سے جسکے جزء اول مین تذکیر و تانیث
و مفرد و جمع کی تفریق ہی اُس سے اٹھانوے
صیغے نکلتے ہین اور اس صورت مین مجموع ہمیشہ
لازم کا حکم رکھتا ہی اور اگر پہلا جزء بلا تفریق ہو
اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ہو تو بیاسی صیغے
نکلتے ہین اور اگر مجموع متعدی کا حکم رکھتا ہو تو

ستہ صیغے نکلتے ہین جانا کی ساتھہ یا فعل ماضی مطلق بہ تفریق
تذکیر و تانیث و مفرد و جمع ہوتا ھی اور اس صورت
ہین اسکے ساتھہ فعل لازم و متعدی دونون ہوئے ہین
لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی اور دونون صورتون
ہین اٹھانوے صیغے نکلتے ہین لیکن متعدی ہین فاعل
حذف کیا جاتا ھی اور مفعول فاعل کا قائم مقام کیا
جاتا ھی اور اس فعل کو فعل مجہول اور فعل مالم یسم فاعلہ کہتے
ہین + فعل مجہول کا گردان ماضی مطلق کہا گیا + کہی گئی
کہے گئے + کہی گئین + ماضی بعید کہا گیا تھا + کہی گئی
تھی + کہے گئے تھے + کہی گئی تھین + ماضی قریب
کہا گیا ھی + کہی گئی ھی + کہے گئے ہین + کہی گئی ہین
کہا گیا ہون + کہی گئی ہون + کہے گئے ہو + کہی گئی
ہو + ماضی مشکوک کہا گیا ہو + کہی گئی ہو + کہے گئے ہون

کہی گئی ہون + کہا گیا ہون + کہی گئی ہون + کہے گئے ہو
کہی گئی ہو + ماضی یقینی کہا گیا ہوگا + کہی گئی ہوگی + کہے
گئے ہونگے + کہی گئی ہونگی + کہا گیا ہوگا + کہی گئی ہونگی
کہے گئے ہوگے + کہی گئی ہوگی + ماضی تمنائی کہا جاتا
کہی جاتی کہے جاتے کہی جاتین ماضی استمراری کہا جاتا
تھا + کہی جاتی تھی + کہے جاتے تھے + کہی جاتی تھین
حال مطلق کہا جاتا ہی + کہی جاتی ہی + کہے جاتے ہین
کہی جاتی ہین + کہا جاتا ہون + کہی جاتی ہون +
کہے جاتے ہو + کہی جاتی ہو + حال مشکوک کہا جاتا ہو
کہی جاتی ہو + کہے جاتے ہون + کہی جاتی ہون +
کہا جاتا ہون + کہی جاتی ہون + کہے جاتے ہو +
کہی جاتی ہو + حال یقینی کہا جاتا ہوگا + کہی جاتی
ہوگی + کہے جاتے ہونگے + کہی جاتی ہونگی + کہا جاتا

ہو لگا + کہی جاتی ہونگی + کہے جاتے ہوگے + کہی جاتی
ہوگی + امر کہا جا + کہی جا + کہے جاو + کہی جاو + کہے
جائیے + کہی جائیے + کہا جائیو + کہی جائیو + کہے جائیو
کہی جائیو + کہے جائیگا + کہی جائیگا + کہا جانا + کہی جانا
کہے جانا + کہی جانا + استجازت کہا جای کہی جاے
کہے جائین کہی جاین کہا جاون کہی جاون مستقبل
کہا جایگا کہی جایگی کہے جاینگے کہی جاینگی کہا جاونگا
کہی جاونگی کہے جاوگے کہی جاوگی + تحریص کہا جانا
چاہیئے کہی جانا چاہیئے کہے جانا چاہیئے کہی جانا چاہیئے
اور اس گردان مین نفی بہی مستعمل ہی فعل لازم کا
گردان چلا گیا چلی گئی چلے گئے چلی گئین الخ یا فعل
ماضی تمنائی ہوتا ہی اور اس صورت مین بھی لازم
ومتعدی دونون ہوتے ہین لیکن مجموع لازم کا حکم

رکھتا ہی اور اتنے ہی صیغے نکلتے ہین جیسے ہوتا گیا
ہوتی گئی ہوتے گئے ہوتی گئین الخ کہتا گیا کہتی گئی
کہتے گئے کہتی گئین الخ یا صیغۂ جمع مذکر ماضی مطلق بلا
تفریق ہوتا ہی اور اس صورت مین اکثر اسکے ساتھ
کا فعل متعدی ہوتا ہی اور لازم اسکے ساتھ کم آتا ہی
بلکہ چند افعال معدودا ہے ہین یعنی پادنا چھینکنا رونا
ہسنا مسکرانا موتنا ہگنا بہر حال مجموع لازم کا حکم
رکھتا ہی اور بیاسی صیغے نکلتے ہین جیسے کہے گیا کہے
گئی کہے گئے کہے گئین الخ یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ہی
اور اس صورت مین لازم و متعدی دونون ہوتے
ہین لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی اور اس صورت
مین بھی بیاسی صیغے نکلتے ہین جیسے رہگیا رہگئی رہگئے
رہگئین الخ کہہ گیا کہہ گئی کہہ گئے کہہ گئین جاتے ہین

آنا چلنا ان دونون کے ساتھہ یا صیغۂ امر واحد
حاضر ہوتا ہی اور اِس صورت مین فعل لازم و متعدی
دونون ہوتے ہین لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی
اور بیاسی صیغے نکلتے ہین اور کل مستعمل ہین جیسے
نکل آیا نکل چلا لے آیا لے چلا الخ + یا صیغۂ جمع مذکر
ماضی مطلق متعدی ہوتا ہی اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی
اور اس صورت مین بھی بیاسی صیغے ہین اور استعمال
کیئے جاتے ہین جیسے لیے آیا لیئے چلا الخ + یا فعل
ماضی تمنائی بتصریق ہوتا ہی اور اِس صورت میں بھی
فعل لازم و متعدی دونون ہوتے ہین اور مجموع
لازم کا حکم رکھتا ہی اور اٹھانوے صیغے نکلتے ہین
اور سب مستعمل ہین جیسے ہوتا آیا لیتا آیا ہوتا چلا
لیتا چلا الخ + یا فعل ماضی مطلق لازم بہ تصریق ہوتا ہی

اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی اور اٹھا نوے صیغے نکلتے ہین لیکن آنا کے ساتھہ کل مستعمل ہین جیسے چلا آیا چلی آئی الخ + اور چلنا کے ساتھہ فقط ماضی تمنائی وحال واستقبال وامر واستجازت واجازت مستعمل ہین + رہنا کے ساتھہ یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ھی اور اس صورت مین اسکے ساتھہ فعل لازم ومتعدی دونون آتے ہین اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی لیکن متعدی کے ساتھہ صرف ماضی قریب وبعید ومشکوک ویقینی مستعمل ہین جیسے کہہ رہا ھی کہہ رہا تھا کہہ رہا ہو کہہ رہا ہوگا اور لازم کے ساتھہ کل افعال مستعمل ہین جیسے آرہا آرہ الخ + یا صیغۂ جمع مذکر ماضی مطلق متعدی ہوتا ھی لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی اور کل افعال استعمال کیئے جاتے ہین جیسے لیے رہا لیے رہ الخ + یا فعل

ماضی تمنائی بہ تفریق ہوتا ہی اور اس صورت مین لازم
و متعدی دونون ہوتے ہین لیکن مجموع لازم کا حکم
رکھتا ہی اور اٹھا ہوے صیغے نکلتے ہین اور سب
مستعمل ہین جیسے جاتا رہا کہتا رہا جاتا رہ کہتا رہ
الخ + اٹھنا کے ساتھ یا فعل ماضی تمنائی بتفریق
ہوتا ہی اور اس صورت مین فعل لازم و متعدی
دونون ہوتے ہین اور مجموع لازم کا حکم
رکھتا ہی اور سب فعل استعمال کیئے جاتے ہین جیسے
روتا اٹھا لیتا اٹھا الخ + یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ہی
اور اس صورت مین بھی فعل لازم و متعدی دونون
ہوتے ہین اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی جیسے
چلا اٹھا پکار اٹھا الخ + لیکن امر و استمرار اجازت
مستعمل نہین ہین + بیٹھنا ٹپکنا بھاگنا چکنا ڈالنا

رکھنا سکنا لینا مارنا مرنا نکلنا + لینا کے سوا ان
سبھون کے قبل ہمیشہ صیغہ امر واحد حاضر ہوتا ھے
بیٹھنا کے ساتھ لازم و متعدی دونون آتے ہین
اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی اور کل افعال استعمال
کئے جاتے ہین جیسے اٹھ بیٹھا مار بیٹھا الخ + ٹپکنا
کے ساتھ ہمیشہ لفظ دے آتا ھی اور مجموع متعدی
کا حکم رکھتا ھی اور ستتر صیغے نکلتے ہین اور سب مستعمل
ہین جیسے دے پٹکا الخ + بھاگنا کے ساتھ لفظ
نکل یا لفظ لے آتا ھی اور لازم کا حکم رکھتا ھی جیسے
نکل بھاگا لے بھاگا الخ + چکنا کے ساتھ فعل
لازم و متعدی دونون ہوسکتے ہین لیکن مجموع
لازم کا حکم رکھتا ھی جیسے رہ چکا کہہ چکا الخ + اور
امر واستجازت و اجازت مستعمل نہین ہین + ڈالنا

رکھنا انکے ساتھہ اکثر فعل متعدي ہوتا ھی اور مجموع
متعدي کا حکم رکھتا ھی اور کل افعال استعمال کیئے
جاتے ہین جیسے دے ڈالا کہ ڈالا الخ اور چند
فعل افعال لازم سے بھي انکے ساتھہ آتے ہین اور وہ
یہ ہین پادنا چھینکنا رونا موتنا ہگنا ہنسنا بھانا
جیسے اس بیت مین میر حسن کے کبھی خون آنکھون
سے رو ڈالنا + کسي کو کبھي دیکھہ دھو ڈالنا + اور رکھنا
کے ساتھہ انکے سوا چلنا بڑھنا بھي آتا ھی سکنا کے
ساتھہ لازم و متعدي دونون ہوتے ہین اور مجموع
لازم کا حکم رکھتا ھی اور ماضي تمنائي و استمراري حال
و استقبال کے سوا اور کوئي فعل مستعمل نہین ھی
لیکن نفي کے ساتھہ ماضي مطلق و بعید و مشکوک
و یقیني مستعمل ہین جیسے رہ سکتا رہ سکتا تھا

رہ سکتا ھی رہ سکیگا کہ سکتا کہ سکتا تھا
کہ سکتا ھی کہ سکے گا اور نہ رہ سکا نکہ سکا الخ
لینا کے ساتھہ یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ھی اگر وہ
صیغہ متعدی ہو تو مجموع متعدی کا حکم رکھتا ھی اور
سب صیغے استعمال مین آتے ہین جیسے لکھہ لیا الخ اور
لازم ہو تو مجموع لازم کا حکم رکھتا ھی جیسے ہو لیا الخ
لیکن صیغہ مذکور اگر موتنا یا ہنسنا یا ہگنا یا پادنا یا
مسکرانا یا چھینکنا سے مشتق ہو تو مجموع متعدی کا
حکم رکھتا ھی جیسے موت لیا بہار عشق سے یہان
ٹھرے کبھی وہان ٹھرے ÷ دو دو منہ ہنس لیئے
جہان ٹھرے ÷ اور سب صیغے نکلتے ہین ÷ یا صیغۂ
جمع مذکر ماضی مطلق ہوتا ھی اور اس صورت مین
فقط فعل حال مستعمل ھی جیسے لئے لیتا ھی اور ہنسی لیتا ھی

مارنا کے ساتھ اکثر یا دینا یا ٹپکنا یا ہگنا یا موتنا
کا امر ہوتا ہی اور مجموع متعدی کا حکم رکھتا ہی اور
کل افعال استعمال کیئے جاتے ہین جیسے دے مارا
پٹک مارا الخ + مرنا کے ساتھ لینا کا امر ہوتا ہی
اور مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی اور کل افعال استعمال
کیئے جاتے ہین جیسے سے مرا الخ + نکلنا کے ساتھ
فعل لازم و متعدی دونوں ہوتے ہین اور مجموع
لازم کا حکم رکھتا ہی جیسے بھاگ نکلا پڑھ نکلا اور امر
و استجازت و اجازت مستعمل نہین ہین کرنا کے
ساتھ صیغۂ مفرد مذکر ماضی مطلق بلا تفریق اور لازم
و متعدی دونون ہوتا ہی اور مجموع لازم کا حکم
رکھتا ہی اور بیاسی صیغے نکلتے ہین اور مستعمل ہین
جیسے رہا کیا لکھا کیا الخ پھرنا کے ساتھ یا ماضی تمنائی

بتفریق ہوتا ہی اور وہ خواہ لازم ہو خواہ متعدی
لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی اور اٹھائوے صیغے
نکلتے ہین اور سب مستعمل ہین جیسے روتا پھرا کہتا پھرا
الخ یا صیغۂ جمع مذکر ماضی مطلق بلا تفریق ہوتا ہی
اور اس صورت مین فقط فعل متعدی ہوتا ہی لیکن
مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی اور بیاسی صیغے نکلتے
ہین اور سب مستعمل ہین جیسے لیئے پھرا الخ یا نا کے
ساتھہ یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ہی اور یہ صیغہ
ہمیشہ متعدی ہوتا ہی اور مجموع متعدی کا حکم رکھتا ہی
جیسے سن پایا الخ + یا مصدر ہوتا ہی اور یہ مصدر
لازم ہو یا متعدی لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی
جیسے آنے پایا کہنے پایا الخ اور دونون صورتون
مین امر واستجازت واجازت مستعمل نہین ہین

پڑنا کے ساتھ یا صیغۂ امر واحد حاضر ہوتا ہی اور یہ
صیغۂ خواہ لازم ہو خواہ متعدی ہو لیکن مجموع لازم
کا حکم رکھتا ہی اور یہ صیغہ اگر اترنا یا کودنا یا گرنا سے
مشتق ہو تو کل صیغے استعمال کیئے جاتے ہین جیسے
اتر پڑا اتر پڑ الخ اور نہین تو فقط ماضی و حال
و استقبال استعمال کیئے جاتے جیسے رو پڑا کہہ پڑا
الخ یا واحد مونث ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے دکھلائی
پڑا الخ یا مصدر ہوتا ہی جیسے چلنا پڑا کہنا پڑا اور فقط
ماضی و حال و استقبال استعمال ہین ہی دینا اسکے
ساتھ یا امر واحد حاضر ہوتا ہی اور یہ صیغہ ہمیشہ
متعدی ہوتا ہی اور مجموع متعدی کا حکم رکھتا ہی اور
کل افعال استعمال کیئے جاتے ہین جیسے دیدیا الخ
اور کبھی کبھی اسکے بیشتر فعل لازم بھی ہوتا ہی اور

وہ فعل یا موتنا یا ہگنا یا پادنا یا رونا یا ہنسنا یا مسکرانا
یا چھینکنا یا چلنا سے مشتق ہوتا ہی لیکن پادنا موتنا
ہگنا انکے مشتق کے ساتھ مجموع متعدی کا حکم رکھتا ہی
جیسے فلانے نے موت دیا وغیرہ + اور رونا ہنسنا
مسکرانا کے مشتق کے ساتھہ لازم و متعدی دونون
کا حکم رکھتا ہی جیسے فلانے شخص نے رو دیا اور فلانا
شخص رو دیا اور چلنا کے مشتق کے ساتھہ لازم
کا حکم رکھتا ہی جیسے فلانا چل دیا یا صیغۂ جمع مذکر ماضی
مطلق ہوتا ہی اور یہ صیغہ اکثر متعدی ہوتا ہی اور خواہ
لازم ہو خواہ متعدی ہو صرف حال کے صیغے استعمال
کیئے جاتے ہین جیسے لکھے دیتا ہی اور فعل لازم انہین
مصدرون سے آتے ہین جو اوپر گذر گئے جیسے ہنسنے
دیتا ہی یا مصدر ہوتا ہی اور یہ مصدر خواہ لازم ہو

خواہ متعدي ہو لیکن مجموع متعدي کا حکم رکھتا ھی اور
کل افعال استعمال کیئے جاتے ہین جیسے آنے دیا کہنے دیا
الخ چاہنا کے پیشتر یا صیغہ واحد مذکر ماضي مطلق
ہوتا ھی اور یہ صیغہ لازم و متعدي دونون ہوتا ھی
اور فقط حال استعمال کیا جاتا ھی جیسے ہوا چاہتا ھی
دیا جاتا ھی اور امر و استقبال و استجازت و اجازت
شرط کے ساتھہ مستعمل ہین جیسے دیا چاہے تو دے
سکتا ھی یا مصدر ہوتا ھی اور یہ مصدر خواہ لازم
ہو خواہ متعدي ہو لیکن مجموع متعدي کا حکم رکھتا ھی
اور اس ترکیب مین اکثر ماضي کا استعمال ہوتا ھی
جیسے لینا چاہا آنا چاہا یا مصدر بیاء مجہول ہوتا ھی اور
اس صورت مین اکثر فعل حال کا استعمال ہوتا ھی
جیسے آنے چاہتا ھی اور دینے چاہتا ھی لگنا کے

قبل ہمیشہ مصدر بیاے مجہول ہوتا ہی اور یہ مصدر خواہ
لازم ہو خواہ متعدی ہو لیکن مجموع لازم کا حکم رکھتا ہی
اور اکثر اس مین ماضی و حال و استقبال کا استعمال
ہی جیسے آنے لگا کہنے لگا الخ واضح ہو کہ کل مصادر
ترکیبی سے امر و استجازت و اجازت کے صیغے شرط
کے ساتھ استعمال کیئے جاتے ہین جیسے اگر فلانا کام
کر سکو تو کرو اور کر چکے تو چلو اور جہان جہان ہم نے
کہا کہ امر وغیرہ مستعمل نہین ہین وہان یہ مراد ہی کہ
بلا شرط مستعمل نہین ہین اور مصدر ترکیبی کا لازم و متعدی
ہونا جزو اوّل پر موقوف ہی اگر جزو اول لازم ہو تو
لازم ہی اور متعدی ہو تو متعدی ہی اور جہان ہم نے
متعدی کو کہا کہ لازم کا حکم رکھتا ہی وہان یہ مراد
نہین ہی کہ حقیقت مین وہ لازم ہو گیا یعنی صرف

فاعل پر تمام ہو جاتا ھی اور مفعول کا منتظر نہین رہتا
بلکہ یہ مراد ھی کہ جیسے لازم کے فاعل مین لفظِ نے کا لانا
درست نہین ھی ویسا ہی اِس مین بھي لفظِ نے کا لانا
درست نہین ھی اور جس تفصیل سے لازم مین ماضي
قریب و ماضي مشکوک و ماضي یقیني کے اٹھہ اٹھہ
صیغے ہین اسي تفصیل سے اِس مین بھي اٹھہ اٹھہ
صیغے ہین اور جیسا کہ وہ فاعل کے اوصاف ظاہر
کرتا ھی ویسا ہي یہ بھي فاعل کے اوصاف ظاہر کرتا ھی
اور یاد رکھو کہ اگر جزءِ اوّل مین تذکیر و تانیث
و مفرد و جمع کی تفریق ہو گي تو جہان جزءِ ثاني ان
چار دن صفتون مین مشترک ہو گا وہان ایک کے
چار صیغے ہو جاینگے جیسے کرتا آنا کرتي آنا کرتے آنا
کرتي آنا کرتا آئیو کرتي آئیو کرتے آئیو کرتي ائیو اور

جہان جزء ثانی صرف تذکیر و تانیث مین مشترک ہوگا
وہان ایک کے دو صیغے ہو جاینگے جیسے کرتا آ کرتی آ
کرتے آو کرتی آو کرتے آئیے کرتی آئیے کرتے آئیگا
کرتی آئیگا کرتا آئے کرتی آئے کرتے آئین کرتی
آئین کرتا آؤن کرتی آؤن اور جہان جزء ثانی
ان چارون صفتون مین ممتاز ہی وہان کچھ کمی بیشی
نہوگی اور اگر جزء اول ان صفتون مین مشترک
ہوگا تو بھی کچھ کمی و بیشی نہوگی **باب سوم** بحث اسم
مین اسم وہ لفظ ہی جو بالاستقلال معنی پر دلالت
کرتا ہی اور تین زمانون مین سے کوئی زمانہ اوس
مین نہین پایا جاتا اور اس باب مین کئی فصلین ہین
پہلی فصل مصدر کے بیان مین اس فصل مین تین
مقصد ہین **پہلا مقصد** ہندی مصدرون کے بیان

ہین واضح ہو کہ ہندی ہین تین قسم کے مصدر ہین ایک
وہ ہین جن سے فعل مشتق ہوتے ہین اور انکا بیان
باب اوّل ہین ہو چکا دوسرے وہ جو نہ خود کسی سے
مشتق ہین نہ ان سے فعل مشتق ہوتا ہی اور ایسے
مصدر کچھ وزن نہین رکھتے جیسے چوٹ اور لالچ
اور موج اور سکھ اور چین اور ہلڑا اور بچھڑا وغیرہ
اور تیسرے وہ جن سے فعل مشتق نہین ہوتا لیکن
وہ خود کسی سے مشتق ہین اور ایسے مصدر یا مصدر سے بنتے
ہین یا صفت سے جو مصدر سے بنتے ہین وہ یا فقط
الف کے حذف کرنے سے بنتے ہین جیسے جلنا سے
جلن چلنا سے چلن نہانا سے نہان یا نون الف
کے حذف کرنے اور یاء معروف کے لانے سے
جیسے کھجلانا سے کھجلی اور گدگدانا سے گدگدی اور

تھرتھرانا سے تھرتھری یا واحد مذکر ماضی مطلق کے
وزن پر ہین جیسے پوجا اور دھڑکا اور ڈاکا لیکن
چالا شاذ ھی یا واحد مونث ماضی مطلق کے وزن
پر ہین جیسے بولی اور ٹھگی اور کھانسی اور گھٹی اور
اور کمائی اور سمائی اور اسی وزن پر تھکائی اور
رلائی وغیرہ کو بنایا ھی یا واحد مونث ماضی تمنائی
کے وزن پر ہین جیسے بڑھنی اور گنتی یا مفرد مذکر
پر واو موقوف زیادہ کرتے ہین جیسے اٹکاو
الجھاو بچاو بناو اور اسی وزن پر بلاو بنایا
گیا ھی اور بعضون مین واو کے بعد الف زیادہ
ھی جیسے الجھاوا یا نون زیادہ کرتے ہین جیسے
اٹھان اڑان لگان ملان لیکن چالان
شاذ ھی یا واو اور تاء ثقیل زیادہ کرتے ہین

جیسے بناوٹ سجاوٹ لکھاوٹ لگاوٹ
اور بعضون ہین لفظ یا زیادہ ہی جیسے جلاپا اور ملاپ
ملاپا کا مخفف ہی یا امر کے وزن پر اتا ہی جیسے بول
بوجھ کھیل پہچان جھلک کاٹ اور بعضون
ہین اخر کے ماقبل الف زیادہ ہی جیسے اُبال اُتار
اُگال باڑھ چال اور بعضون ہین یاء تحتانی
اور بعضون کے اخر ہین لفظ ہٹ جیسے جھنجھلاہٹ
اور گھبراہٹ اور تھوڑے سے مصدر سین مہملہ سے
بنتے ہین جیسے پیاس ونکاس اور پڑ عننٹ وچاہت
ولاگت وبکری وچھٹکارا وبڑھیار وتکرو وچکرو ولٹس
وٹھیک وٹھوکرنا در ہین اور اکثر مصدر دو لفظون
سے بنتے ہین جیسے بھول چوک تاک جھانک
چیر پھاڑ روک ٹوک لین دین چھیڑ چھاڑ

کھینچ کھانچ اور جو صفت سے بنتے ہین وہ یا نون کی
زیادتی سے ہین جیسے لمبان اور حرف مد ہو تو حذف
ہو جاتا ھی اور غیر مد سلامت رہتا ھی جیسے سدھان
اور چوڑان یا ہمزہ اور یے کی زیادتی سے بنتے
ہین جیسے برائی اور بھلائی لیکن ہلکئی اور لڑکپی بہ تخفیف
الف شاذ ھی اور حرف مد ہو تو حذف ہو جاتا ھی
جیسے ڈھیٹھائی اور مٹھائی اور رکھائی اور غیر مد سلامت
رہتا ھی جیسے چوڑائی یا لفظ پن سے بنتے ہین جیسے
اچھاپن اور رنڈاپن اور بھولاپن اور ہلکاپن لیکن
لڑکپن اور چھٹپن بہ تخفیف الف شاذ ھی اور یہ
قاعدہ فارسی اور عربی لفظون پر بھی جاری ہوتا ھی
جیسے نادان پن اور احمقپن اور بعض بعض مین
لفظ پا اور پنا ھی جیسے بڑھاپا اور رنڈاپا اور بھوہڑپنا

اور بعضون مین لفظ ہٹ زیادہ ہی جیسے کڑواہٹ اور چکناہٹ اور بعضون مین یاء معروف زیادہ ہی جیسے چوری اور اداسی اور اس قاعدہ سے عربی و فارسی لفظ بھی آتی ہین جیسے لاعلمی و بیوقوفی و نادانی و بیکسی بلکہ عربی مصدرون کو اسی قاعدہ سے پھر مصدر بناتے ہین جیسے خلاص و خلاصی یا سلامت و سلامتی طغیان و طغیانی اور بعضون مین صفت کے آخر کو حذف کردیا ہی جیسے متاس و ہگاس لیکن مٹھاس شاذ ہی ÷ **مقصد دوم** فارسی مصدرون کے بیان مین جنکے آخر مین دن یا تن ہی جیسے آمدن و رفتن وہ ہماری زبان مین مستعمل نہین ہین لیکن حاصل مصدر مستعمل ہین اور وہ یا ماضی کے وزن پر آتے ہین جیسے آمد آورد

افتاد برداشت پرداخت جست خرید
دانست دوخت دید ساخت سرشت
شناخت فروخت کوفت گرفت گشت
نمود نوشت یا آدو ماضی سے بنتے ہین جیسے
آمد رفت امد شد خورد برد خرید فروخت
داد ستد دید شنید گفت شنود نوشت خواند
یا ماضی اور لفظ آر سی جیسے رفتار کردار گفتار
یا لفظ فرد اور ماضی سے جیسے فرو گذاشت یا امر کے
وزن پر آسکتے ہین جیسے آرام آزار آشوب
آماس انجام انداز پرواز پرہیز پندار
پیچ تاب تراش ترس جوش خراش
خرام خروش خم خواب درو دم
رقص رم رنج ساز سوز شکن شگاف

شمار طلب وزیب فشار فہم گذار گذر
گریز لاف ناز نوش نیاز یا دو امر سے
جیسے تاب وتوان خور ونوش خور وپوش
دار وگیر گیرودار یا ماضی اور امر سے جیسے
بود وباش جستجو خور ونوش خفت وخیز
رست خیز زدوکوب شست وشو گفتگو
یا امر وماضی سے جیسے بند وبست یا امر اور شین
ساکن سے جیسے آرایش ازمایش آلایش
آمرزش آمیزش آویزش افزایش
بارش بخشایش بخشش برش
بندش پرستش پرورش پوشش
پیچش پیمایش تپش تراوش
جنبش خارش خلش خواہش خورش

دانش روش ریزش سازش
ستایش سوزش سورش طپش
فرمایش فہمایش کاوش کاہش
کشایش کنش کوشش گردش
گزارش گنجایش لرزش لغزش
مالش نالش نمایش نوازش
ورزش یا آمر اور ہاء مختفی سے جیسے اندازہ
اندیشہ بوسہ خندہ گریہ گذارہ لرزہ
نالہ پارہ یا صفت اور یاء معروفسی اور یہ وزن
قیاسی ہی جیسے آگاہی اور نیکی اور ناچاری و
بیتابی وغیرہ اگر آخر لفظ مین الف یا واو ہو تو
ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین جیسے توانائی و دلربائی
و بدخوئی و بدگوئی وغیرہ اور اگر آخر لفظ مین

نمبر ۲ مقصد عربی مصدرون کے بیان

ہائے مختفی ہو تو اسے کاف فارسی سے بدلتے ہین جیسے
آزردگی آسودگی بیہودگی وغیرہ * **نمبر ۲**
مقصد عربی مصدرون کے بیان مین واضح
ہو کہ مصادر عربی مین ہم نے اُسی وزن کا اعتبار
کیا ہی جو ہماری زبان مین شائع ہی اور یہ لحاظ
نہین کیا کہ عرب مین وہ لفظ کس طور سے مستعمل
ہی مثلاً لفظ ہزیان عرب مین بفتح اول وثانی
وثالث ہی لیکن ہماری زبان مین بسکون ثانی
مستعمل ہی جیسے اس شعر مین خواجہ محمد وزیر مرحوم
فرماتے ہین ؎ ہزیان تپ فراق سے بکنے
لگا رقیب * جھوٹا مرا بخار اُسے سرسام ہو گیا
اب یہان ہم اسی وزن کو اعتبار کرینگے جو ہماری
زبان مین مستعمل ہی اور تعلیل مین وہین تک

کلام گیا هی جسکا جاننا ضرور اور سمجھنا آسان هی اور
جسکا جاننا دشوار هی اُسے علیحدہ ایک وزن مقرر
کر دیا هی اور ہر ہر وزن کے چند الفاظ جو استادون
کے کلام مین اکثر پائے جاتے ہین مبتدیون
کی مشق کے لیئے لکھہ دیئے ہین جاننا چاہیئے
کہ عرب مین کوئی مصدر تین حرف سے کم کا
نہین ہوتا اور نہ کسی مصدر مین الف اصلی
ہوتا هی اور مثل حب و جد و کد و راحت و قضا
اپنی اصل پر نہین ہین اور جس مین تین حرف
اصلی ہوتے ہین اُسے ثلاثی کہتے ہن اور جس
مین چار حرف اصلی ہوتے ہین اُسے رباعی
کہتے ہین اور اصلی حرفون مین سے ثلاثی مین
پہلے کو فے دوسریکو عین تیسریکو لام کہتے ہین

اور رباعی میں پہلے کو فے دوسرے کو عین تیسرے کو لام
اول چوتھے کو لام ثانی کہتے ہیں اور جس میں حروف
اصول سے حرف علت اور ہمزہ اور دو حرف صحیح
مکرر نہیں ہوئے اُسے صحیح کہتے ہیں اور جس میں
حرف علت ہوتا ہی اُسے معتل کہتے ہیں اگر حرف
علت فے کلمہ ہو تو معتل فا اور مثال کہتے ہیں اور عین
کلمہ ہو تو معتل عین اور اجوف کہتے ہیں اور لام
کلمہ ہو تو معتل لام اور ناقص کہتے ہیں اور ہمزہ
ہو تو مہموز اور دو حرف صحیح ایک جنس کے ہوں تو
مضاعف کہتے ہیں پہلا وزن آخر ہی اول مفتوح
دوسرا ساکن تیسرا موقوف جیسے اَخذ و اَمن
و جَہل و خَیر و وَزک و رَخم و ضَرب و عَون
و فَرق و قَلب و کَشف و وَعَف و وَعم

پہلا وزن

دوسرا وزن عشق هی اول مکسور دوسرا ساکن تیسرا موقوف جیسے حِرز و حِرص و حِفظ و ذِکر و عِلم تیسرا وزن اُنس هی اول مضموم دوسرا ساکن تیسرا موقوف جیسے حُسن و حُکم و صُلح و خُلق و لُطف چوتھا وزن حَبر هی اول مفتوح دوسرا ساکن اصل مین حَبرٌ تھا بفتح اول و تشدید ثانی ہماری زبان مین حرف آخر کو حذف کر دیا هی اور یہ کلیّہ قاعدہ هی کہ جس عربی لفظ کے آخر مین تشدید ہوتی هی اُسے جب اہل اُردو استعمال کرتے ہین تو حرف آخر کو حذف کر دیتے ہین اور اُس محذوف کا تلفظ اور تشدید کا اظہار اُردو مین درست نہین هی مگر اضافت اور عطف کی حالت مین جیسے حبرِ ثقیل اور خطِ خوب اور شدّ و مد اور

دوسرا وزن

تیسرا وزن

چوتھا وزن

اِسکا سبب یہ ہی کہ ادغام کے واسطے دوسرے
حرف کا متحرک ہونا ضرور ہی اور عرب مین آخرِ لفظ
کو متحرک پڑھتے ہین اس سبب سے وہان ادغام
درست ہوتا ہی اور ہماری زبان مین آخر لفظ
کو ساکن پڑھتے ہین لہذا ادغام درست نہین
ہوتا اور اضافت و عطف کے وقت حرف آخر کو
متحرک پڑھتے ہین لہذا اس وقت ادغام بھی درست
ہو جاتا ہی جیسے حَلّ و رَدّ و شَرّ و شَقّ و صَفّ و مَدّ

۵ پانچوان وزن

و حِسّ پانچوانْ وزن حِسّ ہی بکسر اول و سکون
ثانی اصل مین حِسّ تھا جیسے جِدّ و عِزّ و غِشّ +

۶ چھٹوان وزن

چھٹوان وزن حُبّ ہی اول مضموم دوسرا
ساکن اصل مین حُبّ تھا ساتوانْ وزن اَدَبّ

۷ ساتوان وزن

ہی اول و دوم مفتوح تیسرا ساکن جیسے ضَرَرْ و

نُظُر و عَدَم و مَدَد و شَرَف و بَدَل و زَلل +
٨ آٹھوان وزن نَفِي ہی اوّل مفتوح دوسرا — ٨ آٹھوان وزن
مکسور تیسرا ساکن جیسے نَعِش و بَغِي ٩ نوان وزن — ٩ نوان وزن
رَفُو ہی اول مفتوح دوسرا مضموم تیسرا ساکن
١٠ دسوان وزن عار ہی اول مفتوح دوسرا الف — ١٠ دسوان وزن
تیسرا موقوف جیسے فال ١١ گیارہوان وزن — ١١ گیارہوان وزن
قِدَم ہی اول مکسور دوسرا مفتوح تیسرا ساکن جیسے
رِشَبہ و صِغَر و عِوَض ١٢ بارہوان وزن ہُدیٰ — ١٢ بارہوان وزن
ہی اول مضموم دوسرا مفتوح تیسرا ساکن ١٣ تیرھوان
وزن بَقَا ہی اول و دوم مفتوح تیسرا الف جیسے — ١٣ تیرھوان وزن
قَضَا و رَضَا و فَنَا و رَجَا ١٤ چودھوان وزن — ١٤ چودھوان وزن
جِلا ہی اول مکسور دوسرا مفتوح تیسرا الف جیسے
رِیَا و نِدا و لِقا و ضِیا ١٥ پندرھوان وزن — ١٥ پندرہوان وزن

دُعَا ہی اول مضموم دوسرا مفتوح تیسرا الف جیسے
بُکَا سولھواں ۱۶ وزن عُلُوٌّ ہی اول و دوم مضموم
تیسرا واو جیسے دُنُوٌّ و سُمُوٌّ سترھواں ۱۷
وزن بَیعَتٌ ہی اوّل مفتوح دوسرا ساکن تیسرا
مفتوح چوتھا تے ساکن زائد جیسے شَفْقَتٌ و
رَحْمَتٌ و رَجْعَتٌ و شَہْوَتٌ و حَدَثٌ اور بعضوں
مین سے کو ہاء مختفی سے بدلا ہی جیسے بَدْلَہْ و تَوبَہْ
و تَکیَہْ و خَطْرَہ اٹھارھواں ۱۸ وزن بِدْعَتٌ
ہی اوّل مکسور دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا تے ساکن زائد
جیسے عِجْلَتٌ و ہِجْرَتٌ و حِرْفَتٌ و نِسْبَتٌ و نِعْمَتٌ +
اور بعضوں مین سے کو ہاء مختفی سے بدلا ہی جیسے
خِیلَہْ و سِجْدَہْ و حِرْفَہْ اُنیسواں ۱۹ وزن اُلْفَتٌ
ہی اول مضموم دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا تے

۱۶ سولھواں وزن
۱۷ سترھواں وزن
۱۸ اٹھارھواں وزن
۱۹ اُنیسواں وزن

ساکن زائد جیسے قُدْرَت و فُرْقَت و تُہْمَت اور بعضون
مین ے کو ہاء مختفی سے بدلا ہی جیسے شُہْرَہ اور
شُبْہَہ اور خُفْیَہ بیسوان وزن لَذَّت ہی اوّل
مفتوح دوسرا مشدد مفتوح آخر مین ے ساکن
زاید اکیسوان وزن خِسَّت ہی اول مکسور دوسرا
مشدد مفتوح آخر مین ے ساکن زاید جیسے دِقَّت
و شِدَّت و ذِلَّت و خِفَّت بائیسوان وزن حُجَّت
ہی اوّل مضموم دوسرا مشدد مفتوح جیسے قُوَّت
تئیسوان وزن رَاحَت ہی اول مفتوح دوسرا الف
تیسرا مفتوح چوتھا ے ساکن زائد جیسے شَامَت و
نَادِت و حَاجَت و طَاعَت چوبیسوان وزن
نَجَات ہی اوّل اور دوم مفتوح تیسرا الف چوتھا
ے موقوف زائد جیسے حَیَات و صَلوات و زَکوَاۃ

۲۰ بیسوان وزن

۲۱ اکیسوان وزن

۲۲ بائیسوان وزن

۲۳ تئیسوان وزن

۲۴ چوبیسوان وزن

پچیسواں وزن

۲۵ پچیسواں وزن امان هی اوّل اور دوم مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا موقوف جیسے صَلاح وسَلام وکَلام وفَراغ + ۲۶ چھبیسواں وزن حِساب

چھبیسواں وزن

هی اوّل مکسور دوسرا مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا موقوف جیسے خِلاف وجِهاد وجِدال وغِیاث وفِرار

ستائیسواں وزن

۲۷ ستائیسواں وزن سُوال هی اوّل مضموم دوسرا مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا موقوف جیسے زُکام وصُداع

اٹھائیسواں وزن

۲۸ اٹھائیسواں وزن وَعید هی اول مفتوح دوسرا مکسور تیسرا یے ساکن زائد چوتھا موقوف جیسے رَشید ورَحِیل

انتیسواں وزن

۲۹ انتیسواں وزن جُلُوس هی اول ودوم مضموم تیسرا واو ساکن زائد چوتھا موقوف جیسے شُعُور ورُجُوع وظُهُور وطُلُوع ووُجُود ووُصُول

تیسواں وزن

۳۰ تیسواں وزن قَبُول هی اول مفتوح دوسرا مضموم

تیسرا واو ساکن زائد چوتھا موقوف اکتیسوان[۳۱] وزن بَلَاغَتْ هی اوّل و دوم مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا مفتوح پانچوان تے زائد جیسے حَقَارَتْ وصَدَاقَتْ وہَلَاکَتْ ونَجَاسَتْ اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی سے بدلا هی جیسے کَسَالَہْ ونَظَارَہْ بتیسوان[۳۲] وزن خِلَافَتْ هی اول مکسور دوم مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا مفتوح پانچوان تے زائد جیسے رِسَالَتْ وعِبَادَتْ ووِلَادَتْ وزِیَادَتْ ووِفَاقَتْ اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی سے بدلا هی جیسے کِنَایَہ وکِرَایَہ تینتیسوان[۳۳] وزن طَرِیْقَتْ هی اوّل مفتوح دوسرا مکسور تیسرا یے زائد چوتھا مفتوح پانچوان تے زائد جیسے فَضِیْلَتْ وعَقِیْدَتْ اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی سے بدلتے هین جیسے طَرِیْقَہ وعَقِیْدَہ وقَرِیْنَہ چونتیسوان[۳۴] وزن

اکتیسوان وزن

بتیسوان وزن

تینتیسوان وزن

چونتیسوان وزن

حِمیَّت ہی اول مفتوح دوم مکسور تیسرا یا مشدد مفتوح آخر مین
تے ساکن زائد جیسے وصِیَّت (۳۵) پینتیسوان وزن حُکُومَت ہی — ۳۵ پینتیسوان وزن
اوّل و دوم مضموم تیسرا واو زائد ساکن چوتھا مفتوح پانچوان
تے ساکن زائد جیسے شُہُولَت و بُرُودَت و عُفُونَت اور بعضون
مین تے کے عوض ہاء مختفی ہی جیسے اُجُورَہ (۳۶) چھتیسوان وزن — ۳۶ چھتیسوان وزن
مُرُوَّت ہی اوّل و دوم مضموم تیسرا واو مشدد چوتھا تے
زائد ساکن جیسے فُتُوَّت و نُبُوَّت (۳۷) سینتیسوان وزن ضَرُورَت — ۳۷ سینتیسوان وزن
ہی اوّل مفتوح دوسرا مضموم تیسرا واو ساکن زائد چوتھا
مفتوح پانچوان تے زائد ساکن (۳۸) اٹھتیسوان وزن عَلَاقَت — ۳۸ اٹھتیسوان وزن
ہی اول مفتوح دوسرا الف زائد تیسرا مکسور چوتھا مفتوح
پانچوان تے ساکن زائد اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی سے
بدلتے ہین جیسے دَاعِیَہ (۳۹) انتالیسوان وزن صَلَاحِیَت ہی — ۳۹ انتالیسوان وزن
اوّل و دوم مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا موقوف پانچوان

یاءِ زائد مفتوح چھٹوان لے ساکن زائد جیسے طمانیث وکراہیث

٤٠ چالیسوان وزن دعوی ھی اول مفتوح دوسرا ساکن تیسرا

مفتوح چوتھا الف مقصورہ زائد جیسے تقوی وشکوی اکتالیسوان ٤١ اکتالیسوان وزن

وزن شوری ھی اول مضموم دوسرا ساکن تیسرا مفتوح

چوتھا الف مقصورہ زائد ٤٢ بیالیسوان وزن جولان ھی ٤٢ بیالیسوان وزن

اول مفتوح دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا الف زائد پانچوان

نون موقوف زائد جیسے سیلان وجریان وہذیان تینتالیسوان

وزن عرفان ھی اول مکسور دوسرا ساکن تیسرا مفتوح ٤٣ تینتالیسوان وزن

چوتھا الف زائد پانچوان نون موقوف زائد جیسے نسیان

وہجران ووجدان ٤٤ چوالیسوان وزن بطلان ھی اول ٤٤ چوالیسوان وزن

مضموم دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا الف زائد پانچوان

نون موقوف زائد جیسے نقصان وکفران وغفران وبہتان

٤٥ پینتالیسوان وزن مدخل ھی ہی اول ہین میم مفتوح زائد ٤٥ پینتالیسوان وزن

دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا ساکن چھیالیسوان وزن
مَذاق هی اول مین میم مفتوح زائد دوسرا مفتوح تیسرا الف
چوتھا موقوف سینتالیسوان وزن مَلامت هی اول مین
میم مفتوح زائد دوسرا مفتوح تیسرا الف چوتھا مفتوح
پانچوان تے ساکن زائد اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی
سے بدلتے ہین جیسے مقالہ اڑتالیسوان وزن مَنطِوق
هی اول مین میم مفتوح زائد دوسرا ساکن تیسرا مکسور چوتھا
ساکن انچاسوان وزن مَزِید هی اول مین میم مفتوح
زائد دوسرا مکسور تیسرا یے ساکن چوتھا موقوف
پچاسوان وزن مَصْلَحَت هی اول مین میم مفتوح زائد
دوسرا ساکن چوتھا اور پانچوان مفتوح چھٹوان تے
ساکن زائد جیسے مَرحَمَت و مَنفَعَت اور بعضون مین تے
کو ہاء مختفی سے بدلتے ہین جیسے مَشغَلہ و مَشوَرہ اکاونوان

چھیالیسوان وزن
سینتالیسوان وزن
اڑتالیسوان وزن
انچاسوان وزن
پچاسوان وزن
اکاونوان وزن

وزن مَفعَلَت ھی اوّل مین میم مفتوح زائد ھی دوسرا مفتوح
تیسرا مشدد مفتوح چوتھا تے ساکن زائد جیسے مَحَبَّت ومَرَبَّت
اور بعضون مین تے کو ہاء مختفی سے بدلتے ہین جیسے مَظَنَّہ
۵۲
باونوان وزن مَفعِلَت ھی اول مین میم مفتوح زائد
دوسرا ساکن تیسرا مکسور چوتھا مفتوح پانچوان تے زائد
ساکن جیسے مَعرِفَت ومَقدِرَت ومَوعِظَت اور بعضون
مین تے کو ہاء مختفی سے بدلا ھی جیسے مَرثِیَہ + واضح ہو کہ یہہ
سب ثلاثی مجرد کے اوزان تھے اور اب مزید فیہ کے
اوزان لکھے جاتے ہین پہلا وزن اِفعَال ھی اول مین
ہمزہ مکسور زائد دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا الف
زائد پانچوان موقوف اگر مجرد سے کوئی لفظ اس وزن
پر لایا چاہو تو زوائد کو حذف کرو اور اگر کوئی اصلی
حرف حذف ہو گیا ہو تو اسکو پھیر لاؤ جیسے ورک سے

باونوان وزن

پہلا وزن

اور اک اور علم سے اِعْلام اور صلح سے اِصْلَاح اور حس سے اِحْسَاس اور بدل
سے اِبْدَال اور شفقت سے اِشْفَاق اور نعمت سے اِنْعَام اور سلام
سے اِسْلام اور جلوس سے اِجْلَاس اور بلاغت سے اِبْلَاغ و قِس
علیٰ ہذا + اگر مجرد کا پہلا حرف ہمزہ یا واو ہو تو دو نون کو
یے سے بدل دو جیسے امن سے اِیْمَان اور وہم سے ایہام
اور وجود سے ایجاد اور وصل سے اِیْصال اور وضوح سے
اِیْضَاح + اور اگر مجرد کا دوسرا حرف یعنی عین کلمہ حرف علت
ہو تو اسے حذف کرو اور فی کلمہ کو فتحہ دو اور آخر میں تے
زیادہ کرو جیسے عون سے اِعَانَت اور طول سے اِطَالَت اور
صواب سے اِصَابَت اور جواب سے اِجَابَت اور طاعت سے
اِطَاعت اور بعضوں میں تے کے عوض ہا مختفی ہی جیسے
زوال سے اِزَالَہ اور غوث سے اغاثہ اور میل سے اِمَالَہ
اور اگر مجرد کا تیسرا حرف یعنی لام کلمہ حرف علت

ہو تو اسے حذف کرو جیسے رجا سے اِرجا اور وفا سے اِیفا
اور اذیت سے اِیذا اور جریان سے اِجرا * دوسرا وزن
اِفتِعَال ہی اول مین ہمزہ مکسور زائد دوسرا ساکن تیسرا تے
زائد مکسور چوتھا مفتوح پانچوان الف زائد چھٹھوان متحرک
اگر صحیح سے بناؤ تو حرق سے اِحتِرَاق اور حرمت سے اِحتِرَام
اور خلف وخلاف سے اختلاف اور رد سے اِرتِداد اور شدت
سے اِشتِداد ہو گا اگر مجرد کا فی کلمہ تے ہو گا تو تاء افتعال مین
ادغام ہو جائیگا جیسے تہمت سے اِتّہَام اور اگر مجرد کا فے
کلمہ واو یا یے ہو تو دونون کو تے سے بدل کے تے کو تے
مین ادغام کردو جیسے وحدت سے اِتّحَاد اور وصف سے
اِتّصَاف اور وصل سے اِتّصَال اور اگر مجرد کا فے کلمہ دال
یا ذال یا زے ہو گا تو تاء افتعال کو دال سے بدلین گے
جیسے زیادت سے اِزدَیاد اور اگر فے کلمہ صاد یا ضاد یا طو

یا ظو ہو گا تو تاء افتعال کو طو سے بدلیں گے جیسے صلاح
سے اِصْطِلَاح اور ضرب سے اِضْطِرَاب اور طلوع سے اِطِّلَاع
اور اگر مجرد کا عین کلمہ واو یا الف ہو گا تو یے سے بدلیں گے
جیسے حوط سے اِحْتِیَاط اور حاجت سے اِحْتِیَاج اور اگر لام
کلمہ حرف علت ہو گا تو اسے حذف کر دینگے جیسے تقویٰ
سے اِتِّقَا اور دعویٰ سے اِدِّعَا اور شہوت سے اِشْتِہَا
اور ہدایت سے اِہْتِدَا تیسرا وزن اِنْفِعَال ہی اول
ہیں ہمزہ مکسور زائد دوسرا نون زائد ساکن تیسرا مکسور چوتھا
مفتوح پانچواں الف زائد چھٹواں موقوف جیسے عدم
سے اِنْعِدَام فک سے اِنْفِکَاک اور ضم سے اِنْضِمَام + اگر
مجرد کا عین کلمہ واو یا الف ہو تو یے سے بدلیں گے
اور اگر لام کلمہ حرف علت ہو گا تو حذف ہو جائیگا جیسے
قضا سے اِنْقِضَا چوتھا وزن اِسْتِفْعَال ہی اول ہیں ہمزہ

بیان اوزان

مکسور زائد دوسرا سین ساکن زائد تیسرا تے مکسور
زائد چوتھا ساکن پانچواں مفتوح چھٹواں الف زائد
ساتواں موقوف جیسے خروج سے اِستخراج اور دلالت
سے اِستدلال اور رد سے اِسترداد اگر مجرد کا فے
کلمہ واو یا ہمزہ ہوگا تو یے سے بدل جائیگا جیسے وعب
سے استیعاب اور اصل سے استیصال + اور اگر مجرد کا
عین حرف علّت ہوگا تو حذف ہو جائیگا اور اسکے
ماقبل کا حرف یعنی مجرد کا فے کلمہ مفتوح ہو جائیگا اور
اخر میں تے زیادہ کر دینگے جیسے راحت سے اِستراحت
اور جواز سے اِستجازت اور عون سے اِستعانت اور
میل سے اِستمالت لیکن صواب سے اِستصواب برا صل
ھی اور بعضوں میں تے کو ہاء مختفی سے بدل دیتے ہیں
جیسے خیر سے اِستخارہ اور عاریت اِستعارہ اور

قوت سے استغنائے اور اگر مجرد کا لام کلمہ حرف علت ہو تو اُسے
حذف کر دیتے ہیں جیسے رضا سے اِسْترضا اور علو سے اِسْتِعلا
اور دعا سے اِسْتدعا اور نجا سے اِسْتِنجا پانچواں وزن تفعیل
ہے اوّل میں ت مفتوح زائد دوسرا ساکن تیسرا مکسور چوتھا
یاء ساکن زائد پانچواں موقوف جیسے حرص سے تحریص اور
حل سے تحلیل اور خوف سے تخویف اور شک سے تشکیک اور
صحت سے تصحیح اور وصف سے توصیف اور نور سے تنویر
اور زینت سے تزیین اور تمیز اصل میں تمییز تھا یاء اول کا کسرہ
میم کو دیکے ایک یے کو حذف کر دیا ہے اگر مجرد کا لام کلمہ حرف
علت ہو تو اسے حذف کرکے اخیر میں ۃ زیادہ کرو اور
یاء تفعیل کو فتحہ دو جیسے قوت سے تَقوِیَت اور عزا سے
تعزیت اور بعضوں میں ۃ کو ہاء مختفی سے بدل لیتے
ہیں جیسے خلو سے تخلیہ چھٹواں وزن تفعلہ ہے اوّل

پانچواں وزن

چھٹواں وزن

ہین ے تمفتوح زائد دوسرا ساکن تیسرا مکسور چوتھا مفتوح
پانچوان تے زائد لیکن ہماری زبان ہین اکثر اِس وزن
کے آخر ہین ہاء مختفی پڑھتی ہین جیسے ذکر سے تَذکِرَہ
بصر سے تَبْصِرَہ اگر مجرد کے اخر مین واو یا الف ہو تو
دونون کو یے سے بدلتے ہین جیسے خلو سے تَخْلِیَہ اور
خطا سے تَخْطِیَہ اور تَتِمَّہ اصل ہین تَتْمِمَہ تھا میم اول کا
کسرہ تاء اول کو دیکر میم کو میم ہین ادغام کر دیا ھی اور
غیاث اللغات ہین ھی کہ تَرجَمَہ بروزن زَلْزَلَہ ھی
اور فارسی سے لیا گیا ھی اصل ہین تر زبان تھا بمعنی دوشبا
اور تہلکہ ہین لام کو تینون حرکتین صحیح ہین چھٹوان وزن
تَفْعَال ھی اول ہین تے مفتوح زائد دوسرا ساکن تیسرا
مفتوح چوتھا الف زائد پانچوان موقوف جیسے عدد سے
تَعْدَاد اور اس وزن پر کوئی لفظ مکسور الاول نہین ھی

چھٹوان وزن

ساتوان وزن

مگر بیان و تمثال ساتوان وزن تَفَعُّل ہی اوّل مین تے
مفتوح زائد دوسرا مفتوح تیسرا مشدد مضموم چوتھا
ساکن جیسے رد سے تَرَدُّد حیرت سے تَحَیُّر صورت سے تَصَوُّر
عشق سے تَعَشُّق قرب سے تَقَرُّب نزول سے تَنَزُّل
اگر مجرد کے آخر مین واو یا الف ہو تو دونون کو یے
سے بدل دو اور اسکے ماقبل کو کسرہ دو جیسے جلا سے
تَجَلّی اور علو سے تَعَلّی اور اگر اخر مین یے ہو تو اسکے
ماقبل کو کسرہ دیکے اسے سلامت رہنے دو جیسے
اور چند الفاظ ہین کہ انکے آخر مین الف ہی اور اسکے
ماقبل فتحہ ہی جیسے تَبَرّا اور تَمَنّا اور تَوَلّا آٹھوان وزن
تَفَاعُل ہی اول مین تے مفتوح زائد دوسرا مفتوح تیسرا
الف زائد چوتھا عین مضموم پانچوان ساکن جیسے جہل
سے تَجَاہُل اور غفلت سے تَغَافُل اگر مجرد کے اخر مین الف

آٹھوان وزن

یا واو ہو تو دونون کو یے سے بدلو اور اسکے ماقبل کو
کسرہ دو جیسے رضا سے تَرَاضِیْ اور قوت سے تَقَاوِی
اور تَکَافِی قیاس کے موافق ہی اور تکافُؤ نادر ہی اور اگر یے
ہو تو اسکے ماقبل کو کسرہ دیکے اُسے سلامت رہنے دو
جیسے نفی سے تَنَافِی اور تَلَاشِی لَاشَیْ سے ہی معنی
نیست ہونا اور اردو مین بمعنی جستجو مستعمل ہی اور یہ
سمجھتے ہین کہ تلاش سے بنا ہی اور بعض لفظون کے آخر
مین الف ہی اور اسکے ماقبل فتحہ ہی جیسے تقاضا و تماشا
اور تحاشا ہماری زبان مین ہمیشہ حرف نفی کے
ساتھ آتا ہی جیسے بے تحاشا اور بلا تحاشا ✣
نوان وزن مُفَاعَلَت ہی اول مین میم مضموم زائد
دوسرا مفتوح تیسرا الف زائد چوتھا اور پانچوان مفتوح
چھٹوان تے زائد ساکن جیسے جلوس سے مُجَالَسَت اور

حفظ سے محافظت اور نکاح سے مناکحت اور بعض
لفظوں میں نے کو ہاء مختفی سے بدلا ہے جیسے لحاظ سے
ملاحظہ اور کشف سے مکاشفہ اگر مجرد کے آخر میں واو
یا یے ہو تو دونوں کو الف سے بدلتے ہیں اور الف
ہو تو اسے سلامت رہنے دیتے ہیں اور نے کو
موقوف پڑھتے ہیں جیسے کفو سے مکافات
اور نفی سے منافات اور ولا سے موالات اور
فارسی اور اردو میں بعض لفظوں میں نے کو حذف کیا ہے
جیسے مدارا و مدارا و مواسا واضح ہو کہ یہ سب ثلاثی کے
اوزان تھے اور رباعی مجرد کا ایک وزن ہے اور
وہ یہ ہے فعللۃ اول مفتوح دوسرا ساکن تیسرا اور چوتھا
مفتوح پانچواں نے زائد ساکن جیسے سلطنت و زلزلۃ
اور بعضوں میں نے کے عوض ہاء مختفی ہے جیسے زلزلہ

ورزمزمہ اور رباعی کے وزن پر ثلاثی کو بھی بنالے
ہین جیسے فصل سے فیصل و فیصلہ اور مزید فیہ کا وزن
اکثر تفعلل مستعمل ہی اول مین سے زائد مفتوح دوسرا مفتوح
تیسرا ساکن چوتھا مضموم پانچوان ساکن جیسے زلزل
سے تزلزل اور عرب مین مصدر کا ایک طور یہ ہی کہ
یای نسبت کے بعد یے اور تاء خفیف زیادہ کردیتے
ہین جیسے عربی و عربیت و فارسی و فارسیت
اگر شائقین اس امر کی زیادہ تحقیقات چاہین
تو ہماری رسالہ خلاصۃ النوادر فی تحقیق المصادر
کو ملاحظہ فرمائین فصل دوم بحث اسم فاعل
مین اسم فاعل وہ اسم ہی جو ایسی ذات کے لیئے
وضع کیا گیا کہ یا فعل اُس سے صادر ہوا ہی یا بمعنی حدث
اُس پر قائم ہی اور اس فصل مین تین مقصد ہین

فصل دوم در بحث اسم فاعل

پہلا مقصد ہندی مین اسم فاعل کے

پہلا مقصد ہندی مین اسم فاعل کے چار صیغے ہین ایک مفرد مذکر مطلق ایک جمع مذکر مطلق ایک مفرد مونث مطلق ایک جمع مونث مطلق اور ترکیب یہ ھی کہ مصدر کے الف کو یاء مجہول سے بدل کے مفرد مذکر مین لفظ والا اور جمع مذکر مین لفظ والے بیاء مجہول اور مونثین مین لفظ والی بیاء معروف زیادہ کرو جیسے رہنیوالا رہنیوالے رہنیوالی رہنیوالی کہنے والا کہنے والے کہنے والی کہنے والی لیکن لفظ والی مفرد مونث مین مفرد ھی اور جمع مونث مین جمع تقدیری ھی اور یہ متاخرین کا محاورہ ہی اور یہی فصیح ھی اور متقدمین جمع مونث مین لفظ والیان استعمال کرتے تھے اور دہلی مین اب تک مستعمل ھی اور لکھنؤ کے بھی بعض شاعر استعمال کرتے

ہین ٭ مفرد مذکر کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم کے لیئے
اتا ھی جیسے وہ رہنیوالا تو رہنیوالا مین رہنیوالا جمع مذکر
کا صیغہ غائب و حاضر و تعظیم و متکلم مذکر و متکلم مونث
دونون کے لیئے اتا ھی جیسے وہ رہنیوالے تم
رہنیوالے آپ رہنیوالے ہم رہنیوالے
مفرد مونث کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم کے لیئے
اتا ھی جیسے وہ رہنیوالی تو رہنیوالی مین رہنیوالی
جمع مونث کا صیغہ غائب و حاضر و تعظیم کے لیئے
اتا ھی جیسے وہ رہنیوالی تم رہنیوالی آپ رہنیوالی
اور متکلم کے لیئے نہین آتا مقصد دوم فارسی مقصد دوم
مین اسم فاعل کے کئی وزن ہین اول وہ جسکو اسم
فاعل ترکیبی کہتے ہین وہ اسم اور امر کے صیغہ سے
بنتا ھی جیسے دستگیر و کتاب خوان اور اس وزن مین

لفظ باز کے ساتھ ہندی لفظ کو بھی ترکیب دیتے ہین جیسے
رنڈی باز لونڈے باز + دوسرا وہ جو اسم اور لفظ
گار سے بنتا ھی جیسے ستمگار و طلب گار + تیسرا
وہ جو اسم اور لفظ گر سے بنتا ھی جیسے شیشہ گر و آہن گر
چوتھا وہ جو اسم اور لفظ کار سے بنتا ھی جیسے بدکار
و جفاکار + پانچوان وہ جسے اسم فاعل قیاسی کہتے ہین
جیسے درندہ و پرندہ + چھٹوان وہ جسکے آخر مین الف
ہوتا ھی جیسے دانا و بینا + مقصد سوم عربی مین اسم
فاعل کے کئی وزن ہین ثلاثی مجرد سے فَاعِل و فَعِیْل و فَعُوْل
فاعل کے وزن پر بنایا چاہو تو ف کو فتحہ دو اور اسکے بعد الف
زیادہ کرو اور عین کو کسرہ دو اور لام کو ساکن کرو جیسے ضرب
سے ضارب سمع سے سامع شکر سے شاکر علم سے عالم عقل سے
عاقل اگر عین کلمہ حرف علت ہو تو اسے ہمزہ سے بدل دو جیسے

قول سے قائل رواج سے رائج بیع سے بائع قیام سے قائم
زیادت سے زائد اور اگر لام کلمہ حرف واو یا الف ہو تو
دونون کو یاء تحتانی سے بدل دو جیسے خلو سے خالی علو
سے عالی فنا سے فانی قضا سے قاضی لیکن صاف صفا سے
اصل مین صافی تھا ی کو حذف کر دیا ہی اور جبر کے
وزن سے جار آتا ہی اصل مین جابر تھا عرب مین ادغام
کرکے جارّ کیا اردو مین آخر کو حذف کر کے جار کیا
اور رب اصل مین رائب تھا الف کو حذف کر دیا ہی +
اور فعیل کے وزن پر بنا ئو تو فے کو فتحہ دو اور عین کو کسرہ
اسکے بعد یاء تحتانی ساکن زیادہ کرو اور لام کو موقوف
پڑھو جیسے سمع سے سمیع اور علم سے علیم اور عفت سے عفیف
اور عقل سے عقیل اور جلوس سے جلیس اور قدم سے
قدیم اگر آخر مین حرف علت ہو تو حذف کرو جیسے علو سے

فعیل

علی بغاوت سے بغی ولائت سے ولی سخاوت سے سخی
اور جلا سے جلی اور غنا سے غنی اور قوت سے قوی اور
جر کے وزن مین اعادہ محذوف واجب ہو گا جیسے
شر سے شریر اور حب سے حبیب اور عز سے عزیز +
اور فعول کے وزن پر بناؤ تو فے کو زبر دو اور عین کو پیش
اسکے بعد واو ساکن زیادہ کر دو اور لام کو موقوف
پڑھو جیسے شکر سے شکور صبر سے صبور عجلت سے عجول
اگر اخر مین حرف علت ہو تو اُسے حذف کر جیسے عداوت
سے عدو + اور ثلاثی مزید فیہ سے ہر وزن کا طور علیحدہ
ھی + افعال سے بناؤ تو زوائد کو حذف کر دو اور اول
مین ایک میم مضموم لاؤ اور عین کلمہ کو یعنی مجرد کے دوسرے
حرف کو جو اب تیسری جگہہ پر پڑیگا کسرہ دو جیسے اثبات
سے مثبت احسان سے محسن ارشاد سے مرشد اصلاح

سے مُصْلِحُ اِفلاس سے مُفلِس اِنصاف سے مُنْصِف اِنعام
سے مُنعِم اِنکار سے مُنکِر اگر حذف زوائد کے بعد پہلا حرف
یے ہو تو اسکو واو سے بدلو جیسے ایجاب سے مُوجِب
ایجاد سے مُوجِد ایراث سے مورث ایمان سے مُومِن
اور اگر عین ولام ایک جنس سے ہون تو عین کی حرکت
ما قبل کو دیتے ہین اور عرب ہین ادغام کرتے ہین لیکن
ہماری زبان ہین ایک حرف حذف ہو جایگا جیسے اِدلال
سے مُدِل اور اصرار سے مُصِر اور اضرار سے مُضِر و اقرار سے
مُقِر اور یہہ قاعدہ اُن لفظون ہین ہی جو اِفعال کے وزن
پر ہین لیکن جو اعطا اور اغوا کے وزن پر ہین ان ہین آخر
ہین ایک یے زیادہ کرو جیسے اعطا سے معطی اور اغوا سے
مغوی اور انشا سے منشی اور ایذا سے موذی اور جو
الفاظ اِجابت و اِقامت اور اِرادہ و اِشارہ کے وزن

پر ہین انمین حرف اوّل و آخر کو حذف کرو اور مابقی
کے اوّل مین میم مضموم لاؤ تب دوسرے حرف کو یعنی مابقی
کے اول حرف کو کسرہ دو اور اسکے بعد جو الف ہی اُسکو
یاء تحتانی سے بدل دو اور آخر کو موقوف کرو جیسے اجابت
سے مُجِیب اور اقامت سے مُقِیم اور ارادہ سے مُرِید
اور اشارہ سے مُشِیر اور اِفتِعال سے بناؤ تو ہمزہ افتعال
کو اول سے اور الف کو جو آخر کے ماقبل ہی حذف کرو
اور مابقی کے اول مین میم مضموم لاؤ اور تاء افتعال
کو جو تیسری جگھہ ہی فتحہ دو اور اسکے بعد اگر یاء تحتانی
کے سوا کوئی دوسرا حرف ہو تو اُسے کسرہ دو جیسے
اختلاف سے مُختَلِف اور ارتکاب سے مُرتَکِب اور
اعتراض سے معترض اور اتحاد سے مُتَّحِد اور اتصال سے
متصل اور اگر یاء تحتانی ہو تو اُسے الف سے بدل دو

جیسے اختیار سے مختار اور احتیاج سے محتاج اور احتیاط
سے محتاط اور اگر آخر مین دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جاوین
تو اول کو ساکن کر کے ایک کو حذف کر و جیسے اختصاص
سے مختص اور ارتداد سے مرتد اور اختلال سے مختل اور
اشتقاق سے مشتق اور اضطرار سے مضطر لیکن اہتمام سے
مہتمم ہی اور جن لفظون کے آخر مین الف ہی ان مین
یے آ ئیگی جیسے اقتدا سے مقتدی اور ادّعا سے مدعی اور
اتّقا سے متقی آور انفعال سے بناؤ تو اوّل سے ہمزہ اور
آخر کے ماقبل سے الف کو حذف کر و اور ما بقی کے دوسرے
حرف کو جو اب تیسری جگہہ پر پڑیگا فتحہ دو اور اسکے
بعد اگر یاء تحتانی کے سوا کوئی اور حرف ہو تو اسے کسرہ
دو جیسے انحراف سے منحرف اور اندمال سے مندمل
اور انصرام سے منصرم اور یاء تحتانی ہو تو اسے الف سے

انفعال سے اسم فاعل

بدل دو جیسے انقیاد سے منقاد اور اگر آخر مین دو حرف
ایک جنس کے جمع ہو جاین تو اول کو ساکن کر کے ایک کو
حذف کرو جیسے انضمام سے منضم اور انفکاک سے منفک
اور جس کے آخر مین الف ہی اُس مین یے آگی جیسے انقضا
سے منقضی اِستفعال سے بناؤ تو اوّل سے ہمزہ اور
اخر کے ماقبل سے الف کو حذف کرو اور ما بقی کے اول
مین میم مضموم لا کے پانچوین حرف کو کسرہ دو جیسے استخراج
سے مستخرج اور استدراک سے مستدرک اور استغفار
سے مستغفر اور اگر اخر مین دو حرف ایک جنس کے جمع
ہو جاین تو اول کی حرکت ماقبل کو دیکے ایک کو حذف
کرو جیسے استدلال سے مستدل اور استعداد سے مستعد
اور استقلال سے مستقل اور جن لفظون کے آخر مین
الف ہی اُن مین یے آگی جیسے استدعا سے مستدعی

استفعال کا اسم فاعل

اور استعفا سے مستعفی اور استغنا سے مستغنی اور استیفا
سے مستوفی اور استیلا سے مستولی اور جو لفظ استجابت
اور استدارت و استحالہ کے وزن پر ہین ان مین اول
اور اخر کو حذف کرو اور میم مضموم اول مین لا کے سے
کو فتحہ دو اور تے کے بعد جو حرف ہو اسکو کسرہ دو اور
الف کو یاء تحتانی سے بدل دو اور آخر کو موقوف
کرو جیسے استدارت سے مستدیر اور استقامت
سے مستقیم اور استحالہ سے مستحیل اور تفعیل سے بناؤ
تو اول سے تے اور اخر کے ماقبل سے یے کو حذف
کرو اور میم مضموم اول مین لاؤ اور ما بقی کا اول اگر
الف ہو تو اسکو واو سے بدل کے فتحہ دو اور الف
کے سوا اگر کوئی دوسرا حرف ہو تو اسکو فتحہ دو اور
ما بقی کے دوسرے حرف کو جواب تیسری جگھہ پڑیگا

تفعیل کے اسم فاعل

تشدید مکسور دیکے آخر کو ساکن کرو جیسے تاثیر سے مُؤَثِّر اور
تاریخ سے مُؤَخِّر اور تالیف سے مُؤَلِّف اور تجدید سے
مُجَدِّد اور تحریر سے مُحَرِّر اور تحقیق سے مُحَقِّق اور جو لفظ
تَقْوِیَت اور تَبْصِرَہ کے وزن پر ہیں ان میں اول اور
اخر کو حذف کر کے مابقی پر قاعدۂ مذکورہ جاری کرو
جیسے تقویت سے مُقَوِّی اور تبصرہ سے مُبَصِّر + اور تِفْعَال
سے بناؤ تو اول سے تے اور آخر کے ماقبل سے الف کو
حذف کرو اور تفعیل کا قاعدہ اس پر بھی جاری کرو جیسے
تکرار سے مُکَرِّر + اور تَفَعُّل و تَفَاعُل سے بناؤ تو اول
میں میم مضموم لاؤ اور اخر کے ماقبل کو کسرہ دو جیسے تاثر
سے متاثر اور تاخر سے متاخر اور تحمل سے متحمل اور تحرک
سے متحرک اور تردد سے متردد اور تجزی سے متجزی
اور تجلی سے متجلی اور تبادر سے متبادر اور تشابہ سے

متشابہ اور تسادي سے متسادي اور تناہي سے متناہي
اور آخر مین الف ہو تو سے بدل دو جیسے تمنا سے
تمني اور تولات متولي اور تقاضا سے متقاضي اور جو
لفظ تضاد کے وزن پر ہین اُن سے متضاد آتا ہی ÷ اور
مُفاعَلت سے بناؤ تو آخر سے تاء خفیف اور ہاء مختفی
کو حذف کرو اور الف کے بعد جو حرف ہو اُسکو کسرہ دو اور آخر کو ساکن کرو
جیسے مخالفت سے مخالف اور مشابہت سے مشابہ اور مناسبت سے
مناسب اور مقابلہ سے مقابل اور معالجہ سے معالج اور مقارنہ سے مقارن
اور اگر آخر مین الف ہو تو سے بدل دو جیسے ملاقات سے ملاقي
اور مساوات سے مساوي اور رباعي مجرد یا مزید فیہ سے بناؤ تو اول
مین میم مضموم لاؤ اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دو جیسے ہندسہ سے
مہندس اور تنزل سے متنزل ÷ تیسري فصل بحث اسم مفعول مین
اسم مفعول وہ اسم ہی جو اُس ذات کے واسطے وضع کیا گیا ہی جس پر فعل واقع ہوا ہی

نیری کا اسم مفعول

اور اس فصل مین تین مقصد ہین پہلا مقصد ہندی مین اسکے
چار صیغے ہین ایک مفرد مذکر مطلق ایک جمع مذکر مطلق ایک
مفرد مونث مطلق ایک جمع مونث مطلق اور چارون ماضی
مطلق متعدی سے بنتے ہین مفرد مذکر مفرد مذکر سے جمع مذکر
جمع مذکر سے مفرد مونث مفرد مونث سے جمع مونث
جمع مونث سے + ترکیب یہہ ھی کہ مفرد مذکر مین لفظ ہوا
اور جمع مذکر مین لفظ ہوئے بیاء مجہول اور مونثین مین
لفظ ہوئی بیاء معروف زیادہ کرو اور جمع مونث سے
نون جمع حذف ہوجائیگا جیسے کہا ہوا کہے ہوئے
کہی ہوئی کہی ہوئی لفظ ہوئی مفرد مونث مین مفرد
ھی اور جمع مونث مین جمع تقدیری ھی + مفرد مذکر کا صیغہ
غائب و حاضر و متکلم کے لیئے آتا ھی اور جمع مذکر کا صیغہ
غائب و حاضر و تعظیم متکلم مذکر و متکلم مونث کے لیئے

آتا ھی اور مفرد مونث کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم کے لیئے
اتا ھی اور جمع مونث کا صیغہ غائب و حاضر و تعظیم کے
لیئے اتا ھی اور متکلم کے لیئے نہین اتا اور کبھی کبھی جزء
آخر کو حذف بھی کر دیتے ہین جیسے فلانی چیز ہماری
دیکھی ہوئی ھی اور فلانی چیز ہماری دیکھی ھی دوسرا مقصد
فارسی مین اسم مفعول کا ایک ھی وزن ھی جیسے اراستہ
وآزردہ وازمودہ وبستہ تیسرا مقصد عربی مین ثلاثی
مجرد سے اسم مفعول مفعول کے وزن پر اتا ھی جس لفظ
سے بناؤ اسکے اصلی حرفون سے بناؤ اور جو زوائد ہون
اُنکو حذف کر دو اور جو اصلی حرف حذف ہو گیا ہو اسکو
اعادہ کرو اور اول مین میم مفتوح لاؤ اور مجرد کے اول
حرف کو جو اب دوسری جگہہ پڑیگا ساکن کرو اور اسکے
بعد جو حرف ہو اسکو ضمہ دو اور اسکے بعد واو مفعول

زیادہ کرو اور آخر کو موقوف کرو جیسے جبر سے مجبور
اور ضرب سے مضروب اور رغبت سے مرغوب اور
قسمت سے مقسوم اور کتابت سے مکتوب اور شہرت
سے مشہور اور عبادت سے معبود اور سرور سے
مسرور اور رد سے مردود اور حس سے محسوس
اور حب سے محبوب اور اخذ سے ماخوذ اور اکل سے
ماکول اور اگر واو مفعول کے پیشتر واو ہو تو اُسکا
ضمہ ماقبل کو دیکے دونوں واوین سے ایک کو حذف
کرو جیسے لوم سے ملوم اور اگر یے ہو تو اسکے ضمہ کو کسرہ
سے بدلکے ماقبل کو دو اور واو مفعول کو حذف کرو
یا اسی یے کو حذف کرکے واو مفعول کو یے سے بدل
دو جیسے زیادت سے مزید وہ اگر آخر مین دو واو
جمع ہون تو ایک کو حذف کرو جیسے دعوت سے مدعو

لیکن رضوان سے مرضی آتا ھی اور اگر آخر مین یای
تحتانی ہو تو واو مفعول کے ماقبل کو کسرہ دیکر واو
مذکور کو یای تحتانی سے بدل دو اور اجتماع یائین کے
سبب سے ایک یای کو حذف کر دو جیسے نفی سے منفی ؛
اور ثلاثی مجرد کے سوا سب اوزان سے اسم
فاعل کے طور پر آتا ھی فرق اسی قدر ھی کہ اسم
فاعل مین آخر کے ماقبل کسرہ ہوتا ھی اور اسم
مفعول مین فتحہ ہوتا ھی ؛ اِفعال سے بناؤ تو اول سے
ہمزہ اور آخر کے ماقبل سے الف کو حذف کر اور
اگر آخر مین الف ہو تو اسے رہنے دو اور باقی کے
اول مین میم مضموم لاؤ جیسے ابلاغ سے مبلغ اور اجمال
سے مجمل اور اطلاق سے مطلق اور اجرا سے مجرا اور
ایما سے مومی اور غیاث اللغات مین ھی کہ مومی الیہ

افعال کا اسم مفعول

کو لوگ موصی الیہ پڑہتے ہین اور وہ صحیح نہین ہی اور
اگر آخر مین دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائین تو اول
کی حرکت ماقبل کو دیکر ایک کو حذف کرو جیسے احباب
سے محب اور ادرار سے مدر اور جو الفاظ اضافت اور
ارادہ کے وزن پر ہین ان مین اول اور آخر کو حذف
کر کے میم مضموم اوّل مین لاؤ اور آخر کو موقوف کرو
جیسے اضافت سے مضاف اور ارادہ سے مراد +
اور اِفْتِعَال سے بناؤ تو اوّل سے ہمزہ اور آخر کے
ماقبل سے الف کو حذف کرو اور اگر آخر مین الف
ہو تو رہنے دو اور اوّل مین میم مضموم لاؤ اور تاء
افتعال کو فتحہ دو جیسے احتمال سے محتمل اور اشتراک
سے مشترک اور اتحاد سے متحد اور انصاف سے
منصف اور اصطلاح سے مصطلح اور اضطراب سے

افتعال کا اسم مفعول

مضطرب اور اطلاع سے مطلع اور ابتدا سے مبتدا اور ارتضیٰ
سے مرتضیٰ اور ادعا سے مدعا اور اگر تاء افتعال کے بعد
یائے تحتانی ہو تو اسے الف سے بدل دو جیسے احتیاج سے
محتاج اور اختیار سے مختار اور اگر آخر مین دو حرف
ایک جنس کے جمع ہو جاین تو اوّل کو ساکن کر کے ایک
کو حذف کرو جیسے ارتداد سے مرتد اور اشتقاق
سے مشتق اور اِنْفِعَال سے بناؤ تو اوّل سے ہمزہ اور
اخر کے ما قبل سے الف کو حذف کرو اور اگر آخر مین
الف ہو تو رہنے دو اور اوّل مین میم مضموم لاؤ اور
نون انفعال کے بعد جو حرف ہو اسے فتحہ دو جیسے
انقطاع سے منقطع اور انکشاف سے منکشف اور انقضا
سے منقضا اور اگر آخر کے ما قبل یے پڑے تو اسے الف
سے بدل دو جیسے انقیاد سے منقاد اور اگر آخر مین دو حرف

انفعال کا اسم مفعول

استفعال کا اسم مفعول

متجانس جمع ہو جائیں تو اول کو ساکن کرکے ایک کو حذف
کرو جیسے انخلال سے منخل اور انضمام سے منضم اِسْتِفْعَال
سے بناؤ تو اول سے ہمزہ اور آخر کے ماقبل سے الف کو حذف
کرو اور اگر آخر میں الف ہو تو رہنے دو اور اول میں
میم مضموم لاؤ اور تاء استفعال کو فتحہ دو جیسے استحکام
سے مستحکم اور استعمال سے مستعمل اور استثنا سے مستثنیٰ اگر آخر میں دو حرف
متجانس جمع ہو جاویں تو اول کی حرکت ماقبل کو دیکے
ایک کو حذف کر دو جیسے استحباب سے مستحب اور استحقاق
سے مستحق اور جو لفظ استجابت اور استعارہ کے وزن
پر ہیں ان میں اول اور آخر کو حذف کرو اور اول میں
میم مضموم لاؤ اور تاء استفعال کو فتحہ دیکے آخر کو موقوف
کرو جیسے استجابت سے مستجاب اور استعارہ سے مستعار

تفعیل اور تفعلہ و تفعال کا اسم مفعول

تَفْعِیْل اور تَفْعِلَہ اور تِفْعَال سے بناؤ تو بعینہ اسم فاعل کے

طور پر بناؤ لیکن وہان آخر کے ماقبل کسرہ دیا تھا یہان
فتحہ دو اور آخر مین ے ہو تو اسے الف سے بدل دو جیسے
تادیب سے مؤدَّب تجویف سے مُجَوَّف تخییل سے مُخَیَّل تشدید
سے مُشَدَّد ترکیب سے مرکب اور تعریت سے مُعَرّیٰ
تسمیہ سے مُسَمّیٰ تجربہ سے مُجَرَّب اور تکرار سے مُکَرَّر تَفَعُّل
اور تَفَاعُل سے بناؤ تو اسم فاعل کی ترکیب سے بناؤ لیکن
وہان آخر کے ماقبل کسرہ دیا تھا یہان فتحہ دو اور آخر مین
ے ہو تو الف سے بدل دو جیسے تبرک سے متبرک اور تحقق
سے متحقق اور تجزی سے متجزا اور تباین سے متباین اور
تداول سے متداول اور تزائد سے متزائد اور آخر مین الف
ہو تو سلامت رہنے دو جیسے تمنا سے متمنا + مُفَاعَلَت
سے بناؤ تو آخر سے تاء خفیف اور ہاء مختفی کو حذف کرو
جیسے مطابقت سے مطابق اور معاتبت سے معاتب اور

رباعی مجرد کا اسم مفعول

معالج سے معالَج اور جنکے آخر مین الف ہی ان مین کچھ تغیر نہین ہوتا جیسے مدار اور مداوا اور رباعی مجرد و مزید فیہ سے بھی اسم فاعل کے طور پر ہی لیکن آخر کے ما قبل فتح ہوتا ہی جیسے ہندسہ سے مہندَس اور تنزلزل سے متزلزَل

صفت کی بحث

چوتھی فصل بحث صفت مین صفت اُس اسم کو کہتے ہین جو کسی شی کی کیفیت بمعنی ثبوت کو ظاہر کرتا ہی اور اس فصل مین تین مقصد ہین

ہندی میں صفت

پہلا مقصد ہندی مین صفت کے چار صیغے ہین ایک واحد مذکر مطلق ایک جمع مذکر مطلق ایک واحد مونث مطلق ایک جمع مونث مطلق جیسے اچھا اچھے اچھی اچھی اور کانا کانے کانی کانی واحد مذکر کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم کے لیے آتا ہی اور جمع مذکر کا صیغہ غائب و حاضر و تعظیم و متکلم مذکر و متکلم مونث کے لیے آتا ہی اور واحد مونث کا صیغہ غائب و حاضر و متکلم کے لیے آتا ہی اور جمع مونث کا صیغہ غائب و حاضر

و تعظیم کے لئے آتا ہی اور متکلم کے لیئے نہین آتا اور مونثین
کے صیغے وزن مین یکسان ہین لیکن حقیقت مین ایک مفرد ہی
اور ایک جمع تقدیری ہی اور چند صفتین ہین کہ وہ تذکیر و تانیث
و مفرد و جمع مین مشترک ہین جیسے اپاہج اٹل اداس
ادہیٹر اڑیل انجان انگرٹھہ امول املیل باتونی
بادنی بکی بھاری باجی باگل ٹھیک جھوٹھہ
چور دبنگ دبیل سچ کھاری گھایل لیچڑ مہین
اور بعضی صفتین مذکر کے لیئے خاص ہین جیسے گانڈو اور بھڑوا
اور بعضی صفتین مونث کے لیئے خاص ہین جیسے چھنال اور رانڈ
دوسرا مقصد فارسی مین صفت کا کوئی وزن مقرر نہین
ہی جیسے نیک و بد و فربہ لاغر وغیرہ تیسرا مقصد عربی مین
اسکے کئی وزن ہین فعیل جیسے حسین و شکیل و فعال جیسے حلال
و حرام اور فعال جیسے شجاع پانچوین فصل بحث مبالغہ

فارسی صفت

بحث مبالغہ

ہین ہندی مین اسکے صیغے بہت کم ہین اور جو ہین انکے لیئے
کوئی وزن مقرر نہین ہی جیسے . بجھکڑ و کد کڑ و کٹر و بکی و لکھاڑ
و کھلاڑ اور اکثر مبالغہ کے لیئے لفظ بڑا اور بڑی لاتی ہین
جیسے بڑا کھانیوالا اور بڑی کھانیوالی اور بڑی کھانیوالی
اور فارسی مین کوئی صیغہ نہین پایا جاتا اور عربی مین اسکے
کئی وزن ہین جیسے نقال و جبار و علامہ و غیور و صدیق
چھٹوین فصل بحث اسم تفضیل ہین ہندی مین اسکا
کوئی وزن نہین ہی اور فارسی مین لفظ تر اور ترین سے
بناتے ہین جیسے بہتر و بہترین و خوشتر و خوشترین اور عربی
مین اَفْعَلْ کے وزن پر آتا ہی اور ثلاثی مجرد سے بنتا ہی
اور عیب و رنگ کے لیئے نہین آتا جس لفظ سے بنانا منظور
ہو اسکے زوائد کو پہلی حذف کرکے اصلی حرفون کے اول مین
ہمزہ مفتوح لاؤ اور مجرد کے پہلے حرف کو جواب دوسری

بحث اسم تفضیل

جگهه پڑیگا ساکن کرو اور اسکے دوسرے حرف کو جواب تیسری جگهه پڑیگا فتحه دو اور آخر کو ساکن کرو جیسے فضل سے افضل اور مجد سے امجد اور کثرت سے اکثر اور رفعت سے ارفع اخر مین یے یا واو هو تو دونون کو الف سے بدل دو جیسے دنایت سے ادنی اور علو سے اعلی اگر آخر مین دو حرف متجانس جمع هون تو اوّل کی حرکت ماقبل کو دیکے ایک کو حذف کر دو جیسے دقّت سے ادق تمام سے اتم شدت سے اشد

ساتوین فصل بحث اسم ظرف مین هندی مین ظرف کے صیغے بهت کم هین اور جو هین انکے لیئے کوئی وزن مقرر نهین هی جیسے پهلواری اور ٹکسال اور سرہانا اور پاینتانا اور فارسی مین اسکے لیئے کئی لفظ هین دان و خانه و گاه و زار و ستان و کده و لاخ + دان ظروف کے واسطے اتا هی جیسے قلمدان و چه انمدان اور خانه عمارت کے

لیے اتا ھی جیسے میخانہ و شرابخانہ اور گاہ زمان و مکان
کے لیے اتا ھی جیسے آرامگاہ و خوابگاہ و سحرگاہ اور
زار ائس اراضی کے لیے اتا ھی جہان نباتات ہوتی
ہین جیسے گلزار ولالہ زار و سبزہ زار و کشت زار اور
ستان بھی اراضی کے لیے اتا ھی لیکن زار سے
عام ھی جیسے گلستان و بوستان و چمنستان و
ہندوستان و ترکستان و کوہستان و گورستان اور
کدہ بھی عمارت کے لیے اتا ھی جیسے غمکدہ و ماتم کدہ و آتش
کدہ اور لاخ بھی اراضی کے لیے اتا ھی جیسے سنگلاخ
و کوہ لاخ و دیولاخ و رودلاخ + اور عربی مین اسکے
دو وزن ہین مَفْعَل بفتح میم زائد و سکون ثانی
و فتح ثالث و سکون آخر اور مَفْعِل بفتح میم زائد و
سکون ثانی و کسر ثالث و سکون آخر جیسے مکتب

ومخرج ومجلس ومسجد اور بعضون مین دوسرا حرف مفتوح
اور تیسرا الف هی جیسے مقام ومکان اور بعضون کے آخر مین
ہاء مختفی بھي زائد هی جیسے مدرسہ ومعرکہ ومقبرہ **اٹھوین**
فصل بحث اسم الہ مین ہذی مین اسم الہ کے صیغے بہت
کم ہین اور جو ہین اُنکے لئے کوئی وزن مقرر نہین هی
جیسے آٹیرن وبیلن وکترنی وچھلنی آور فارسی مین بھي
اسکے صیغے بہت کم ہین جیسے بادکش وجاروب اور عربی
مین اسکے تین صیغے ہین مِفْعَل بکسرہ میم زائد وسکون ثانی
وفتح ثالث ومِفْعَلَة بکسرہ میم زاید وسکون ثانی وفتح ثالث
ورابع اور آخر مین تے زائد اور مِفْعَال بکسرہ میم زائد
وسکون ثانی وفتح ثالث اور چوتھی جگھہ الف زائد
اور آخر موقوف جیسے مسطر ومغفر ومروحہ
ومنطقہ ومضراب ومقراض ومیزان اور تیسرا وزن اُردو مین

بہت مستعمل ہی ÷ **نوین فصل بحث اسماء اعداد مین**
اسماء اعداد اس زبان مین سب سماعی ہین جیسے ایک
دو تین چار پانچ چھہ سات آٹھہ نو دس گیارہ بارہ
تیرہ چودہ پندرہ سولہ سترہ اٹھارہ انیس بیس اکیس
بائیس تیئس چوبیس پچیس چھبیس ستائیس اٹھائیس
انتیس تیس اکتیس بتیس تینتیس چونتیس پینتیس چھتیس سینتیس اڑتیس
انتالیس چالیس اکتالیس بیالیس تینتالیس چوالیس پینتالیس
چھیالیس سینتالیس اڑتالیس انچاس پچاس اکاون باون
ترپن چون پچپن چھپن ستاون اٹھاون انسٹھ ساٹھہ
اکسٹھ باسٹھ ترسٹھ چونسٹھ پینسٹھ چھیاسٹھ سرسٹھ
اڑسٹھ انہتر ستر اکہتر بہتر تہتر چوہتر پچہتر چھہتر ستتر
اٹھتر اناسی اسی اکاسی بیاسی تراسی چوراسی پچاسی
چھیاسی ستاسی اٹھاسی نواسی نوی اکانوی بانوی

ترانوی چورانوی پچانوی چھیانوی ستانوی اٹھانوی
ننانوی سو ہزار لاکھہ کروڑ ارب کھرب نیل پدم سنکھہ
مخفی نرہے کہ ایک سے دس تک کل عدد لفظاً و معناً مفرد ہین
اسکے بعد دہائیون کے سوا گیارہ سے ننانوے تک کل اعداد
اکائی اور دہائی سے مرکب ہین اور اکائی دہائی پر مقدم
ہی جیسے گیارہ کہ اصل مین ایک اور دس تھا اور بارہ اصل
مین دو اور دس تھا واضح ہو کہ حرف عطف کلیہ درمیان
سے محذوف ہی اور چھاسٹھ اور نواسی کے سوا اکائی کا
درست لفظ کہین نہین پایا جاتا چنانچہ جو الفاظ ایک
اور دہائی سے مرکب ہین اُنکے اول مین لفظ اک بہ تخفیف
پایا جاتا ہی جیسے اکیس اکتیس اکتالیس اکاون اکسٹھ
اکھتر اکاسی اکانوی اور گیارہ خلاف قیاس ہی اور
جو الفاظ دو اور دہائی سے مرکب ہین اُنکے اول مین

دال کے عوض بای عربی ھی جیسے بارہ بائیس بتیس بیالیس
باون باسٹھ بھتر بیاسی بانوے اور جو الفاظ تین اور
دہای سے مرکب ہین انکے اول ہین یا تے تیے ھی جیسے
تیرہ تیئس یاتیس بفتح تا دونون غنہ ھی جیسے تینتیس تینتالیس
یا ترسے ھی جیسے ترپن ترسٹھ تراسی ترانوے یا فقط
تے ھی جیسے تھتر اور جو الفاظ چار اور دہائی سے مرکب
ہین ان سبھون کے اول ہین لفظ چو بروزن نو ھی
جیسے چودہ چوبیس چونتیس چوالیس چوّن چونسٹھ چوہتر
چوراسی چورانوے لیکن چونتیس اور چونسٹھ ہین نون
غنہ بھی ھی اور جو الفاظ پانچ اور دہائی سے مرکب
ہین انکے اول ہین پے ھی جیسے پندرہ پچیس پینتیس پینتالیس
پچپن پینسٹھ پچھتر پچاسی پچانوے اور جو الفاظ چھہ
اور دہائی سے مرکب ہین اُنکے اول ہین چھہ ضرور ھی

جیسے چھبیس چھتیس چھیالیس چھپن چھتر چھیاسی چھیانوے

اور چھیاسٹھ مین ٹھیک لفظ چھہ موجود هی اور سوله

خلافِ قیاس هی اور جو الفاظ سات اور دہائی سے

مرکب ہین انکے اول مین سین ضرور هی جیسے سترہ ستائیس

سینتیس سینتالیس ستاون سرسٹھ ستہتر ستاسی ستانوے

اور جو الفاظ آٹھ اور دہائی سے مرکب ہین انکے اول

مین آٹھ بلامد هی جیسے اٹھارہ اٹھائیس اٹھاون

اٹھاسی اٹھانوے لیکن اڑتیس اڑتالیس اڑسٹھ

مین الف رہے هی اور جو الفاظ نو اور دہائی سے

مرکب ہین اُنکے اوّل مین الف نون هی جیسے انیس

انتیس انتالیس انچاس انسٹھ اناسی لیکن نواسی

اور ننانوے مین نون هی اور ان لفظون کے آخر

مین یا ایک حرف اینده دہائی کے حرف آخر کے

مطابق ھی جیسے اُنسٹھ یا دو حرف ہین جیسے انیس اکھتر
اناسي یا تین حرف ہین جیسے انتیس اُنتالیس انچاس یا
ایک حرف بھي نہین ھی جیسے نواسي ننانوے اور دہائي
کا یہہ حال ھی کہ گیارہ سے اٹھارہ تک اور اکادن
سے اُنسٹھ تک دہائي کا ایک حرف بھي نہین پایا جاتا
اور اکیس سے اٹھائیس تک بیس کے دو حرف یعني یے
اور سین موجود ہین اور اکتیس سے ارتیس تک لفظ
تیس بجنسہ موجود ھی اور اکتالیس سے ارتالیس تک
چالیس کے تین حرف یعني لفظ لیس موجود ھی اور اکسٹھ
سے اڑسٹھ تک ساٹھہ کا مخفف یعني لفظ سٹھ موجود
ھی اور اکھتر سے اٹھتر تک ستر کے دو حرف
یعني لفظ تر موجود ھی اور اکاسي سے نواسي تک
اسي کي دو حرف یعني لفظ سي موجود ھی اور

اکانوے سے ننانوے تک نوے کے دو حرف یعنی
لفظ وے موجود ھی اور اٹھاسی اور اناسی مین
پچاس اور ستر کا ایک حرف بھی نہین ھی اور انیس
اور انتیس اور انتالیس اور انچاس مین اگر ایندہ دہائی
کی رعایت کی ہو تو جس دہائی سے یہہ الفاظ مرکب
ہین ان مین کا ایک حرف بھی اِن لفظون مین نہین ھی
اور اس رعایت پر لفظ اٹھاسی اور اٹھتر اور اناسی
گواہ ہین اور اگر اس دہائی کی رعایت کی گئی ہو
جس سے یہہ مرکب ہین تو انیس مین دس کا لفظ
ایک حرف یعنی سین اور انچاس مین چالیس کا حرف
ایک حرف یعنی سین ھی انتیس و انتالیس مین بیس
اور تیس کے دو حرف ہین یعنی بے اور سین اور
اس رعایت پر لفظ نواسی اور ننانوے شاہد ھی اور

جب شمار ٹھیک سو یا ہزار یا لاکھہ یا کرور وغیرہ
پر پہنچے اور اسکے سوا کوئی عدد نہو تو لفظ
ایک کی حاجت نہین ہوتی لہذا یہہ نہ کہین گے
کہ ہمارے پاس ایک سو روپئے ہین بلکہ یہہ
کہین گے کہ ہمارے پاس سو روپئے ہین
اور یہہ نہ کہین گے کہ ہمارے پاس ایک
ہزار گھوڑے ہین بلکہ یہہ کہین گے کہ ہمارے
پاس ہزار گھوڑے ہین اور جب اعداد
سو سے زیادہ ہو جاین تو سو کے قبل لفظ
ایک یا جو مناسب ہو لانا واجب ہی جیسے ایک
سو پچیس روپئے ہین اور سوا سو روپئے ہین اور
ایک سو پچاس روپئے ہین اور ڈیڑہ سو روپئے ہین اور
ایک سو پچہتر روپئے ہین اور پونے دو سو روپئے

ہین اور اسی طرح الوف بھی کہے جاتے ہین جیسے ایک ہزار
ڈھائی سو اور سوا ہزار اور ایک ہزار پانچ سو اور ڈیڑھ ہزار اور
ایک ہزار ساڑھے سات سو اور پونے دو ہزار
اور جب ایک سیکڑے سے زیادہ سیکڑے ہون
تو جتنے سیکڑے ہون اتنے عدد تعین میات کے
لئے مقدم کرتے ہین جیسے دو سو اور تین سو وغیرہ
اور ایسہی الوف کو بھی قیاس کرو جیسے دو ہزار
اور تین ہزار وغیرہ اور جب الوف بہت ہو جاتے
ہین تو ہمیشہ کثیر کو قلیل پر مقدم کرتے ہین اور اعداد
تعین میات اور الوف کو میات اور الوف پر مقدم
کرتے ہین اور عدد کثیر و قلیل کے درمیان حرف
عطف لانا فصیح نہین ہی جیسے ایک سنکھہ دو پدم
تین نیل چار کھرب پانچ ارب چھہ کرور سات لاکھہ

آٹھ ہزار نوسو ننانوے روپے ہین منتھی نمبر ہے کہ گنتی ہمیشہ
واحد کی آیا کرتی ھی خواہ وہ واحد واحد حقیقی ہو اور
خواہ متعدد ہو لیکن مجموع واحد فرض کیا گیا ہو جیسے رتی
اور ماشہ و تولہ و سیر و پنسیری و من اوزان مین اور
گرہ و گز و بسوہ و بیگہہ مساحت مین اور گھڑی اور گھنٹہ
اور پہر اور مہینہ اور سال زمان مین اور گنڈہ اور دمڑی
اور دھیلہ اور پنجہ اور گاہی اور دہائی اور بیسی اور سیکڑا
اور الوف اعداد مین واحد فرض کئے گئے ہین اور کسر کے
پانچ الفاظ مشہور ہین سوا اور پونے اور ساڑھے اور
ڈیڑھ اور ڈھائی سوا ایک کے ایک ربع کو کہتے ہین اور
پونے ایک کے تین ربع کو کہتے ہین اور ساڑھے ایک کے
نصف کو کہتے ہین اور ڈیڑھ ایک اور نصف کو کہتے ہین
اور ڈھائی دو اور نصف کو کہتے ہین سوا اور پونے

کل اعداد کے ساتھ آتے ہین جیسے سوا دو سیر اور سوا تین سیر اور پونے دو سیر اور پونے تین سیر وغیرہ لیکن ایک کے ساتھ نہین آتے لہذا سوا ایک سیر اور پونے ایک سیر نہین بولتے بلکہ سوا سیر اور پون سیر یا تین پاؤ بولتے ہین اور ساڑھے بھی کل اعداد کے ساتھ بولا جاتا ھے جیسے ساڑھے تین اور ساڑھے چار لیکن ایک اور دو کے ساتھ نہین بولا جاتا ھے لہذا ساڑھے ایک اور ساڑھے دو نہین کہتے بلکہ ڈیڑھ اور ڈھائی کہتے ہین اور ڈیڑھ خاص کر کے ایک اور نصف کو کہتے ہین اور ڈھائی خاص دو اور نصف کو کہتے ہین سوال تم نے کہا کہ سوا ایک کے ایک ربع کو کہتے ہین تو چاہیئے کہ سوا روپیہ کے چار آنے ہون لیکن بیس آنے کیونکہ ہوتے ہین جواب سوا روپیہ اصل مین سوا ایک روپیہ تھا لیکن لفظ ایک حذف

کر دیا گیا ہی اور لفظ ایک اور مقامون سے بھی حذف
کیا گیا ہی جیسے کسی نے پوچھا کہ یہہ کپڑا کتنے گز ملا ہی تو
جواب دینگے کہ روپیہ گز ملا ہی سوآل یہہ کیون نہین کہتے
ہو کہ سوا ایک صحیح اور ایک ربع کو کہتے ہین تاکہ ایک کی
تقدیر کی ضرورت نہو جوآب اگر سوا ایک صحیح اور ایک
ربع کو کہین تو سوا چار روپے کے پانچ روپے چار
آنے ہونگے کیونکہ سوا چار ہین چار کے اوپر سوا یعنی ایک
صحیح اور ایک ربع بڑھ جاتا ہی اور سب ملا کے پانچ روپے
چار آنے ہوتے ہین سوآل یہہ کیون نہین کہتے ہو کہ جب
مجرد سوا بولتے ہین تو ایک صحیح اور ایک ربع کو کہتے
ہین اور جب کسی دوسرے عدد کے ساتھ بولتے ہین تو
فقط ایک ربع کو کہتے ہین اور اب بلا تکلف سوا روپے
کے میس آنے اور سوا چار روپے کے چار روپے چار آنے ہونگے

جواب اگر سوا سے فقط ایک ربع لیا جاے اور اس مین
کہین کچھ قباحت نہ پیدا ہو تو کیا ضرور ہی کہ ایک مرتبہ سوا
سے ایک صحیح اور ایک ربع لین اور ایک مرتبہ صرف ایک
ربع لین یہہ تو معلوم ہو چکا ہی کہ کسر ہمیشہ واحد کی آتی
ہی خواہ وہ واحد واحد حقیقی ہو اور خواہ واحد مفروضی
ہو لہذا جب سوا بارہ کہو گے تو اس سے بارہ صحیح اور
ایک کا ربع مراد ہو گا نہ یہہ کہ بارہ صحیح اور بارہ کا ربع
اور ساڑھے بارہ سے بارہ صحیح اور ایک کا نصف مراد
ہی نہ یہہ کہ بارہ صحیح اور بارہ کا نصف اور پونے بارہ
سے گیارہ صحیح اور ایک کا تین ربع نہ یہہ کہ گیارہ صحیح
اور گیارہ کا تین ربع اور اسی طرح کل اعداد کو قیاس
کرو لیکن سوا سو سے سو صحیح اور ایک کا ربع مراد نہین
ہی بلکہ سو صحیح اور سو کا ربع مراد ہی اور ڈیڑھ سو سے سو

صحیح اور ایک کا نصف نہین بلکہ سو صحیح اور سو کا نصف
اور پونے دو سو سے سو صحیح اور ایک کا تین ربع نہین
بلکہ سو صحیح اور سو کا تین ربع مراد ھی اور اسکا سبب
یہہ ھی کہ سو اگرچہ متعدد ھی لیکن مجموع واحد فرض کیا
گیا ھی اور اِسکے واحد ہونی کی دلیل یہہ ھی کہ جیسا
ایک اور اُسکے نصف کو ساڑھے ایک نہین کہتے بلکہ
ڈیڑہ کہتے ہین ویسا ھی سو اور اُسکے نصف کو ساڑھے
سو نہین بلکہ ڈیڑہ سو کہتے ہین اور جیسا کہ دو اور نصف
کو ساڑھے دو نہین بلکہ ڈہائی کہتے ہین ویسا ھی دو سو
پچاس کو ساڑھے دو سو نہین بلکہ ڈہائی سو کہتے ہین
اور ایسیہی الوف کو بھی قیاس کرو لطیفہ اس قاعدہ کے
موافق جب بیس متعدد فرض کیا جاتا ھے تو ساڑھے
بیس کہتے ہین اور اس سے بیس اور ایک کا نصف مراد

ہوتا ھی اور جب بیس کا مجموع واحد فرض کیا جاتا ھی
تو ڈیڑھ بیس کہا جاتا ھی اور اس سے تیس مراد ہین
لطیفہ ایک پیسہ اور آٹھہ دمڑیان دونون برابر ہین
اور ایک پیسے کا ربع اور اٹھہ دمڑیون کا ربع دونون
برابر ہین اور متساوئین پر جب بقدر متساوی بڑھاتے
ہین یا بقدر متساوی گھٹاتے ہین تو متساوئین حاصل
ہوتے ہین اس سے یہہ گمان ہوتا ھی کہ شاید سوا پیسہ
اور سوا اٹھہ دمڑی دونون برابر ہونگے اور پونے
دو پیسے اور پونے سولہ دمڑی دونون برابر ہونگے
لیکن ایسا نہین ھی کیونکہ ایک پیسہ اٹھہ دمڑیون کا مجموع
ھی واحد فرض کیا گیا ھی اسواسطے اسکی کسر ہین اسی
کا ربع آتا ھی اور آٹھہ دمڑیان متعدد ہین اس واسطے
اُسکی کسر ہین ایک دمڑی کا ربع آتا ھی اور پونے دو پیسے

ہین ایک پیسہ کا ربع کم ہوتا ھی اور پونے سولہ دمڑیا
ہین ایک دمڑي کا ربع کم ہو جاتا ھی اور جب اعداد سے
احاطہ افراد قصد کرتے ہین تو آخر ہین واو نون زیادہ
کرتے ہین جیسے تینون اور چارون اور نوون اور دسون
وغیرہ لیکن دو سے دونون اور چھہ سے چھوؤن مسموع
ھی اور ایک سے ایکون نہین اتا کیونکہ ایک ہین افراد
متعدد نہین ہین جنکے احاطہ کي حاجت ہو اور جو کلمات
مراتب اعداد کے واسطے مخصوص ہین جیسے اکائي اور
دہائي اور سیکڑا اگر یہہ واو نون کے ساتھہ بولے
جاین جیسے اکائیون دہائیون سیکڑون تو احاطہ افراد
مراد نہین ھی بلکہ یہہ جمع کے صیغے ہین اور جو کلمات
مراتب اعداد اور شمار دونون کے واسطے آتے ہین
اور انکي مقابلہ ہین دوسرا کلمہ مراتب اعداد کے واسطے

نہین وضع کیا گیا جیسے ہزار اور لاکھہ اور کرور وغیرہ
تو وہ دونون معنیون کے واسطے آتے ہین جیسے ہزار
روپے تھے سو ہزارون دیدیئے یعنی کل دیدیئے اور
ہزارون روپے دیدیے یعنی کئی ہزار اور یہہ دونون
قسم کے اعداد مذکر و مونث مین مشترک ہین جیسے چار
مرد ہین اور چار عورتین ہین اور چارون مرد ہین اور
چارون عورتین ہین اور جب اعداد نسبتی بنالیتے ہین
تو مفرد اصلی کے واسطے واو الف اور نون غنہ اور مفرد
ترکیبی کے واسطے واو اور یے مجہول اور نون غنہ اور
مونث کے واسطے واو اور یاء معروف اور نون غنہ
آخر مین زیادہ کرتے ہین اور ان عددون مین
تذکیر و تانیث کی تفریق رہتی ہی جیسے ساتوان بیسائون
ساتوین وغیرہ اور جس عدد کے آخر مین واو ہو اس مین پھر واو

کے زیادہ کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اسی واو کو حرکت
دیدیتے جیسے نوان نوین نوین لیکن ایک سے پہلا پہلے
پہلی اور دوسے دوسرا دوسرے دوسری اور تین سے
تیسرا تیسرے تیسری اور چار سے چوتھا چوتھے چوتھی
اور چھہ سے چھٹوان چھٹوین چھٹوین اور چھٹا چھٹے
چھٹی بھی آتا ہے ؛ چنانچہ ناسخ مرحوم فرماتے ہین ؏
اک قمر اک عطارد اک زہرہ ؛ شمس مریخ مشتری یعنی چھٹا
اور فارسی مین ایک سے انیس ۱۹ تک سماعی ہین جیسے
یک ۱ دو ۲ سہ ۳ چہار ۴ پنج ۵ شش ۶ ہفت ۷
ہشت ۸ نہ ۹ دہ ۱۰ یازدہ ۱۱ دوازدہ ۱۲ سیزدہ ۱۳
چہاردہ ۱۴ پانزدہ ۱۵ شانزدہ ۱۶ ہفتدہ ۱۷ ہیژدہ ۱۸
نوزدہ ۱۹ اور انکے بعد دہائیان سماعی ہین جیسے
بست ۲۰ و سی ۳۰ و چہل ۴۰ و پنجاہ ۵۰ و شست ۶۰

وہفتاد وہشتاد ونود اور اکیس سے ننانوے تک
جو اعداد اکائی اور دہائی سے مرکب ہین وہ سب
قیاسی ہین جیسے بست ویک بست ودو بست وسہ
بست وچہار بست وپنج بست وشش بست وہفت
بست وہشت بست ونہ وغیرہ اور جب ان کو نسبت
کے واسطے بناتے ہین تو حرف اخر کو ضمہ دیکے میم زیادہ
کرتے ہین جیسے یکم و دوم وغیرہ اور سہ سے سوم
اتا ہی + اور عربی اعداد سے کسور بتشو اردو مین اکثر
مستعمل ہین اور وہ یہ ہین نصف ½ ثلث ⅓ ربع ¼
خمس ⅕ سدس ⅙ سبع ⅐ ثمن ⅛ تسع ⅑ عشر ⅒
اور بعض اعداد نسبتی بھی مستعمل ہین جیسے اول وثانی
وثالث ورابع وخامس اور واحد سے پہلا مراد نہین
ہی بلکہ واحد اور احد دونون سے ایک مراد ہی

چنانچہ جب کہو کہ خدا واحد ھی تو یہہ مراد ھی کہ خدا ایک
ھی نہ یہہ کہ خدا پہلا ھی ✤ دسوین فصل بحث تذکیر وتانیث
مین مخفی نہ ھی کہ اسم کا مسمی یا حیوان ھی یا غیر حیوان
ھی اور حیوان یا نر و مادہ مین ممتاز ھی یا نہین اگر
ممتاز ھی تو غالباً نر کا نام اور اور مادہ کا نام اور ہوگا
جیسے بکرا بکری اور بیل گای وغیرہ نر کے نام کو مذکر
اور مادہ کے نام کو مونث کہتے ہین اور یہہ تذکیر وتانیث
حقیقی ھی لیکن باز مادہ ھی اور مذکر کہا جاتا ھی شاید
اسکی وجہہ یہہ ہوگی کہ وہ اپنے نر یعنی جُرّہ سے قوی ھی
اس سبب سے واضع نے اسے نر تصور کر کے مذکر کہا
اور جب معلوم ہوا کہ وہ مادہ ھی اور اسکا نر جُرّہ ھی
تو جُرّا کو بھی مذکر کہا ✤ اور اگر ممتاز نہین ہین تو غالباً
نر و مادہ کا ایک ھی نام ہوتا ھی جیسے بہالو چیتا وغیرہ

اور ناگ سے ناگن بقاعدۂ تانیث نہین ہی اِس واسطے
کہ نر کو پہچان کے ناگ اور مادہ کو پہچان کے ناگن نہین
کہتے بلکہ ناگن ایک قسم کے سانپ کا نام ہی اور اِس مین
نر و مادہ دونون داخل ہین اگر اس اسم پر یعنی جسکا
مسمّٰی نر و مادہ مین ممتاز نہین ہی مذکر حقیقی کا حکم کیا
جای تو مذکر ہی اور مونث حقیقی کا حکم کیا جاے تو مونث
ہی اور یہہ تذکیر و تانیث فرضی ہی اور مذکر و مونث
کے حکم سے یہہ مراد ہی کہ جو لفظ مذکر حقیقی کے لئے استعمال
کرتے ہین اور مونث حقیقی کے لئے نہین استعمال
کرتے اگر وہی لفظ اس اسم کے لیئے استعمال کرین
تو وہ مذکر فرضی ہی اور اگر وہ لفظ اسکے لئے استعمال
کرین جو مونث حقیقی کے لیئے استعمال کرتے ہین
اور مذکر حقیقی کے لیئے نہین استعمال کرتے تو وہ

مونث فرضي هي مثلاً لفظ اچھا مذكر كے ليئے هي اور لفظ
اچھي مونث كے ليئے هي اگر كهين كه يهه بلبل اچھا هي
تو بلبل مذكر فرضي هي اور اگر كهين كه يهه بلبل اچھي هي
تو بلبل مونث فرضي هي اور نر و ماده مين امتياز نهونے
كا سبب يا شدت مشابهت هي جيساكه چيل كوّا وغيره
مين كه نر و ماده كي صورت يكسان معلوم هوئي اور
واضع تميز نكرسكا اس سبب سے دونون كا ايك هي
نام ركهديا يا خوف هي جيسے چيتا وغيره مين كه اگرچه
تميز ممكن هي ليكن خوف كے سبب سے واضع نے تميز كا
قصد نكيا اور دونون كا ايك نام ركهديا ليكن ريچھ
و ريچھني و شير و شيرني و كبوتر و كبوتري نادر هين
اور جوها و جوهيا بقاعده تانيث نهين بلكه بقاعده تصغير هي
يا دونون وجهين مجتمع هوگئين جيسے سانپ بچھو وغيره

هین یا حقیقت مین نہ وہ نر هین نہ مادہ جیسے بیر بہوٹی
اور کچوا وغیرہ + اور غیر حیوان پر اگر مذکر کا حکم کیا
جاے تو مذکر هی اور مونث کا حکم کیا جاے تو مونث
هی جیسے قلم دوات وغیرہ اور یہہ تذکیر و تانیث
لفظی هی + بهرحال تذکیر و تانیث یا قیاسی هی یا سماعی
لهذا یہہ فصل دو مقصد پر ترتیب دی گئی هے پہلا
مقصد قیاسی کے بیان مین واضح ہو کہ اگر ایک معنی کے
واسطے کئی لفظ پاے جاین تو ان سبہون مین تانیث
و تذکیر کی موافقت ضرور نہین هی بلکہ کبھی موافقت پائی
جاتی هی جیسے چشم و آنکھ اور ٹوپی و کلاہ اور آڑ و اوٹ
اور چوب و لکڑی اور شب و لیل و رات سب مونث
هین + اور شتر و اونٹ اور بوم و الّو اور ایاغ و ساغر
اور دندان و دانت اور یوم و روز و دن اور شیر و

درخت و شجر اور پیٹ و شکم و بطن اور پتھر و حجر و سنگ سب مذکر ہین + اور کبھی مخالفت پائی جاتی ھی چنانچہ جادہ و کشور و بخار و دیدہ مذکر ہین لیکن راہ و اقلیم و تپ و چشم مونث ہین + اور اگر ایک مادہ کے کئی لفظ پائے جاین تو اُن ہین بھی موافقت ضرور نہین ھی بلکہ کبھی موافقت پائی جاتی ھی جیسے دَہِن و دِہَن اور مُہر و مِہر اور شیر و شِیر اور زور و زُور سب مذکر ہین اور دَھول و دُھول اور لَو و لُو لوٹ و لُوٹ سب مونث ہین اور کبھی مخالفت پائی جاتی ھی جیسے گُل و گِل اور دَیر و دِیر اور دَم و دُم اور چَین و چِین بلکہ ایک ھی لفظ اگر دو معنی ہین مستعمل ہو تو کبھی موافقت پائی جاتی ھی چنانچہ گُل خواہ پھول خواہ داغ خواہ تنباکو کا گل ہو لیکن مذکر ھی اور غل خواہ شور خواہ زنجیر ہو لیکن مذکر ھی اور کوس خواہ مسافت

زمین خواه آستین کا جوڑ ہو لیکن مذکر ہی اور پھول خواہ
گل خواه دھات ہو لیکن مذکر ہی اور گن خواه ہنر خواہ
ناؤ کھینچنے کی رسی ہو لیکن مذکر ہی + اور کبھی مخالفت
پائی جاتی ہی چنانچہ لکھنے کا قلم مذکر ہی اور داڑھی کی قلم
مونث ہی اور بحر یعنی دریا مذکر ہی اور بحر یعنی شعر کا
وزن مونث ہی اور مہر بمعنی آفتاب مذکر ہی اور مہر بمعنی
محبت مونث ہی اور مہتاب یعنی چاند مذکر ہی اور مہتاب
ایک آتشبازی کا نام مونث ہی اور اگر کوئی لفظ دو
جزو سے مرکب ہو اور ایک جزو مذکر اور ایک مونث
ہو تو کل ہمیشہ ایک جزو کے خلاف ہو گا چنانچہ دست
مذکر اور پناہ مونث ہی لیکن دست پناہ مذکر ہی اور
ازار مونث و بند مذکر ہی لیکن ازار بند مذکر ہی اور زمین
مونث و قند مذکر ہی لیکن زمین قند مذکر ہی اور اب مذکر

و جو مونث هین لیکن اب جو مونث هی اور اگر دونون
جزو موافق هون تو کل کبھی اجزا کے موافق هوتا هی
چنانچه آب اور دست دونون مذکر هین اور آبدست
بھی مذکر هی اور خر دگوش دونون مذکر هین اور خرگوش
بھی مذکر هی اور کبھی خلاف هوتا هی چنانچه نی اور شکر دونون
مونث هین لیکن نیشکر مذکر هی اور شیر و مال دونون
مذکر هین لیکن شیرمال مونث هی اور آب و رو دونون
مذکر هین لیکن آبرو مونث هی اور اگر کوئی لفظ مخفف
کیا جاتی تو اصل اور مخفف مین کبھی موافقت پائی جاتی
هی چنانچه گوارا اور گوار دونون مذکر هین اور کبھی مخالفت
پائی جاتی چنانچه دیدار مذکر اور دید مونث هی اور یه بھی
ضرور نهین هی که جو لفظ عرب مین مذکر هی وه اردو
مین بھی مذکر هو اور جو لفظ وهان مونث هو وه یهان

بھی مونث ہو چنانچہ کتاب و خبر و شتر عرب مین مذکر
ہین اور یہان مونث ہین اور نفس و شمس و کلمہ وہان
مونث ہین اور یہان مذکر ہین اور نہ مخالفت ضرور
ہی چنانچہ کلام و اسم و فعل و حرف وہان مذکر ہین اور
یہان بھی مذکر ہین اور سبیل و شراب و عروس وہان
مونث ہین اور یہان بھی مونث ہین + اور اِس زبان
مین قیاس کے دو طریق اچھے ہین اور ہم حتی الوسع
اس کے بیان مین کوشش کرتے ہین اور خدا صاحب
توفیق ہی + جس ہندی مصدر کے آخر مین الف ہی وہ
اکثر مذکر ہی بہ شرطیکہ الف کے ما قبل یای تحتانی نہو
جیسے ڈاکا و ڈھرکا و کھٹکا و لگا وغیرہ + جس مصدر
کے آخر مین یای معروف ہی وہ مونث ہی جیسے بولی
وگدگدی و ٹھگی و ٹھگاہی و گنتی و بھرتی وغیرہ +

جس مصدر کے آخر مین واو موقوف ھی وہ مذکر ھی
جیسے الگاو و بچاو و بتاو و لگاو وغیرہ جس مصدر
کے آخر مین وٹ ھی وہ مونث ھی جیسے بناوٹ
سجاوٹ و لگاوٹ وغیرہ + جس مصدر کے آخر
مین ہٹ ھی وہ مونث ھی جیسے جھنجھلاہٹ و گھبراہٹ
و کڑواہٹ و اداہٹ وغیرہ + جس مصدر کے
آخر مین سین مہملہ ساکن ھی وہ مونث ھی جیسے مٹھاس
و پیاس وغیرہ + جس مصدر کے آخر مین پن ھی
وہ مذکر ھی جیسے بھولاپن و لڑکپن وغیرہ + جو فارسی
مصدر ماضی مطلق کے وزن پر ھین وہ مونث
ھین جیسے آمد و افتاد و گشت و کوفت وغیرہ لیکن گشت مین اختلاف ھی
تدبیر الدولہ مدبیر الملک منشی مظفر علی خان صاحب
بہادر جنگ دام فیضہ متخلص باسیر شاگرد مصحفی

قبضے لئے وہ طرز نو دکھائی + بجلی
لے حد سے کوفت کھائی + جو مصدر
دو ماضی سے بنتے ہیں وہ سو نشت ہیں
جیسے آمد رفت و آمد و شد وغیرہ + جو
مصدر امر کے وزن پر ہیں وہ اکثر مذکر
ہیں جیسے آرام و آزار و آشوب و خرام
و لاف وغیرہ + مقبول الدولہ احسان
الملک مرزا محمد مہدی علی خان ثابت
جنگ قبول مرحوم شاگرد ناسخ ؎
نہ دو قدم چلے حیرت سے کبک اور طاؤس + تمھارے
سامنے ان سے خرام ہو نہ سکا + خواجہ حیدر علی
آتش مرحوم ؎ وہ دہن ہوں نہ نکلا حرف غرور
+ وہ زبان ہوں نہ جس سے لاف ہوا +

لیکن پرداز و تاب و تراشش وزیب
و شکن وطلب وگریز مونث ہین + اسیر سے
کہون کیا جو زیب مکان ہوگئی + قدم سے زمین
اسمان ہوگئی + میر علی اوسط رشک دام فیضہ
سے اللہ رے وصل یار کے مضمون کا اثر +
نامہ نہ کھل سکا یہہ شکن سے شکن ملی + پنڈت دیا شنکر
متخلص بہ نسیم مصنف مثنوی گلزار نسیم شاگرد آتش
گل کی وہ عرض جبای اسکو + رخصت کی طلب سنائی
اسکو + شیخ امام بخش ناسخ مرحوم سے عشق جب دارد
ہوا کی عقل نے دل سے گریز + ایک جا دیکھا ہی کس نے
شیر اور روباہ کو + اور خراش مین کلام ہی + جن
مصدرون کے آخر مین واو معروف ہی وہ مونث
ہی جیسے گفتگو جستجو شست شو وغیرہ + جس

مصدر کے آخر مین شین ساکن ھی وہ مونث ھی جیسے
آرایش وآزمایش وپیدایش وفرمایش وغیرہ*
لیکن خلش رفیع السودا مرحوم اور آتش کے کلام
مین مذکر ھی + سودا سے خوشش ہین شکستہ بالی
سے ہم اپنی اندنون + پرواز کا تو دل سے خلش دور
ہوگیا + آتش سے بھولتی انکھین نہین اکدم تجھے
ای شہسوار + یاد تیری دل سے رکھتی ھی خلش نہین کا
اور اکثر فصحا کے نزدیک مونث ھی اور یہی فصیح
ھی + فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان برق
مرحوم شاگرد ناسخ سے کم نہین کاوش مژگان سے
خلش خارون کی + جادہ صحرا مین نہین بار ھین
ھین تلوارون کی + جس مصدر کے آخر مین
ہاء مختفی ھی وہ مذکر ھی جیسے اندازہ واندیشہ

۱۳ اندازہ

وغیرہ ✣ جس مصدر کے آخر مین یاء معروف هی وہ
مونث هی جیسے بینائی و توانائی و دانائی وغیرہ ✣
جو عربی مصدر عشق کے وزن پر هین وہ اکثر مذکر
هین جیسے اذن و حلم و ذکر و سحر و علم وغیرہ لیکن
حرص مونث هی اور فکر سودا کے کلام مین مذکر هی
چنانچہ یہہ شعر انہین کا هی ؎ توڑ کر بتخانہ کو مسجد
بنائی شیخ نے ✣ برہمن کے دل کو بهی کچهہ فکر هی تعمیر کا
اور اب فصحا کی زبان پر مونث هی ✣ اسیر ؎
فکر هی ان کو متاع حسن نیلام کی ✣ سیر هو چهوٹے
اگر بولی ہمارے نام کی ✣ جو مصدر انس کے وزن
پر هین وہ اکثر مذکر هین جیسے بخل و بعد و جرم و جود
و طول ✣ ناسخ ؎ بخل جتنا هی زیادہ جود اتنا
کم هوا ✣ اج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم هوا ✣

لیکن جوع وصلح مونث ہین + جو مصدر بقا کی وزن
پر ہین وہ اکثر مونث ہین جیسے جفا وخطا وصفا وغیرہ
سلطان ابن السلطان خاقان ابن الخاقان حضرت
ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ سلطان عالم
قیصر زمان محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ
دولتہ وابد اللہ حشمتہ سے کس شخص نے آپ سے
دغا کی + کس کس نے حضور پر جفا کی + اسیر سے
کس منہہ سے آینہ کو ہوس انجمن کی ہی + پڑھکے ہمارے
دل سے صفا اس بدن کی ہی + لیکن خلا وصلا وملا مذکر ہین + برق سے یہہ
نہین نہ کسی طرح وہ ملا ہرگز + دیا کبھی نہ کسی چیز کا
صلا ہرگز + جس مصدر کے آخر مین ت زائد ہی وہ
مونث ہی جیسے بیعت ونجات ونخوست واستقامت
وتقویت ومناجات وغیرہ اور جسکے آخر مین نے

اصلی ھی اسکا مونث ہونا ضرور نہین ھی جیسے ثبوت
و تفاوت وغیرہ جس مصدر کے آخر مین ے ت کے
عوض ہاء مختفی ھی وہ مذکر ھی جیسے حیلہ و سجدہ و شہرہ و
رتبہ و تکیہ و آیہ وغیرہ آتش سے اس رخ پہ ابروان
سے مسون کو سمجھ نہ کم + ہر آیہ ھی فصیح کلام مجید کا +
ناسخ نے زعم مین اپنے لپٹ کر یار سے سویا ہین
رات + دن ہوا تو تکیۂ پہلو نظر آیا مجھے + لیکن توبہ
مونث ھی + چنانچہ یہ شعر + میر وزیر علی صبا مرحوم
سے وہ بادہ نوش ہین پیری مین بھی نہ توبہ کی +
شراب خم مین رھی شیشہ مین خضاب رہا + جو مصدر
بیان کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے رواج
و سواد و طواف و فراغ جیسے ان بیتون مین + میر علی
اوسط رشک نام خلیفہ شاگرد ناسخ سے لب لعل

جانان کی تشبیہ سے + رواج عقیق مین بڑھگیا + آتش
ع ائی تھی مجھکو شہر خموشان سے یہ صدا[٣٩] + تاریکی
لحد تھی سواد اس دیار کا + ولہ ع گر د اُس کوچہ کے
پھرا آتش + حاجی سے کعبہ کا طواف ہوا + اسیر ع
فراغ اسکو جسوقت حاصل ہوا + وہ پھر دوسرے
گھر مین داخل ہوا + لیکن اذان و امان و بیاض
و طلاق و فلاح و متاع مونث ہین جیسے ان بیتون مین +
برق ع اذان دی کعبہ مین ناقوس دیر مین پھونکا +
کہان کہان ترا عاشق تجھے پکار آیا + اسیر ع زبان
دے جو یارا یہ کرنا بیان + کہ دی ہی مجھے شہ نے تجھ سے
امان + ولہ ع دشت وحشت مین بیاض چشم
جانان یاد کی + شاخ آہو مجھکو قمچی ہوگئی استاد کی +
ولہ ع ارشاد[٣٧] ہوا بیاض آئی + نایاب تھی جو غزل

ستائی + نا سنح سے دیے اُنکو سلاح بہر شکار +
کی ہی انکی صلاح بھر شکار + برق سے قناعت سے
دُنیا کو دیدی طلاق + مکرر دہ آآکے سائل ہوئی
سلطان عالم سے متاع حواس و خرد لٹ گیی +
عنان صبر و آرام کی چھٹ گیی + جو مصدر حساب کے
وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے قیام و قیاس وغیرہ
گلزار نسیم سے سن سن کے اڑے حواس آگئے
لاسے نہ یقین قیاس اُنکے + لیکن کتاب بمعنی مکتوب
مستعمل ہی اور مونث ہی اور مزاج و نزاع مونث
ہین اسیر سے اُسیکا دیر مین جلوہ اُسیکا نور کعبہ مین
نزاع مین اس قدر ہین کس لیے گبر و مسلمان ہین + جو مصدر
سؤال کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین + جو مصدر جلوس
کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے حصول و سلوک و

عروج وغیرہ لیکن رجوع بعض کے نزدیک مذکر اور
بعض کے نزدیک مونث ھی + ناسخ سے ایسا
طبیب کون ھی ای گل کہ بارہا + تجھ سے رجوع نرگس
بیمار نے کیا + برق سے دل اس صنم سے ذم نزع
پھر گیا ای برق + رجوع اور سے کي جب مرض کو
طول ہوا + جو مصدر خلو کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر
ہین جیسے علو وغلو وغیرہ اور سمو مین اختلاف ھی +
جو مصدر جولان وعرفان وطغیان کے وزن پر ہین
وہ مذکر ہین + باب افعال سے جو الفاظ ابدال کے
وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے ارشاد واعزاز
واکرام وایجاد وغیرہ + مقبول سے مرثیہ گو بھی
ہون شاعر بھی مورخ بھی ہون + چاہون کیونکر
نہ سخنداں مین اعزاز اپنا + رشک سے جو قدر

نبی بخش غذای دو جہان ھی + اتنا ہی نبی کرے تھے
اکرام علی کا + آتش سے یار غمزے نئے انداز نئے
ناز نئے + تم کو اس عالم ایجاد مین ایجاد آیا + لیکن
اصلاح وافراط واکراہ وامداد مونث ہین + آتش
سے شاعر ہون بوی سیب زنخدان ہون سونگھتا
+ اصلاح مجھکو رہتی ھی اپنے دماغ کی + سلطان عالم
اختر سے نہ کہین اسکی باتین ذرا راہ کی + حرم
گھر مین آلے نسے اکراہ کی + خواجہ محمد وزیر وزیر
مرحوم شاگرد رشید ناسخ سے باقی رہا تھا جیب سو
ٹکڑے اڑا دیا + دست جنون نے خوب کی امداد
بانصیب + اور ازدحام کو انشاء اللہ خان نے دریای
لطافت مین مونث لکھا ھی لیکن اب یہ فقط مذکر ھی
چنانچہ یہ شعر اس پر دال ھی اسیر سے جب قیامت

ہین ازدحام ہوا + ہین یہ سمجھا کہ بار عام ہوا +
اور جو الفاظ ارادہ کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین
جیسے ازالہ وافاقہ وغیرہ اور جو لفظ ابقا کے وزن
پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے اجرا واخفا وایجاد وغیرہ
سلطان عالم اختر سے ۵ بہت تا بمقدور اخفا کیا +
مگر راز دل غم نے افشا کیا + اسیر سے ۵ کیا شانے
ایسا سوئی سوسمار + کہ گویا ہو کر حمد پروردگار
لیکن انشا وایذا مونث ہین + سلطان عالم اختر
سے ۵ اسواسطے دی ھی تجھکو ایذا + تا وصل کرے
قبول میرا + باب افتعال اکثر مذکر ھی جیسے اختصاص
والتفات والتماس واختراع واختلاط وافتراد واقتضا
وغیرہ + اسیر سے ۵ اسے دختر عم سے تھا التفات
نکرتا تھا اس سے ذرا التفات + اختر دام دولتہٗ

باب افتعال

سے کیا اکے خدمت مین یہ التماس + کہ ای شاہ
افاق جوہر شناس + اسیر سے کیا افترا احمد پاک
پر + یہ بہتان شہنشاہ لولاک پر + رشک سے
ہو گیا حسن برق خرمن دل + نور سے نے اقتضا نار
کیا + لیکن احتیاج و احتیاط و اصطلاح و اطلاع
و ابتدا و اشتہا و اعتنا و اقتدا و اکتفا و التجا و انتہی مونث
ہین + اسیر سے پھیلی تھی روشنی ترے حسن شباب کی +
عالم مین احتیاج نہین آفتاب کی + وزیر سے کی سگ
جانان کی خاطر احتیاط + قینچیان تربت پہ لگوائین ہما کے
واسطے + ناسخ سے دیکھتا تھی قاصد نامہ نہ سنتا تھی
پیام + کس طرح ہو اطلاع اسکو ہمارے حال کی +
آتش سے مے نہ دینا مجھکو بیدردی تھی ابتو ساقیا +
ابتدا جاڑے کی تھی اور انتہا برسات کی + اسیر

اسیر سے ... (handwritten marginal note)

؎ ہوئے صرف طاعت جو شاہِ انام + تو مین نے
بھي کي اقتداي امام + سلطان عالم اختر ؎
نہ تھي نام کو اِس مین بوئے[٤٣] وفا + محبت پہ میرے نکي
اکتفا + اسیر ؎ منت سے کہا یہہ کرکے زاري +
ھي ایک یہہ التجا ہماري + اور التماس مونث بھي سنا
جاتا ھي + باب[٤٨] اِنفِعَال اکثر مذکر ھي جیسے انحراف و انسداد ٤٨ انفعال
و انفعال و انقلاب و انصرام وغیرہ سلطان عالم اختر
؎ شب و روز امادۂ اہتمام + کیا اپنے عہدے
کا خوب انصرام + باب[٤٩] اِستفعَال سے جو الفاظ استفعال ٤٩ استفعال
کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے استخراج
و استفراغ و استقلال وغیرہ لیکن استدلال و
استعداد و استمداد مونث ہین اور جو الفاظ استقامت
کے وزن پر ہین وہ مونث ہین جیسے استطاعت

واستعانت وغیرہ اور جو الفاظ استحالہ کے وزن پر ہین وہ
مذکر ہین جیسے استحاضہ واستعارہ وغیرہ اور جو الفاظ استفعا کے
وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے استعفا واستغنا لیکن استدعا
واسترضا واستغنا مونث ہین + باب ۳۰ تَفْعِیْل سے جو الفاظ
تاثیر کے وزن پر ہین وہ اکثر مونث ہین جیسے تالیف وتاویل
وتحریر وتمیز وغیرہ لیکن تمکین اتش کے کلام مین مذکر ہی چنانچہ
اِس شعر سے ظاہر ہی ۔ قول دیکھا ہم نے میزان خرد مین بارہا
کوہ سے اي ناز مین بھاري ترا تمکین ہوا + اور تعویذ بالاتفاق
مذکر ہی + آتش ۔ مي کي تکلیف نہ کیونکر کرین ان آنکھون کے
جام + ہوي سراسر سیہ برق سنہر التعویذ + اور تلمیذ بکسر اول
ہی تفعیل کے وزن پر نہین ہی + اور جو الفاظ تربیت کے وزن
پر ہین وہ مونث ہین جیسے تعزیت وتقویت وغیرہ + اور جو الفاظ
تذکرہ کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین جیسے تفرقہ وتجربہ وغیرہ +

تفعل ۱۳

باب تفعّل سے جو الفاظ تامل کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر
ہین جیسے تجسس وتحمل وتردد وترصد وتصدق وتصرف وتفکر
وغیرہ قبول سہ پھرا محروم اسکندر تو بس مطلب یہ ہاتھہ
ایا ✦ کہ بیجا بہرانسان ہی تجسس آب حیوان کا ✦ لیکن توجہہ
سلطان عالم اختر کے کلام مین مذکر اور اکثر فصحا کے کلام
مین مونث ہی ✦ صبا سہ بنت العنب پری تھی توجہ نکی مگر ✦
زاہد بہ جن سوار ہوا حور کے لیئے ✦ قبول سہ عشق نے زردئی
کتابی کا دیا ہی دل کو درس ✦ ہی توجہ دم بدم شاگرد پر
استاد کی ✦ اور توقع مونث ہی ✦ وزیر سہ بال و پر بھی
گئے بہار کے ساتھہ ✦ اب توقع کیسے رہائی کی ✦ اور جو الفاظ
ترقی کے وزن پر ہین وہ مونث ہین جیسے تسلی وتعلی وغیرہ
اور جو الفاظ تبرا کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین لیکن تمنا
مونث ہی ✦ اسیر سہ کیا کہون حسرت ۱۸ دل وصل مین

کیا کیا نکلی + حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی + باب تفاعل
سے جو الفاظ تخالف کے وزن پر ہین وہ اکثر مذکر ہین جیسے
تفاوت و تناسب و تدارک و تجاہل و تخالف وغیرہ لیکن
تواضع مونث ھی + وزیر سه ادھر ہین نے تواضع کی
اودھر تعظیم اسنے کی + جھکائی ہین لے جب گردن تو اٹھانا
قاتل کا + اور جو الفاظ تلافی کے وزن پر ہین وہ مونث
ہین جیسے تنافی و تناہی اور جو الفاظ تقاضا کے وزن پر ہین
وہ مذکر ہین جیسے تماشا + باب مفاعلت سے جو الفاظ مخاصمت
کے وزن پر ہین وہ مونث ہین جیسے مراجعت و مطابقت
و ملازمت و ملایمت و مناسبت وغیرہ اور جو الفاظ مبالغہ
کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین جیسے محاصرہ و مراقبہ و معالجہ
و مقابلہ وغیرہ اور جو الفاظ ملاقات کے وزن پر ہین وہ
مونث ہین جیسے مساوات و مناجات و منافات اور جو الفاظ

مداوا کے وزن پر ہین وہ مذکر ہین + ناسخ سے ظاہر کے
اطبا تو نہ سمجھین گے مگر ہان + عیسیٰ سے مداوا ہو مرے درد نہان کا
۳۴ باب تفعلل مذکر ہی جیسے تزلزل و تسلسل وغیرہ + فارسی ۳۵ اسم
ظرف جسکے اخر مین دان یا خانہ یا زار یا ستان یا کدہ
یا لاخ ہی وہ مذکر ہی جیسے قلمدان و چراغدان و میخانہ و اسپ خانہ
و گلزار و لالہ زار و ماتم کدہ و غمکدہ و سنگلاخ و کوہ لاخ و
چمنستان و گورستان وغیرہ اور بوستان و گلستان
بمعنی باغ مذکر ہین + اتش سے بعد مدت ساتھ اُس گلرو
کے جو دیکھا مجھے + اڑ گئے مرغ چمن خالی گلستان رہگیا +
اور نام کتاب مونث ہین + و لہ سے ۳۶ تصویر کھینچی اُسکے
رخِ سرخ فام کی + اک صفحہ مین قلم نے گلستان تمام کی
۳۶ اور جسکے اخر مین گاہ ہی وہ مونث ہی جیسے ارامگاہ
و خوابگاہ وغیرہ + عربی ۳۷ الفاظ جو مُفعَل و مَفعِل

۳۴ تفعلل
۳۵ اسم ظرف
اور جو زہ مونث ... مجموعہ ...
۳۶ گاہ
۳۷ مَفعَل مَفعِل

کے وزن پر ہین وہ خواہ ظرف کے معنی مین مستعمل ہون خواہ
غیر ظرف مین لیکن اکثر مذکر ہین جیسے محضر و مدفن و مذہب
و مصرف و مقصد و مطلب وغیرہ لیکن محرم بمعنی واقف کار
اگر مطلق ہو تو مذکر ہی جیسے میرا محرم راز کوئی نہین ہی +
اور اگر اسکا فاعل مذکور ہو تو فاعل کا تابع ہی اگر فاعل
مذکر ہو تو مذکر ہی اور فاعل مونث ہو تو مونث ہی جیسے
ایک مرد میرا محرم راز ہی اور ایک عورت میری محرم
راز ہی + اور انگیا کے معنی مین مونث ہی جیسے اِس شعر
مین گلزار نسیم ؎ سمٹی تھی جو محرم اُس قمر کی + برجون
پہ سے چاندنی سی سرکی + لیکن مجلس و محفل و مسجد و مسند
و مشعل و مقعد و منزل و منطق مونث ہین + اور مزرع
کو صبا مذکر کہتے ہین + صبا ؎ لامکان تک کہین ٹھہرا
نہ مرا پای خیال + مزرع سبز فلک بیچ مین پامال ہوا +

اور یہی اکثر ہی + اور سید محمد خان رند مرحوم شاگرد آتش
مونث کہتے ہین + رند ۵ ابھاری ابر رحمت نے نکی ایکی
برس + مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی + اور مرقد
کو دریای لطافت مین مذکر و مونث دونون لکھا ہی لیکن
اب اکثر مذکر ہی بولا جاتا ہی + اور یہان ایک شعر مثال کے
طور پر لکھا جاتا ہی + قبول ۵ داغ دل صاف نہوتے
تو نہوتے ای یار + میرا مرقد دم طاؤس سے جھاڑا
ہوتا + اور جو الفاظ مقام کے وزن پر ہین وہ اکثر
مذکر ہین جیسے مدار و مکان وغیرہ + اور مزار کو دریای
لطافت مین مذکر و مونث دونون لکھا ہی اور انشا کا
یہ شعر بھی اسکی تانیث پر دلالت کرتا ہی + انشا ۵
جن پہاڑون مین مزارین ہین ترے کشتون کی + لو ہو اٹھلے
جو کوئی وان کے اکھیڑے پتھر + لیکن اب اکثر مذکر کہا

کہا جاتا ہی چنانچہ وزیر کہتے ہین سہ نازنے نہ دی آکے
زحمت اٹھنے + دو قدم جب مرا مزار رہا + جو الفاظ مفرد
کے وزن پر ہین وہ اکثر مونث ہین جیسے محراب و مقدار وغیرہ
ناسخ سہ ایک سی آئین نظر سجدہ مین محرابین ہزار +
اے صنم لیکن تری محراب ابرو طاق ہی + اسیر سہ جو تعداد
دولت کی تھی بیان + گرا تھا جہان زرہ بتایا نشان +
اور معراج ناسخ کے کلام مین مذکر ہی سہ کسی دل تک
رسائی ہو سکے تو عرش تک یہ بھی + عزیز دگر نہین
معراج ممکن عرش اعظم کا + اور اکثر فصحا کے نزدیک
مونث ہی + میر نواب صاحب مونس مرثیہ گو دام فیضہم
سہ دم میں گئی فلک پہ اوڑائی ہزار بار + معراج تیغ تھا
نے پائی ہزار بار + جس ثلاثی عربی لفظ کے آخر مین
الف ہی وہ مونث ہی جیسے آباد و ادا و بکا و جلا و حنا و ریا

وصبا وصدا وقبا وغیرہ + اسیر سے دشمنی اس آدم خاکی
سے محض کفر ہے + کہ جو سجدہ سے ابا ابلیس مرتد ہوگیا +
آتش سے دیوانہ ہوا دیکھ کے پریون کی ادائین + وحشت
نے مجھے ملک سلیمان سے نکالا + قبول سے ایسا ہی مجھ
دوست ہنسے اشک گر پڑے + سب قہقہے لگاتے تھے
گویا بکا نہ تھی + رشک سے طاعت مین ریا جو تجھ سے
ناخوشی ہو گئی + پرستش مین غضب کی جان خراشی ہوگئی
سید آغا حسن امانت شاگرد دلگیر مرثیہ گو رحمہما اللہ
سے اِس قدر رنگ طلائی کو جلا دی اُسنے + آبرو خاک
مین سونے کی ملادی اُسنے + آتش سے قتل کس کس
کو کرے دیکھیے ہنگام خرام + یہہ قدم سے جو لگی انکے
حنا پھرتی ہے + لیکن خلا وزنا وسما وضلا وطلا وعصا
وعنا بمعنی سر دو ملا مذکر ہین + امین الدولہ مہر سے

دیکھکر بسمل کو کہتا ھی وہ شوخ + رقص ہوتا ھی غنا ہوتا نہین

لیکن یہا آتش کے کلام مین مذکر ھی چنانچہ یہ شعر انہین کا ھی ع

قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ھی قدر + عدم آب سے ارزان

ہو بہا گوہر کا + اور اکثر فصحا کے کلام مین مونث ھی +

جس عربی لفظ کے آخر مین تے ھی وہ اکثر مونث ھی جیسے

بیت بمعنی شعر و تربت و ذات و رعیت و قنات

و میت و ولایت وغیرہ + اور معرفت بالاتفاق مونث

اور آتش کا یہ شعر اگر مطلع ھی تو درست نہین ھی + آتش

ع معرفت مین تیری ذات پاک کی + اڑ گئے ہین ہوش

و حواس ادراک کے + لیکن ادات و بخت و بیت بمعنی مکان

و تابوت و تخت و تفاوت و توت و ثبوت و خلعت و دشت

و رائت و سکوت و شربت و طشت و فوت و قوت

و کمیت مذکر ہین + اسیر ع حاصل تھا بعد مرگ سلیمان کو مرتبہ

تابوت خود اٹھا شہ گردون سریر کا + آتش ؎
کس کے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا + روز اک خورشید
کو ملتا ھی خلعت نور کا + سلطان عالم اختر ؎ ہوا موج
زن لبکہ بحر سخا + ملا باغ اور انکو خلعت ملا + اور قامت
کو آتش اور صبا کبھی مذکر اور کبھی مونث کہتے ہین صبا
؎ قتل مجھکو یار نے حسن تواضع سے کیا + قامت خم
گشتہ شمشیر ہلالی ہو گیا + ولہ مر گئے پر جو مجھے یاد وہ
قامت آئی + ناز کرتی ہوئی مرقد پہ قیامت آئی + آتش
؎ قامت موزون تصور مین قیامت ہو گیا + چشم کی
گردش نے کار فتنۂ دوران کیا + ولہ ؎ قامت
تری دلیل قیامت کی ہو گئی + کام آفتاب حشر کا رخسار
لے گیا + اور مرزا اعظم علی بیگ صاحب متخلص باعظم
شاگرد آتش مذکر کہتے ہین چنانچہ یہ شعر انہین کا ہے ؎

قامت سے تیرے قامت طوبی نہیں ملتا + مکھڑے سے تیرے
حور کا مکھڑا نہیں ملتا + جس عربی لفظ کے اخر مین ہاء مختفی
ھی وہ اکثر مذکر ھی جیسے جلوہ وعمامہ وفاقہ وغیرہ + لیکن زہرہ
مونث ھی + صبا ؎ دم رقص اُس نے جو کی زلف وا +
تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی + اور توبہ کو رشک مذکر
تجویز کرتے ہین لیکن اکثر فصحا کے کلام مین مونث ھی +
صبا ؎ وہ بادہ نوش تھے پیری مین بھی نہ توبہ کی
شراب خم مین رھی شیشہ مین خضاب رہا + اور سبحہ
بعضون کے کلام مین مذکر ھی چنانچہ اسیر کہتے ہین ؎
ذکر کرتا ہون کسی کی نرگس مخمور کا + سبحہ میرے ہاتھ
مین ھی دانہ انگور کا + بیخود ؎ ھی پوتون مین کف خوشۂ
انگور کا + کف حور مین سبحہ ھی نور کا + اور بعضون کے
کلام مین مونث ھی + صبا ؎ بت پرستی سے طبیعت

مري زنہار پھري + سبحہ سو بار خريدي گئي سو بار پھري +
ناسخ ؎ فصل گل مين اس قدر ھي ميكشون كا دور دور +
سبحہ زاہد نے بنائي دانہ انگور كي + اور فاتحہ اكثر مذكر سنا
گيا ھي ليكن قبول اور مير انيس مونث كہتے ہين + قبول ؎
قبر مجنون پہ فاتحہ پڑھ دي + نجد كا جب ملا مقام ہمين +
انيس ؎ سو مر گئے بھوكھے يہي مرضي تھي خدا كي + ان
كھاتون پہ دو فاتحہ شاہ شہدا كي + جس فارسي لفظ
كے آخر مين واو شين ھي وہ اكثر مذكر ھي جيسے ہوش و گوش
و موش و سرپوش وغيرہ ليكن پاپوش مونث ھي +
بہار عشق ؎ جان جائيگي انكي جائيگي + ميري پاپوش
بھي نہ آئيگي + جس فارسي لفظ كے آخر مين واو معروف
ھي وہ اكثر مونث ھي جيسے آب جو و آرزو و بو و تگابو
و خو و جستجو و كوكو و گفتگو وغيرہ + آتش ؎

آب جوئین ہین صفا سے سینۂ اشراقیان + ہر گلِ
خوشبو ہی افلاطون یونانِ بہار + اسیر ؎ کی سوی
چمن کبھی لگا ہو + شاید کسی گل مین ہو کوئی بو + لیکن
آہو و اتو و بازو و پہلو و جادو و رو و رو و برو
و زانو و سبو و قابو و کاہو و کدو و کو و گلو و گو
و گیسو و مازو موند کر ہین + ناسخ ؎ مقابل
آپ کی انکھون کے آہو ہو نہین سکتا + انھین کے
آگے جادوگر سے جادو ہو نہین سکتا + ولہ ؎
۶۵
دستِ نازک سے لگائین تونے تلوارین جو آج +
کیا ہمارے رخت عریانی برا تو ہو گیا + ولہ ؎
ہو چلا تھا سرد مین تو تیری اٹھ جانیکے ساتھ +
داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا + اتش ؎
سختی ایام ہی میرے لیے سامانِ عیش + خشت

بالین کو سمجھتا ہون مین زانو حور کا + سلطان عالم
اختر سے تہی خانۂ آرزو ہو گیا + گر ابادہ خالی سبو
ہو گیا + آتش سے پھرتے ہین ڈھونڈھتے نظر آتا
نہین کہین + کوئی بتان بھی گلشن شداد ہو گیا +
ناسخ سے یہ تصور ہی کیا جس دم گریبان تار
تار + ہاتھ مین محبوب کا گیسو نظر آیا مجھے + اور
ابرو اکثر کے کلام مین مذکر ہی + صبا سے مل دیا ہین
لے جو انکے چاند سے منہ پر گلال + تیغ خون آشام
ابرو ہی ہلالی ہو گیا + اور آتش کے اکثر اشعار
اسکی تذکیر پر دلالت کرتے ہین اور انمین سے
ایک یہ ہی سے مار گیسو سے سوا قاتل وہ ابرو
ہو گیا + میری ایذا کو سراپا ڈنک بچھو ہو گیا +
اور ایک شعر اسکی تانیث پر دلالت کرتا ہی اور وہ

وہ یہ ہی + سہ قوس قزح سے ہم نے بھی تشبیہہ دی
اسے + چلا ہونے سے جو وہ ابرو کمان نہ تھی + اور
کرامت علی خان شہیدی شاگرد مصحفی مونث
کہتے ہیں سہ ابرو جو کھچی رہتی ہی اُس عربدہ جو کی
ضد مجھ سے کچھ ایسی نہیں خاطر ہی عدو کی + جس
ہندی لفظ کے اخر مین واو معروف ہی وہ اکثر
مذکر ہی جیسے باندھو و بھالو و تالو و تنبا کو و ساڑھو
و کلو و للو وغیرہ لیکن الو و بو بو و بہو و بھبھو و جورو
و جھاڑو و دارو و لو مونث ہین + صبا سہ
آتی ہی بادِ خزان نے ایسی جھاڑو پھیر دی + جائے
گل پتا چمن مین باغبان رکھتا نہیں + جس ہندی لفظ
کے آخر مین واو مجہول ہی وہ اکثر مونث ہی جیسے للو
و کلو وغیرہ لیکن شیخ سدو مذکر ہی + جسکے آخر مین

لفظ بند هی وه مذکر هی جیسے ازار بند و زیر بند وغیره
جسکے آخر مین یاء معروف غیر نسبتی هی وه اکثر مونث
هی جیسے رنڈی قمچی و قینچی و گگڑی و لکڑی و مٹی و ندی
وغیره لیکن افعی و بهائی و پانی و پی و جی و دهی
و ساتهی و شالی و طوطی و گهی و دهی و نائی و ردائی
و هاتهی مذکر هین + وزیر سے ؎ هی شیشهٔ سبز گرم
قلقل + طوطی بستون کا بولتا هی + اسیر سے ؎ دکهاکر
خط وه سب سے کهه رها هی + همارا آج طوطی بولتا هی +
ناسخ سے ؎ جل کے موتی تیرے دانتون کے حضور +
سیپ کے مانند چونا هو گیا + صبا سے ؎ جلوهٔ کوچهٔ
جانان نے ترقی پکڑی + خاک مین مل گیا سب وادی
ایمن کیا + جس اسم کے آخر مین یاء نسبت هی وه
مذکر هی جیسے بنارسی و بنگالی و تیلی و دهوبی وغیره +

جن ۴۹ لفظونکے آخر مین الف هی اور اُس الف کے ماقبل یاے تحتانی
نهین هی وه اکثر مذکر هین جیسے دهارا و مالا و مینا و هما وغیره
ناسخ سه یاد کشتی مین جو آیا دهٔ دربدریاے حسن
دهار خنجر کی مجھے دریا کا دهارا هو گیا + گلزار نسیم سه
انداز سے اُس نے لیکے مالا + کاندهی پہ کھا و جی کے ڈالا +
ناسخ سه انکهین تو ملاتے هو مگر دل نهین ملتا + ساغر
تو بهت خوب هی مینا نهین اچها + وزیر سه هو کے
مایوس سگ یار پهر لگا جو وزیر + استخوان کهاکے هما میرے
پشیمان هو گا + لیکن آپا و اناپوا و بهنا و بیسوا و پروا
و جا و جتا و جُزدا و جمنا و ددا و دهوگا تا و سرا و سلا و سیتلا
و کوکلا و گنگا و کهٹا و محل سرا و ماما و نینا و نایکا و لوا و داه
مونث هین + سلطان العالم اختر سه کیا کہئے که حالت اُسکی
کیا تهی + بند انکهین تهین از دواه و اتهی + جن لفظونکے

آخر مین ہاء مختفی ہے اور وہ عربی صفت نہین ہین تو اکثر مذکر
ہین جیسے پیالہ و ستارہ و دیدہ و شیرہ و کاسہ و گریہ وغیرہ
لیکن بیوہ و خالہ و دایہ و دوشیزہ و زچہ و فاختہ و زوجہ
و مادہ و ہمشیرہ مونث ہین + اور مزہ ناسخ کے کلام
مین مذکر ہے ؎ حیرت سے اشک چشم کے باہر نہو سکے
دریا بھرے رہے پہ مژہ تر نہو سکے + اور برق کے کلام
مین مونث ہے + ؎ بات ہر ایک اشارہ سے بیان
ہوتی ہے + ہر مژہ چشم فسونگر کو زبان ہوتی ہے + جن ہندی
لفظون کے آخر مین کاف ساکن ہے اگر وہ ثلاثی ہون
تو غالباً مونث ہین جیسے چمک و ٹھنک و لپک و مہک
وغیرہ + جن لفظون کے آخر مین الف نون ہے اگر وہ
ثلاثی ہون تو غالباً مونث ہین جیسے آن و تان و جان
و شان وغیرہ لیکن بان و پان و تھان و دھان مذکر

ہین اور کان یعنی کھان مونث ہی اور بمعنی گوش مذکر ہی

۳۴ جن لفظون کے آخر مین الف نون ہی اگر وہ ثلاثی سے

زیادہ ہون تو اکثر مذکر ہین جیسے ارمغان و استخوان

۳۹ و آستان و باران و پایان و پیکان و سمان و نشان

وغیرہ + اسیر سے چھوٹتا ہی استان کب اُس بت

دلخواہ کا + ایک مدت سے مین بندہ ہون اسی درگاہ کا

ناسخ سے وصل مین تو سرک گیا جسدم + میرا ہر ایک

استخوان سرکا + قبول سے خاک بھی مجھہ سوختہ کی تو نہ اس

سے ہو سکی + پانی پانی شرم سے آکے باران ہو گیا +

مہدی حسین خان تخلص بہ اباد شاگرد ناسخ سے انتہا

یو نہیں نہین ہی میرے طول عمر کی + جس طرح پایان نہین

ظالم تری بیداد کا + ناسخ سے کی ادھر دل نے کشش

کھینچا ادھر سفاک نے + ٹوٹ کر آخر مرے سینہ مین پیکان

رہگیا + آتش سے شب وصل تھی چاندنی کا سمان تھا +
بغل مین صنم تھا خدا مہربان تھا + لیکن اُٹان و پستان ۹۶
دکان و داستان و خزان و چپتیان و چپاطن و توان و کتان و تافتان و پہچان
و ریسمان و زبان و زعفران و سنان و شریان و
حنائن و کمان و کہکشان و گاوزبان و لسان و مادیان
و ماکیان و مژگان و نردبان مونث ہین + نواب امین الدولہ
سیف الملک سید اغا علیخان مرحوم متخلص بمہر شاگرد رشک
سے وصل کا مژدہ ہی مقوی دل + مہر ہین ای ماہ توان
آگئی + گلزار نسیم سے جب ختم یہ داستان یہ آئی + یون
شاخ قلم شگوفہ لائی + سلطان عالم اختر سے کوئی بے
دراشک مژگان نہ تھی + نہ تھی آنکھ ایسی کہ گریان نہ تھی + ۹۹
اور افشان آتش کے دیوان مین مذکر ہی معلوم نہین کہ کاتب
کی خطا ہی یا اس زمانہ مین مذکر ہی بولتے تھے لیکن اب مونث

مشہور ہے چنانچہ شاعر بے نظیر جناب مرزا سلامت علی صاحب
دبیر شاگرد ضمیر فرماتے ہین ؎ لیلائے شب کے حسن کی
دولت جو لٹ گئی + افشان جبین سے انجم درخشان کی
چھٹ گئی + اور فغان آتش کے کلام مین مذکر ہے ؎
عشق گل مین وہی بلبل کا فغان ہے کہ جو تھا + پرتو مہر سے وہی
حال کتان ہے کہ جو تھا + اور انکے بیشتر فصحا اس لفظ کو مونث
استعمال کرتے تھے چنانچہ میر حسن مرحوم فرماتے ہین ؎
فغان کی بہت اور پکارا بہت + سر اپنے کو ہر طرف مارا بہت
اور انکے سامنے بھی مونث کہتے ہین چنانچہ برق مرحوم
کہتے ہین ؎ قد خم گشتۂ عاشق ہے کمان ابرو + بہر دل
تیر جگر دوز فغان ہوتی ہے + اور اب بھی مونث کہتے ہین
اور افغان اسیر کے کلام مین مونث اور مومن دہلوی
کے کلام مین مذکر ہے ؎ اسیر + افغان دل ناتوان سے

نکلی + تکبیر لب وزبان سے نکلی + مومن سے ٥ بے سبب
کیونکہ لب زخسم پر افغان ہوگا + شور محشر سے بھرا اسکا
نمکدان ہوگا + نوکریون[٥٤] کے خطاب اور قومیت وپیشہ
کے القاب اور اسماء نسبتی اکثر مذکر ہین جیسے چپراسی
وسپاہی وجمعدار وکوتوال وبرہمن وکھتری وگڑریا
وتیلی وتنبولی وغیرہ + گانون[٥٥] اور شہرون کے نامون
مین سے جنکے آخر مین یای معروف ہی وہ مونث ہین جیسے
دلی وبریلی وغیرہ اور باقی مذکر ہین جیسے لکھنؤ وکانپور
والہ آباد وبنارس وغیرہ + دھات[٥٦] کے نامون مین
جسکے آخر مین یای معروف ہی وہ مونث ہی جیسے چاندی
باقی مذکر ہین جیسے سونا تانبا وغیرہ + اسماء[٥٧] احجار وجواہرات
سے جسکے آخر مین یای معروف ہی وہ مونث ہی جیسے
پھٹری وچینی لیکن موتی مذکر ہی اور جسکے آخر مین یے

نہین ہی وہ مذکر ہی جیسے یتمیان وتیلیا وزمرد ولعل و یاقوت وغیرہ + ۵۸ اسماء سباع صحرائی اکثر مذکر ہین جیسے شیر وچیتا وبھیڑیا وغیرہ + ۵۹ اسماء فواکہ سے جسکے آخر مین یاء معروف ہی وہ مونث ہی جیسے بہی وخوبانی ونارنگی وغیرہ باقی اکثر مذکر ہین جیسے آم وبیر وسیب وعناب وغیرہ لیکن کشمش وگولموجامن مونث ہین + ۶۰ اسماء غلہ اکثر مذکر ہین جیسے جو ودھان وگیہوں وماش ومونگ وغیرہ لیکن ارہر وجوار اور جنکے آخر مین یاء معروف ہی وہ مونث ہین جیسے ککنی لیکن ساٹھی وشالی مذکر ہین + ۶۱ ترکاریوں کے نامون سے جنکے آخر مین یاء معروف ہی وہ مونث ہین جیسے اردی وتری ومولی وغیرہ باقی اکثر مذکر ہین جیسے آلو وبیگن ولوبیا وغیرہ لیکن سیم وگاجر مونث ہین + ۶۲ اسماء طعام مین سے

۵۸ جنگلی جانور
۵۹ میوہ جات
۶۰ غلہ
۶۱ ترکاری کے نام
۶۲ کھانون کے نام

ماش + جارضا جر ... کھچڑی ... پلاؤ ... متنجن ... قلیہ ... دال ... خاص کر ...

جسکے آخر مین یاء معروف ہو وہ مونث ہی جیسے روٹی
وکھچڑی اور جسکے آخر مین الف یا ہاء مختفی ہی وہ مذکر ہی جیسے
قورما وسموسہ وغیرہ اور پلاؤ وچلاؤ واچار وپنیر مذکر ہین
اور تافتان و دال و شیرمال وکھیر وگاو زبان و نان
مونث ہین + مٹھائیون [٩٣] کے نامون مین سے جسکے آخر مین
یاء معروف یا بے الف ہی وہ مونث ہی جیسے جلیبی اور
تکیا وغیرہ اور جسکے آخر مین الف ہی وہ مذکر ہی جیسے
پیڑا وغیرہ اور لڈو اور نقل مذکر ہین اور گلاب جامن
اور لوز مونث ہین + بیخود ۵ مٹھائی جو لین عاشق
تلخ کلام + زبان بن کے لوزین ہون شیرین کلام + اسماء [٩٤] ظروف سے
جسکے آخر مین یاء معروف یا بے الف ہی وہ مونث
ہی جیسے دیگچی و رکابی و پتیلیا و ڈبیا وغیرہ باقی اکثر مذکر
ہین جیسے جام و درج و طشت و فنجق و گلاس و لگن

وغیره + قبول سے دہن سا درج ای دلبر نہو گا + تمھارے
دانت سا گوہر نہوگا + قبول سے شمع رو خون کسی کا ہے
مگر مدِّ نظر + وجہ کیا اج جو محفل مین لگن یاد ایا + لیکن بوتل و
چلم و دوات و دیگ مونث ہین + اسیر سے سوجھی ہے مجھے
یہ نشۂ مے کی ترنگ مین + قاضی کے سر سے توڑون مین
بوتل شراب کی + برق سے جاری ہے دل پہ نام علی
دل مین جوش ہے + دیگِ شراب الفت حیدر ابل گئی +
اور خم اکثر استادون کے کلام مین مذکر ہے + ناسخ سے
ساقی کے ہاتھ سے جو گرا شیشہ شراب + سمجھا مین بادہ کش
کہ خم اسمان گرا + لیکن قبول مونث کہتے ہین سے وہ بادہ
کش کہ ابتک نہ انکھ لال ہوئی + خمین تھی ہوئین لبریز جام ہونیکا
٦٥ الات سے جنکے اخر مین الف یا ہاء مختفی ہے وہ مذکر ہین جیسے
بھالا و نیزہ وغیره اور جنکے اخر مین یاء معروف ہے وہ مونث

ہین جیسے چھوری وگولی ولاٹھی وغیرہ باقی اکثر مذکر ہین جیسے
بان وتبر وخود وکٹار وگرز ولٹھ + گویا سے خوبنہا اس سے
مانگئے تو کہے + کوڑی رکھنا نہین کٹار اپنا + لیکن بندوق و
پستول وپیش قبض ورفل وتفنگ وتلوار وتیغ وحسام وڈھال
ورفل وزرہ وسپر وسنان وسیف وشمشیر وصمصام وکمان
ولبس مونث ہین + محمد ابراہیم ذوق دہلوی سے ہاتھ نہین جب
تفنگ لی اسکے + ہمراہ اثر دہای اتش دم + میر نواب مونس
مرثیہ گو سے نرگس کھلے ہوے ہین کمانین کڑکتی ہین +
نیزے تلے ہوے ہین سنانین چمکتی ہین + قبول سے صید
آپ آیا دل کی کشش سے شکار کو + مژگان کی لبس نگہ کا نشانہ
تھی + اعضاء ظاہری ہین آنکھ وچشم ومردمک وناک وزبان
وگردن وبغل وانگشت وبانہ وپستان وپشت وپیٹھ
وناف وکمر وران وجانگھ وساق اور جسکے آخر مین یاد

اعضاء ظاہری

معروف هے وہ سب مونث هین جیسے انگلی و چھاتي وغیرہ +
اسیر سے چشم اي جو رخ تلک کسی کي + یان رهگئي مردمک
کسی کي + ناسخ سے رانون کي طرح صاف هین اسُ
حور کي ساقین + ائینہ کي رانین هین تو بلور کیا ساقین
باقي سب مذکر هین جیسے هاتھہ و پاون و زانو وغیرہ لیکن
آلین تناسل کے هندي نامون مین سے جسکے آخر مین
الف هے وہ مذکر هی خواہ مذکر کے لیئے هو خواہ مونث
کے لیئے هو اور جسکے آخر مین الف نهین هی وہ مونث
هین خواہ عورت کے لیئے هون خواہ مرد کے لیے +
اور انثیین کے کل نام مذکر هین اور کف اتش کے کلام
مین مذکر هی سے کیا چمک کر نکلا تھا صورت ماهِ نو بارسے
سامنے خورشید کے اس نے کفِ پا کر دیا + اور اکثر فصحا
کے کلام مین مونث هی + برق سے زیب و زینت

سے بری حسن خدا زادھی برق + کف موسے کبھی مہندی
سے حنای ہوی + ولہ ؎ حضور زرافشانی زردی
یار + کفِ گل کفِ زمت سائل ہوئی + ۶۷ حواس ظاہری
و باطنی مذکر ہین اور وہ یہ ہین باصرہ و سامعہ و شامہ
و ذائقہ و لامسہ و حس مشترک و خیال و متصرفہ و واہمہ و حافظہ
۶۸ ایام ہفتہ ہین سے جمعرات مونث ھی باقی مذکر ہین اور وہ
یہ ہین اتوار یکشنبہ پیر دوشنبہ منگل سہ شنبہ بدھ چہارشنبہ
پنجشنبہ جمعہ آدینہ سنیچر ہفتہ + ۶۹ عربی و ہندی مہینے مذکر
ہین اور وہ یہ ہین محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی
جمادی الاول جمادی الثانی رجب شعبان رمضان
شوال ذیلقعد ذیحجہ + اساڑھ ساون بھادون
کوار کاتک اگہن پوس ماگھ پھاگن چیت
بیساکھ جیٹھ + ۷۰ عربی کسور تسعہ مذکر ہین اور وہ یہ

ہین نصف ثلث ربع خمس سدس سبع ثمن
تسع عشر + حروف تہجی کی تذکیر و تانیث مین بہت
اختلاف ہی چنانچہ ایک روز افضل شعرای الہ آباد شاہ
غلام اعظم صاحب مرحوم تخلص افضل شاگرد ناسخ جناب
نواب مظفر حسین خانصاحب بہادر دام فیضہ کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے اتفاقاً حروف تہجی کی تذکیر و تانیث کا
ذکر آیا اور طرفین سے ایسی بحث ہوی کہ اہل لکھنو سے تحقیق
کرنے کی نوبت آئی وہان سے جو جواب آیا اُس سے معلوم
ہوتا ہی کہ ب ت ث ح خ ر ز ط
ظ ف ہ ے بالاتفاق مونث ہین اور ا ص
ض ع غ ق ک ل ن و بالاتفاق
مذکر ہین اور ج د ذ س ش م مین
اختلاف ہی ÷ میر علی اوسط رشک سب کو مونث کہتے

ہین اور شیخ امداد علی بحر سب کو مذکر کہتے ہین اور مولوی
محمد بخش شہید شاگرد ناسخ ذ کو مونث اور باقی کو
مذکر اور نادر مرزا د ذ کو مونث اور باقی کو مذکر کہتے
ہین اور مرزا سلامت علی صاحب دبیر ج د م کو
مذکر و مونث دونون بتلاتے ہین لیکن تذکیر فصیح ٹھہراتے
ہین اور باقی کو مذکر فرماتے ہین اور حروف فارسی وہندی
بالاتفاق اپنی تجنیس کے تابع ہین اور ح بالاتفاق مونث
ہی + واضح ہو کہ بندہ نے یہ مضمون شاہ صاحب مرحوم
کی بیاض سے نقل کیا ہی + مخفی نرہے کہ ناسخ نے میم
کو مذکر کہا ہی چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی ؎ معانی
قل ہو اللہ احد کے ہین عیان ناسخ + برای قافیہ
رکھا ہی مین نے میم احمد کا + اور رشک مونث کہتے
ہین لہذا مصرع ثانی کو یون بنایا ہی + برای قافیہ ہی

صرف اشارہ میم احمد کا ÷ اور جو لوگ عربی کی دو چار
کتابین پڑھکے اپنے کو سیبویہ اور اخفش تصور کرتے ہین
اور حقیقت مین بزاخفش ہین وہ کہتے ہین کہ مصرع مذکور مین
میم کی تذکیر نہین نکلتی بلکہ احمد کی تذکیر نکلتی ھی اور اپنے اسی
قاعدہ کے موافق شکر قند کی جڑ اور شکر قند کا پتا اور
ببول کی چھالون اور ببول کا سایہ اور ابرک کی ٹٹی اور
ابرک کا کشتہ کہکے شکر قند اور ببول اور ابرک کو گاہ مذکر
اور گاہ مونث کہتے اگر اُن سے کہیے کہ تمھارے اس قاعدہ کے
موافق مرد کا ٹوپی اور عورت کی کپڑا کہنا چاہیے تو گھبرا
کے کہتے کہ اردو زبان بے قاعدہ ھی اس مین کچھ قیاس
کو دخل نہین ھی ÷ اور قواعد المبتدی مین واو کو مونث
لکھا ھی ÷ اسمای اعراب مین سے تشدید مونث ھی باقی
مذکر ہین اور وہ یہ ہین ضمہ فتحہ کسرہ وقف سکون

اسمای اعراب

رفع نصب جر جزم پیش زبر زیر + کائنات الجو سے ابر و اولا و بادل و بگولہ و بونڈر و پالا و پتھر و تگرگ و رعد و صاعقہ و سحاب و شہاب مذکر ہین + اسیر سے گیسو تمھارا چہرۂ روشن سے ہٹ گیا + لو چاندنی نے کھیت کیا ابر چھٹ گیا + ناسخ سے ابر کو دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست سے + رعد بولا اب مے گلرنگ برساتا ہون مین + آتش سے صدای رعد سے ظاہر ہی برق اندازی + شکار کھیلنے طاؤس کا سحاب آیا + اور آتش و آندھی و اوس و باد و بجلی و بدلی و برف و برق و ریح و شبنم و قوس قزح و نار و ہوا و یخ مونث ہین اور شفق بعض کے کلام مین مذکر ہی + امانت سے شام کا رنگ جو کسی کی ادا سے اڑ مین تھا + اُس پہ لالی جو لگا دی تو شفق پھول گیا +

سے کائنات الجو

اور اکثر مونث ہی ÷ گلزار نسیم ؎ کیون سنہ یہ شفق
خوشی سے پھولی ÷ کیا شام وصال راہ بھولی ÷ فلکیات
مین سے زہرہ اور کہکشان مونث ہین ÷ رند ؎
صبح سے لے صبح تک رقصان رہا دہ بام پر ÷ چرخ پر زہرہ
کیا کی شام سے تا شام رقص ÷ اور ان کے سوا اکثر مذکر
ہین جیسے مشتری و ثریا و حمل و قطب و معدل النہار
وغیرہ ÷ آتش ؎ تو نے لٹکایا جو گچھا موتیون کا
کان مین ÷ آسمانِ حسن پر طالع ثریا ہو گیا ÷ گویا
؎ کہتا ہی یہ مشتری فلک پر ÷ یوسف ترے ہاتھ
مین بکا ہون ÷ اسماء ملائکہ سب مذکر ہین جیسے جبرئیل
۷۶
و میکائیل علیہم السلام ÷ اسماء جناب باری جل جلالہ
سب مذکر ہین ÷ اور اللہ اللہ انشا کے کلام مین مونث
ہی ؎ نکہنا پھر کبھی اللہ اللہ ÷ اجی استاد جی

الله الله + اور اکثر مذکر سنا جاتا هی + واضح هو که هندی اسم مبالغه اور اسماء اعداد غیر نسبتی اور اسماء ضمایر اور بعض صفت مشترک هین جیسے وه مرد کدکڑهی اور یه عورت کدکڑهی اور چار گهوڑے هین اور چار گهوڑیان هین اور دونون روپے خرچ هو گئے اور دونون اشرفیان خرچ هو گئین اور یه پتهر بهاری هی اور یه لکڑی بهاری هی + فارسی اسم فاعل و اسم مفعول و اسم تفضیل و اسم نسبت و صفت مشترک هین جیسے یه مرد دانا هی اور یه عورت دانا هی اور یه نسخه آزموده هی اور یه دوا آزموده هی اور یه قلم بهتر هی اور یه دوات بهتر هی اور یه مرد دانشمند هی اور یه عورت دانشمند هی اور یه مرد نیک هی اور یه عورت نیک هی لیکن بیچاره سے بیچاری اور بیهوده سے بیهودی اور

حرامزاده سے حرامزادي اور ديوانه سے ديواني
اور زر خريده سے زر خريدي اور زنانه سے
زناني اور ساده سے سادي اور مستانه سے مستاني
مسموع هى + عربي اسم فاعل و اسم مفعول و مبالغه
و صفت و اسم تفضيل مشترک هين جيسے يه مرد عالم
هى اور يه عورت عالم هى اور يه مرد مغرور هى اور
يه عورت مغرور هى اور يه مرد نقال هى اور يه عورت
نقال هى اور يه مرد حسين هى اور يه عورت حسين
هى اور يه مرد سب سے افضل هى اور يه عورت سب
سے افضل هى اور اکثر صيغے بعلامت تانيث بهي مستعمل
هين جيسے باکره و جاريه و حامله و زوجه و صبيه و فاحشه
و قحبه و مدخوله و مشاطه و منکوحه اور خادمه و دلاله
و رنجه و زانيه و زاهده و ساحره و صالحه و عابده

وعاجزہ وعاقلہ وعفیفہ وعقیلہ وعقیمہ وعیارہ وفاجرہ وفاسدہ وفاسقہ وقابلہ ومحبوبہ ومخدومہ ومعشوقہ ومومنہ وغیرہ + واضح ہو کہ یہ مشترکات اُس وقت مشترک ہین کہ اُنکا موصوف موجود ہو جیسا کہ اوپر گذر گیا ھی اور جب اُنکا موصوف موجود نہو تو اسماے اعداد کلیتہً مذکر ہین جیسے دو اور دو چار ہوتے ہین اور دو اور تین پانچ ہوتے ہین + اور عربی اسم فاعل و اسم مفعول بعض مذکر اور بعض مونث ہین جیسے کل ایک مرد کا مذکور تھا اور آج ایک عورت کا مذکور تھا اور اس کلام کا مفہوم کیا ھی اور اس بات کا مفہوم کیا ھی اور اس کلام کی کیا مراد ھی اور اس بات کی کیا مراد ھی اور اس مرد کی کیا مرضی ھی اور اس عورت کی کیا مرضی ھی + دوسرا مقصد سماعی کے

بیان اس مقصد مین کئی فائدے ہین + پہلا فایده
اس مین وه الفاظ ہین جنکی تذکیر وتانیث مین اختلاف ھی +
آب آتش کے کلام مین مذکر ھی سے نشہ ہی مین
یاالھی میکشون کو موت دے + کیا گہر کی قدر جب
آبِ گہر جاتا رہا + اور اکثر کے کلام مین مونث ھی
اور یہی درست ھی + صبا سے عیان جو یار کے
دانتون کی آب وتاب ہوئی + غریق سیل فنا
موتیون کی آب ہوی + شاه دہلی ظفر سے دانهٔ
اشک کو دی عشق نے میرے وه آب + جو اسے
دیکہتا ھی صاف گہر جاتا ھی + **ابشار** + سلطان العالم
اختر کے کلام مین مونث ھی سے کرتی تھین وه شور
ابشارین + بگونکی وه ابر مین قطارین + اور قبول
کے کلام مین مذکر ھی سے خزانه دل ھی چشم حوض کا

آنسو ہے کین کیونکہ + اسی صورت پر اب جاری رھیگا
ابشار اپنا + آخور + دریای لطافت مین مونث
ھی اور اکثر مذکر بھی بولتے ہین + اسپک دریاے
لطافت مین ھی کہ یہ لفظ مذکر و مونث مین مشترک ھی +
اطلس + دریاے لطافت مین ھی کہ ازروی تحقیق
مونث ھی + اس قید سے اسکی تذکیر کا بھی اشارہ
نکلتا ھی + اف + انشا کے کلام مین مذکر ھی ع
ہای کس ڈول سے اف اُس نے نہ ماننے مین کیا +
کہین کنگرہ وہ جو تلوی مین گڑے پانی کے + اور اکثر
مونث ھی + قبول ع آگ مین الفت کی جب مین
جل گیا اور اف نکی + یار کہتا ھی کہ اس پر اعتبار کے
اتنا نہ تھا + جوش ع ضبط دیکھو عشق مین صدمے
اٹھاے اف نکی + مثل عنبر بار رنگ مین سو سو بدل کر

رہگیا + اور آتش دونون طور سے کہتے ہین ؎
سوزش دل سے زبان کو نہوی آگاہی + اف کیا ہم
نے نہ منہ سے نہ کھلا راز اپنا + ؎ سوزش دل
سے جلی لیکن زبان نے اف نکی + صورت تبخالہ
دم ہونٹھون پر آکر رہگیا + انبوہ دریای لطافت
مین مونث ہی اور گلزار نسیم مین مذکر ہی ؎ یکچند
پھر اکیا وہ انبوہ + صحرا صحرا وکوہ در کوہ اوج + دریای لطافت
مین دونون طور سے ہی بحر + بمعنی کشتی دریای لطافت مین دونون طور سے
بسم اللہ اسیر کے کلام مین کبھی ؎ اس نے طفلی مین بھی
مکتب کو بنایا مقتل + ہوگئے سیکڑون بسمل جو کہا
بسم اللہ + اور ظفر کے کلام مین مونث ہی ؎
ترے عارض سا قرآن کیا بنا کر کوئی لکھے گا + بھون
کے روبرو پہلے ہی بسم اللہ بگڑ گئی + اور مکتب کے

معنی مین مونث هی ÷ وزیر سے ہوا ہی عشق تازہ ابتدائے
آہ ہوتی هی ÷ مبارک طفلِ دل کی اج بسم اللہ ہوتی هی
پال دریاے لطافت مین هی کہ قسمی ست از خیمۂ
خورد و مشترک در مذکر و مونث بلبل لوگ کہتے
ہین کہ آتش بلبل کو مذکر اور ناسخ مونث کہتے تھے
لیکن دونون صاحبون کے دیوان دیکھنے سے معلوم
ہوتا هی کہ دونون گاہ مذکر اور گاہ مونث کہتے تھے
چنانچہ ان بیتون سے ظاہر هی ÷ آتش سے بلبل
گلون سے دیکھ کے تجھکو بگڑ گیا ÷ قمری کا طوق سرو
کی گردن پہ پڑ گیا ÷ ولہ سے چمن مین جا کے
بھولے سے مین دلخستہ کراہا تھا ÷ کیا کی گل سے
بلبل حیلۂ دردِ گلو برسون ÷ ناسخ سے سیر
ہر کنج چمن کر لے جو تم غیر کے ساتھہ ÷ بلبلِ دل مجھے

ای جان خبر دیتا ہی + ولہ ؎ خشک اُس گل کی جدائی
سے ہوا ہون مثل خار + بلبلین کھودینگی میری قبر کو منقار سے
اور برق و قبول و رند بھی گاہ مذکر و گاہ مونث کہتے ہین +
برق ؎ تو وہ گلرو ہی کہ تجھکو دیکھکر نکلے گی جان +
بلبلِ روحِ روان بے اشیان ہو جائیگا + ولہ ؎
سرو پر قمری فدا ہین گل پہ صدقے بلبلین + جسکو دیکھا
ایک سے ہی ایک بہتر باغ مین + قبول ؎ نغری کرتا ہون
تیری نام کے جنت مین بھی + گل کو کب بلبل بے برگ و
نوا بھول گیا + ولہ ؎ ہزار دن بلبلین تھین سایہ
افگن + جو دن کو گھر سے وہ گلفام نکلا + رند ؎
عہد طفلی سے وہ گل مائل عشاق رہا + طائر دل کا جو ہوا
شوق تو پالے بلبل + ولہ ؎ یکقلم خالی ہوا مرغان
خوش الحان سے باغ + نام کو بھی بلبل بے بال و پر ملتے نہین

اور امانت نے مذکر کہا ہی اور وزیر وصبا وسلطان عالم
اختر مونث کہتے ہین اور یہی درست ہی + تال میر حسن نے
مذکر کہا ہی سے ؎ رکہا موسقی پر جو کچھ کچھ خیال + کیے قید
سب اُس نے ہاتھون مین تال + اور سلطان عالم اختر
مونث کہتے ہین سے ؎ قیامت عیان دم بدم ہوگئی
ہر اک تال مطرب کی سم ہوگئی + تکرار + مونث ہی +
میر حسن سے ؎ یہ سن ہم سے ای عالمون کے شفیق +
بہت ہم نے تکرار کی ہر طریق + اسیر سے ؎ منہ دکھانے
مین تو اس شوخ کو تکرار نہ تھی + مثل موسی ہمین خود
طاقتِ دیدار نہ تھی + اور صاحب قران کا یہ شعر قابل
اعتبار نہین ہی سے ؎ عالم مین رسم سبحہ وزنار ہی رہا
تا حشر دین و کفر کا تکرار ہی رہا + جنگ مونث ہی +
ناسخ سے ؎ صلحنامہ جو لکھا تیرے خطِ مشکین نے +

نہ ہی جنگ جو کچھ میرے اور اغیار کے تھی + اور نیاز
کا یہ شعر قابل اعتبار نہین ہی ــہ اسرار حقیقت سے
خبردار جو ہوے + ہفتاد دو ملت مین کبھی جنگ نہوتا
چنگ دریاے لطافت مین ہی کہ قسمی ست از پتنگ
اگرچہ نزد بعضے مذکر نیز بود لیکن فصیحان مونث گویند
دشنام انشا اور ظفر کے کلام مین مذکر ہی + انشا
ــہ دیکھکر مجھکو کھنکھارا اور دیا دشنام بھی + جب مین
جھنجھلایا تو بولا واہ تیرا نام بھی + ظفر ــہ ہو نہ بوسہ
اگر کھینچ نہ لاتی ہمکو + کاہیکو سننے کو دشنام کسو کے آتے
اور ناسخ کے کلام مین مونث ہی ــہ بارہا مین گیا
ہون پیش امام + کبھی مجھکو ندی کوئی دشنام + دم
بمعنی فریب دریاے لطافت مین مونث ہی اور اب
اکثر مذکر دیکھنے مین اتا ہی + سلطان عالم اختر ــہ

کچھہ دم دیا کچھہ کیا بہانا + سمجھا کے غرض کھلایا کھانا
دوزخ انشا کے کلام مین مونث هی ــه فائده
دل سے تڑپ چھٹ جس سے کچھہ حاصل نہو + کاش ساتون
دوزخین پہلو مین هون پر دل نہو + اور اکثر مذکر سنا
گیا هی + آباد ــه نفسِ سرد کی تاثیر سے دوزخ
کیا سرد + هر شرارے کو برنگ گل گلشن سمجھا + رسم
کتابون مین اکثر مونث هی + ناسخ ــه هی معطل اب
زبانِ خامه اور اپنی زبان + رسم کی موقوف اُس
نے نامه و پیغام کی + رشک ــه یکقلم محو هین تحریر
سخن کی رسمین + بے ملاقات نه رقعه نه ملاقات مین
بات + اسیر ــه بظاهر تو رسمِ ملاقات تهی +
مگر دل مین اُسکے وهی بات تهی + اور برق دامانِ
ورند دبیر کے کلام مین بهي مونث هی اور دلی کے

[illegible]

لوگ بھی مونث کہتے ہین یہان ایک شعر لکھا جاتا ہے ٭
ذوق ؎ کی جس سے ذرا رسم محبت اُسنے مارا ٭
پیغام قضا ہے ترا پیغام محبت ٭ اور اکثر لوگون سے
سننے مین آیا کہ اب لکھنؤ مین بکثرت مذکر بولتے ہین
اور میر انیس صاحب کا یہ شعر بھی اسکی تذکیر پر دلالت
کرتا ہے ؎ وطن آوارون پہ یہ فرقت ہے کیون
پانی کا ٭ کیا زمانہ مین یہی رسم جھائی کا ٭ زنار
ناسخ کے کلام مین مونث ہے ؎ رہتی ہے حسن پرستون
کے گلے مین زنجیر ٭ کفر انکا ہی نیا اور ہے زنار نئی ٭ اور صبا
و رند کے کلام مین مذکر ہے ٭ صبا ؎ اللہ رے تیری
ای بت کافر صفای تن ٭ زنار صاف آئنہ کا بال ہوگیا
اور وزیر کے کلام مین دونون طور سے ہے ؎ کافر
ہوا ہون پہلے می عشق بت وزیر ٭ زنار مجھکو چاہیے

موج شراب کا + س اُس بت بیدین پہ ہم دیندار بھی
مرنے لگے + برہمن زنار پہنا دے کفن کے تار کی + سخن
دریای لطافت مین ہی کہ فصحا کی زبان پر مذکر اور بعض
کی زبان پر مونث + سرنگ اسیر کے کلام مین
مونث ہی س نہین ہی غم جو مرے ہاتھ قبر تنگ لگی +
کہ باغ خلد مین اُس جا سے ہی سرنگ لگی + اور سلطانعالم
اختر کے کلام مین مذکر ہی س کنوین ایسے جھانکے کہ رنگ
اڑ گیا + گڑھے پیش آئے سرنگ اڑ گیا + سلک
ناسخ مذکر کہتے ہین س خجلت دندان جانان سے
گہر ہین آب آب + سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح
تر ہو گیا + اور قبول وصبا وسلطانعالم اختر مونث
کہتے ہین + قبول س اب رحم کرو مجھ پہ کہ مین روتا
ہون کب سے + تم ہنسکے دکھا دو مجھے سلک گہر اپنے +

صبا سے انکے بتیسی جو یاد آتی ہی تو کہتے ہین ہم + کیا ہوی مدت سے وہ سلک گہر ملتے نہین + سلطان عالم اختر سے وہ صحبت سراسر پریشان ہوئی + عجب سلک گوہر پریشان ہوئی + **شکوہ** + انشا کے کلام مین مونث ہی سے گرمی کی جو شکوہ تھی سب گرد ہو گئی + دو چار بوندیون مین ہوا مہر درد ہو گئی + اور اسیر کے کلام مین مذکر ہی سے کرامت کا ظاہر کیا جب شکوہ + ہوا کوہ زرین اشارہ سے کوہ + **طرز** + ابادورند و اسیر و ناسخ و ظفر مونث کہتے ہین + ناسخ سے پھر مارے شرم کے نہ چلے کارزار مین + تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی + امین الدولہ مہر و قبول و سلطان عالم اختر مذکر کہتے ہین + اختر سے کیا خوب زبان

هی اور کیا طرز + مضمون بھی نئے ہین اور نیا طرز +
طرف دریاے لطافت بین مونث هی اور میر مومن
صاحب مذکر کہتے ہین سے یون برچھیان تھین چار
طرف اُس جناب کے + جیسے کرن نکلتی هی گرد آفتاب
کے + غور + میر حسن اور رند اور انشا کے دریاے
لطافت بین مونث کہتے ہین + میر حسن سے لب
نہر پر صاف جو غور کی + تو پیٹری تھی وہ ایک بلور کی
اور گلزار نسیم اور اسیر کے کلام بین مذکر هی + اسیر
سے کیا غور اُس نے جو حد سے سوا + تو آخر کو اس
پر یہ مطلب کھلا + فانوس انشا کے کلام بین
مذکر هی سے محفل تن بین فروزندہ هی انشا وہ
شمع + جسکے شعلے نے جلا سیکڑون فانوس جیسے
اور میر حسن کے کلام بین مونث هی سے وہ فانوسین

اگے زمردِ نگار + کہ ہو سبز مینا جنھون پر نثار + قتل عام
دریاے لطافت مین ھی کہ مشہور مونث ھی لیکن ریختہ
گو مذکر بھی کہتے ہین + قدغن دریاے لطافت مین مونث
ھی اور سلطان العالم اختر کے کلام مین مذکر ھی ؎ جو باہر
نکلنے کا قدغن ہوا + مجھے رفتہ رفتہ یہ روشن ہوا + قرآن
دریاے لطافت مین مذکر و مونث دونون لکھا ہی لیکن
مذکر فصیح ھی + قلم دریاے لطافت مین ھی کہ بقلت مونث
اور بکثرت مذکر + قلم و آتش کے کلام مین مذکر و مونث
دونون ھی ؎ الله کے کرم سے بتون کو کیا اسیر +
زیرِ نگین قلمروِ ہندوستان ہوا + ؎ چند یریان
بھی کرون مثل سلیمان تسخیر + یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین
تھوڑی سے + کسب بیخود کے کلام مین مونث ھی ؎
یہ کی بزم انور سے کسب ضیا + ستارہ ہر اک ماہ پیکر بنا

اور سلطان عالم اختر کے کلام مین مذکر هی ؎ یه بخشا
اسے حسن اللہ نے کیا جس سے کسب ضیا ماہ نے + کلک
اسیر اور امین الدوله مهر کے کلام مین مذکر هی + اسیر
؎ زور طبیعت سے مرا کلک فکر + بازوی اقلیم کش
هوگیا + اور ذوق کے کلام مین مونث هی ؎ کی عطا
نوخطون کو کلک ادا + کیا عاشق کو تختهٔ مشق جفا + لفظ
انشا اور ناسخ اور اسیر اور غالب کے کلام مین مذکر
هی + ناسخ ؎ هی طلب سے اس قدر نفرت که رهتا
هی خیال + آنه جای لفظ لب پر باب استفعال کا +
اور رشک کے کلام مین مونث هی ؎ نه وه بندش
نه وه لفظین هین برای ای رشک + شعر گوی مین تمهین
سب سے نیا پاتے هین + اور سلطان عالم اختر کے کلام مین
دونون طور سے هی ؎ ملا پهل انهین انکے اخلاص کا

بڑھا لفظ محبوبہ خاص کا ÷ ٥ ملین تین لفظین لگے
نام ہاتھ ÷ ایین اور دولت بہادر کے ساتھ ÷
مانند ظفر کے کلام مین مونث ھی ٥ ایما بہ ھی کہ ہی
یہ چمن جائے میکشی ÷ ہر گل دکھاتا انکھہ ھی مانند جام کی
اور قبول کے کلام مین مذکر ھی ٥ اللہ نے کیا تجھے
سردار خلق کا ÷ شمشیر ظلم گھس گئی مانند زنگ کے ÷
مسطر ÷ دریاے لطافت مین مونث ہی اور اکثر
مذکر سنا جاتا ھی ÷ میل ÷ دریای لطافت مین
مونث ھی اور امین الدولہ مہر و ناسخ کے کلام مین
مذکر ھی ÷ ناسخ ٥ بتی اسکے میل کی بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہوگیا ÷ سنخ
دریای لطافت مین مونث ھی اور صبا و ناسخ کے
کلام مین مذکر ھی ÷ ناسخ ٥ نقد امرزش فقط

کیا دو مجھے کچھ اور بھی + تم ہوے جو مشتری پان نرخ
عصیان بڑھ گیا + صبا سے ؏ زوال حسن نے سودا ے
زلف کو کھو یا + بڑھا خط آپکا تو نرخ مشکناب گھٹا
نشو و نما صبا اور وزیر کے کلام مین مونث ھی +
وزیر سے ؏ آنسو بہا تو رشتہ بپا مرغ دل ہوا +
دانے لئے کی جو نشو و نما دام ہو گیا + اور ناسخ کے
کلام مین مذکر ھی سے ؏ خط کو روئی یار پر نشو و نما
ہوتا ھی + سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں +
اور رند کے کلام مین دونون طور سے ھی + نعل
اکثر مذکر ھی + اسیر سے ؏ فلک نے سر پر اپنے رکھکے
ماہ نو بنایا ھی + گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر نعل ایکے
توسن کا + اور ذوق گاہ مذکر گاہ مونث کہتے
ہین سے ؏ نعل شکل مہِ نو جب ترے توسن کو لگے

چار چاند اور فلک پر مہ روشن کو لگے + ؎
ہین وہ نعلین خدا تیری سر اور رنگ گل +
جس پہ کھاتا ہی چمن ہین تختۂ اور رنگ گل + نقاب
اباد و برق و رشک و جوش مونث کہتے ہین + رشک
؎ رات جو گالون سے اُلٹ دی نقاب + شمع سے
پروانہ جدا ہو گیا + اور قبول و آتش و صبا مذکر کہتے
ہین صبا ؎ ای مہر وش تو کیونکر پردہ مین چھپ
سکے گا + ابر تنک کی صورت منہ پر نقاب ہوگا +
نقد بالاتفاق مذکر ہی + قبول ؎ گنہہ جو مول
لیگا گناہگار دن کے + تو نقد رحمت پروردگار
کیا ہوگا + اور رشک کا یہ شعر قابل اعتبار نہین ہی
؎ یہ دنیا مین اسلئے تھوڑا ہی حاصل +
کہ نقد محبت تو پائی علی کی + نیش آتش کے کلام

مین مذکر ھی بوسۂ لب مین دو چار تیر مژگان دل ہوا + نیش کھلوایا طمع نے شہد کے زنبور کا +

اور انشا کے کلام مین گاہ مذکر گاہ مونث ھی

نیش زنبور دن نے زبس توڑے + سب نے بانجھے کے پہنے ہیں جوڑے + اپنی نیشین پر دن مین جو دھر دین + مچھلیان سب سنہریان کر دین + وعظ دریاے لطافت مین ھی کہ یہ لفظ دو نون طور سے بولا جاتا ھی + واضح ہو کہ دریاے لطافت مین جان و پیکان اور دہی اور گیہون کو دو نون طور سے لکھا ھی اور منقول دہ ہجوم کو مونث لیکن اب جان مونث اور باقی مذکر ہین اور ان لفظون کا ذکر مقصد گذشتہ مین مناسب تھا دہان فرو گذاشت ہوگئے لہذا یہان لکھے جاتے ہین

دوسرا فائدہ اس مین وہ الفاظ لکھے جاتے ہین
جو کتابونین اکثر مذکر دیکھے گئے ہین

آب (پانی)	اثر (جھلک)	اشتر	الم	انگور	بت
آسن	اجاغ	اشعار	امر	ایاغ	بجار
آغوش	اجر	اشک	امرود	باب	بحر (دریا)
آم	اچار	افسر	اناج	بادام	بخار
آنچل	اخگر	افسوس	انار	بار (پھل)	بخت
آنگن	ادب	افسون	انبار	بار (بوجھ)	بخیہ
آہنگ	ارغنون	اکلیل	انجھر	بازار	بدن
آئین	ارگن	اُگال	اندام	باغ	بہ
اُبال	اژدر	الٹ پھیر	اندوہ	بال (مو)	براہین
ابلیس	اسباب	الش	اندھیر	بام	برج
ابھار	استر	القاب	انگبین	باور	برس

برگ	بندھن	بھبھوت	پتنگ	پوَل	پیوند
جھک برتن	بوجھ	بھرم	پتنگ	پہاڑ	پھاٹک
بس دسترس	بار بوریا	بھِڑ	پتنگ	پہر	پھل
بِس	بول	بھوگ	پٹ	پیار	پھول
بستر	بہاگ	بھنور	پر	پیام	پھونک شغل
بشر	بہروپ	بھونچال	پرتو	پیچتاب	پھیر
بگاڑ	بہشت	بھینس	پرچم	پیراہن	تابوت
بَل	بیا	پاتراب	پسر	پیرہن	تاج
بِل	بیاز	پاٹ	پس و پیش	پیغام	تار
بن	بیاہ	پاد	پشت خوار	پیک	تاک
بند	بیدمجنون	پار	پل	پیشکش	تالاب
بندر	بیل	پاس	پلنگ	پیل	تپاک
بندوبست	بھاو	پتھر	پوست	پینگ	تتق

تخت	تیزاب	جبرس	جنجال	جهاڑ	چنبر
تخم	تیور	جرم	جنگل	جهرمٹ	چنگ
ترک	تهال	جز	جنون	جهومر	چنگل (ٹنبک)
ترنج	تهان	جس	جواہر	چاک	چنور
تعب	ٹاٹ	جسم	جوبن	چابک	چور
تکیه (تف)	ٹبر	جشن	جوڑ	چتر	چورنگ
تل	ٹهاٹهه	جفت	جوڑتوڑ	چراغ	چوک
تمن (قندیل)	ثمر	جگ	جوف	چغد	چهیں
تن	ثور	جگر	جوگ	چهتر	فاضل / چهند
توتیا	جال	جلاجل	جوہر	چکر	حال
توڑ	جبر	جل تهل	جہنم	چکور	حباب
توسن	جبروت	جگمگهٹ	جیب	چمن / جلن	حج
تیرتهه	جذب	جن	جیہون	چنار (لونڈ)	حذر

ترک + عاشقون سے طلب بوسہ کہاں جاتی هی + مور ترک کبهی ہونہ سکیگا + لف +
سلطان عالم اختر سے
غضب ہین نہ ہین لے تلطف کیا +
چرهای بہت نازک ہون
لف کیا + تکیه + نالیج
دن ہوا تو ...
... دنیا میں تو ...
نهوا سر نهوا +

دم	درہم	دانت	خطر	خار	حسج
دمام	دریا	داو	خلل	خال	حسرت
دِن	دسترس	دخل	خم	خبط	حرم
دوام	دستور	دُرّہ	خمار	خد	حشم
دود	دف	دَر	خمیر	خدنگ	حصار
دودھ	دفتر	دربار	خواص	خر	حصیر
دَور	دفع	درجن	خوف	خرج	حظ
دہل	دکھ	درخت	خون	خرمن	حق
دہن	دل	درد	داغ	خروس	حلق
دیار	دلائل	دُرّو	دام قیمت	خشم	حمام
دیدار	دل بادل	درس	دام پھندا	خصائل	حمل
دین	دلق	درشن	داماد	خضاب	حواس
دینار	دلہا	درھم	دامن	خط	حوض

دیو	ڈھیر	رخ	رنگ روپ	زخم	زیور
دھرپت (اودھ)	ذقن	رخت	رواق	زر	ساتھ
دھرم	ذکر	رد	روپ	زغال	ساحل
دھڑ	ذوق	رزق	روزہ	زکال	ساز
دھن	راز	رشک	روزن	زکام	ساغر
دھودن	راغ (اف)	رطب	روغن	زلال	ساگ
ڈاک	راگ	رفع	روگ	زمزم	سال
ڈر	راہگذر	رقص	رومال	زنبور	سالن
ڈنڈ (خوف)	رایت	رقیب	رہس	زنگ	سانپ
ڈنک	ربط	رکن	رہگذر	زنگار	سانڈ
ڈھب	ربع مسکون	رن	زاد	زور	سبب
ڈھنگ	رحم	رنج	زاغ	زہر	سبق
ڈھول (پول)	رحِم	رنگ	زجر	زین	سسک

سپند	سطح	سوانگ	سیندور	شمشاد	صندل
سپہر	سفر	سوت	سینگ	شنجرف	صندوق
ستار	سفیر	سوچ	شاہین	شور	صنم
ستم	سگ (سلاح)	سود	شباب	شوق	صور
ستون	سُم	سوراخ	شجر	شوہر	صوف
ستیاناس	سمند	سوسمار	شتر	شہاب	صید
سدھ	سمندر	سوفار	شرار	شہتیر	ضبط
سِر	سمندر	سوگ	شرر	شہد	ضرر
سُر	سن	سوم	شرف	شہر	ضرغام
سراب	سنبل	سہاگ	شعر	شیر	طاق
سراغ	سنجوگ	سہو	شک	شیون	طالع
سرسام	سنگ	سیلاب	شکار	صبر (صاف)	طاؤس
سرو	سنگار	سیمرغ	شگون	صحن (صدر)	طائر

طبق	ظن	عسل	عوض	غم	فضائل
طبل	عالم (جہد)	عش عش	(دینار) عہد	(درد) غول	فضل
طریق	عجز	عضو	عیب	غول	فعل
طفل	عجم	عطر	عیش	فراک	فلس
طلایا	عدد	عقاب	غار	فردوس	فن
طلسم	عدم	عقد	غبار	فرس	فوق
طنبور	عدن	عقرب	غدر	فرش	فہم
طور	عرار	عکس	غزال	فرط	فیض
طوف	عرش	علاج	غش	فرق	قاصد
طوق	عرق	علت	غضب	فرق	قافیہ
طی	عروس	علم	غل شور	فروغ	قالب
طرف	عزل	عمل	غل طوق	فسون	قتل
ظل	عزم	عنبر	غلاف غلغل	فشار	قحط

مشق

قد	قلب	کال	کفن	کوس	گجر
قدم	قلزم	کالبد	کلفت	کوه	گدام
قرآن	قند	کام	کل	کہرام	گد
قرص	قواعد	کام	کمیت	کیفت	گرد
قرض	قول	کباب	کنار	کیلوس	گردباد
قرطاس	قہر	کبک	کنار	کھڑاگ	گرگ
قصد	کاٹ	کبوتر	کنٹر	کھرنڈ	گروه
قصر قصبہ قط	کاجل	کرب	کنج	کھوج	گریہ
قعر	کار	کرگدن	کنکر	کھیت	گز
قفص	کارتوس	کرنپھول	کنول	کھیس	گل
قفل	کاغذ	کشکول	کوشر	کھیل	گلاب
قل	کافور	کشور	کوچ	گام	گلاس
	کاگ	کف پھین	کوس نقارہ	گانون	گلال

گد میں مر دے پہ بے شمار گرے + گرد باد + اسیر سے اڑائی ہی مری ادارگی کی طرز مگر + جو گرد باد ہمیشہ خراب رہتا ہی +

رفتہ رفتہ کیفیت زور عشق کم ہو جائیگا +

گلبن	گھاٹ	لخت	مثل	معنی	موباف
گلدام	گھر	لشکر	مجہول	مغز	مور
گلشن	گھمنڈ	لعاب	محل	مقدر	مور
گلگیر	گھن	لقب	محیط	مقدور	مورچھل
گناہ	گھونٹ	لنگر	مد	مکتوب	موسم
گنبد	گھونگھٹ	لوٹ	مرض	مکدر	مول
گنج	لاف وگذاف	لوٹ	مرغ	ملال	موم
گنہ	لال	لون لین دین	مرقع	ملمع	مہر
گوسفند	لالچ	مات	مرہم	مَن	میل
گوند	لباس	ماتم	مستول	منبر	منیہ
گھر	لٹکن	مار سانپ	مسہل	منتر	ناچ
گہن	لٹھ	مال	مشک کستوری	منجن	ناخن
گیت	لچھن	مائل	مصحف	منگل	ناسور

ناقوس	ناگ	نام	ناوک	نخچیر	نخل	نر	نشتر	نشیمن	نصیب	نطع	نفس	نفع
نقش	نگ	نگین	نمبر	نمک	ننگ	نورتن	نوروز	نوش	نہال	نہنگ	نیاریا	نیازہ
نیام	نیشتر	نیشکر	نیل	نیلام	وار	واسوخت	وبال	وجد	ورد	وصف	وصل	وطن
ولیعز	ہاتف	ہجر	ہرج	ہلڑ	ہُن	ہنر	ہنس	ہوادار	ہیولی	یقین	یم	یمن

مونث

تیسرا فائدہ اس مین وہ الفاظ لکھے جاتے ہین جو کتابون مین اکثر مونث دیکھے گئے ہین

آب وہوا	آتشک	آر	آس	آستین	آسیا	آفرین	آگ
آنت	آنچ	آواز	آہ	آہٹ	ابابیل	ابجد	

اجل	الجھن	باڑھ	بد	بنات	بیٹھک
اجواین	اُمنگ	بازگشت	بدھیا	بنت	بیداد
اچکن	اُمید	باس	برات	بنیاد	بیرق
اُچھل کود	انگشتر	باگ	برخاست	بوباس	بیسر
اِزار	انگیا	بال خوشہ	برد	بوجھ فہم	بیگار
اساس	اوت		برداشت		بیل
اصل	اوجھڑ	بانک	برسات پوستین	بوچھار تاب	بھگت
افیون	اوقات	بانگ			بھنگ
اقلیم	اولاد	باہ	برس گانٹھ	بود باش	بھوکھ
اکتیر	بات		بزم	بول چال	بھول چوک
اکڑ	بات چیت	ببول	بساط	بوند	بھون
الاپ	بادفرنگ	بحث	بصر	بہار	بھیڑ
الخالق	بارتنگ	بحر	بط	بہیر	بھیڑ بھاڑ

پازیب	پلٹن	پیٹھ بازار	تپ	توپ	جازم
پایل	پلک		تپِ دق	توشک	جاگیر
پخت و پز	پناہ	پیشواز	تراش	تہ	جانب
پچھاڑ	پند	پیک	ترک	تھاپ الاپ	جایداد
پرچھائیں	پو	پینس	ترنگ		جبین
پرخاش	پوٹ	پینک	تڑپ	تھاہ رمز	جدول
پرسوں	پوستین	پھانس	تعداد		جڑ
پسند	پوشاک بیل	پھبن	تُکّل	ٹانگ	جُست خیز
پشم		پھٹکار	تکاپو	ٹکّر	جگت
پشواز	پون	پھوٹ	تک و دو	ٹیپ	جگہہ
پگار	پیاز	پھونک	تلاش	ٹیس	جِلد
پکڑ	پیاس	تاب	تمثال	ٹھوکر	جناب
پکھاوج	پیپ	تاک	تنخواہ	ٹھیس	جنس

جوت	چاٹ	چق		چھیڑ	خاکستر
جون	چادر	چل	چیر	چھیڑ چھاڑ	خبر
جہد	چال	چلمن	چیر پھاڑ	حد	خرابات
جے	چاہ	چوب	چیز	حدیث	خرد
جیت	چاے	چوٹ	چین	حس	خرطوم
جھالر	چانپ	چوسر	چھاگل	حصن حصین	خشت
جھانٹ	چپت	چوک	چھالیا	حمائل	خلخال
جھانک تاک	چکن	چوکھٹ	چھانون	حمد	خلق
جھٹر	چتون	چول	چھت	حور	خندق
جھک	چٹ	چونچ	چھوت	خاتم	خیر
جھل	چڑھ	چہل	چھوٹ	خاطر دیا	خیرات
جھول	چڑیل	چیچک	چھیٹ		داد بیداد
جھونک	چشمداشت	چیخ ازار	چھینک	خاک	دار

دال	دوالمسک		ڈگ	رٹ	
دخت	دوپہر	ڈھول	ڈینگ	ردیف	رہ
دختر	دوربین	ڈُھول	ڈھاکہ رعب	رسن	ریش
درنگ	دون	دھوم		رسوت	زلف
دریافت	دہلیز	دھوم دھلم	ڈھیل	رسید	زمام
ڈرار	دیا	ڈاب ڈات	رات	رفتار	زمین
دستار	دیر		راس	رقم	زن
دستاویز	دیوار	ڈاڑھین	راکھہ	رکاب	زنجبیل
دستبرد	دھاز	ڈاک	رال	رگ	زنجیر
دستک	دھپ	ڈاک نام بیماری	راہ	رمز	زیچ
دلیل	دھج	ڈال	رائے	روح	ساس
دُم	دھن	ڈبیا	رت	روداد	ساکھہ
دنیا	دھوپ نظر	ڈکار	رتھہ	رونق بیرفی	سالگرہ

سانس	سرکار	سند	سینخ	شرح	صدف
سنبیل	سرگذشت	سنگت	سیدھ	شرط	صرصر
سپاہ	سرنوشت	سوت	سَیر	شرم	صریر
سپہ	سٹرک	سُوت	سیل	شست	صف مورچال
سٹک	سطر	سوجن	سینک	شطرنج	
سج	سقف	سوزن	شاخ	شعاع	صنع
سجح	سکت	سوسن	شال	شکر	ضد
	سکوڑ	سوغات	شام	شلگم	ضرب
سد دیوار	سِل	سوگند	شاہراہ	شمع	ضریح
	سل نام بیماری	سونٹھہ	شب شعاع	شمیم	ضو
سُدھ	سلسبیل	سونڈ		شیرمال	طباشیر
سرپت	سمرن	سونف	شبہ	شتی	طبع
سرسولہ	سنجاف	سیج	شراب	صبح	طرح

اِک نقش بھی نقش دل میں اشک آنکھوں سے رواں + دیکھا کبھی ہی صورت اگر کہاں کس جاہ کی +

طلب	غلام گردش	فوج	قندیل	کرامات	کمند
طمع	غلیل	فہرست	قوم	کربلا	کمین
طناب	فال	قبر	قہقہہ	کرن	کمینہ
ظفر	فتح	قدر	قید	کروٹ	کوپل
عرض	فرج	قسم	قیل وقال	کشت	کوئل
عروس	فرد	قِسم	کارد	کفش	کیچڑ
عقل	فریاد داد بیداد	قطار	کارزار	کَل	کیل
عمر		قطع	کاکل	کل	کیمیا
عندلیب	فصد	قلانچ	کالکھ	کلاہ	کین
عید	فصل	قلقل	کاہ	کلہ	کھال
عینک	فصیل	قلم	کائنات	کلید	کھپریل
غرض	فلک سیر		کچ	کلیل	کھڑاؤں
غزل	فندق	قلیا	کد	کمک	کھسوٹ

کھیر	گندم	گھڑیال	لَو	مایہ زرد	مرگ
گات	گلگشت	لاکھہ	لُو	مال چرخہ	مشق
گاجر	گلیم	لاگ	لوتھہ	مانگ	مَشک
گانٹھہ	گندھک	لت	لوٹ	مبارکباد	مُشک
گاو	گوٹ	لٹ	لوٹ مار	مت	مشکل
گاے	گود	لحد	لوح	مثال	معجون
گت	گور	لحن	لونگ	مثل	ململ
گرد	گوگرد	لڑ	لہر	مخمل	مگس
گرہ	گول	لعن	لَئی	مد	مندیل
گڑیا	گیند	لکیر	لید	مدح	منڈیر
گزک	گھات	لگام	لیزم	مدد	موٹھہ
گفتار	گھاس	لگن	لیک	مراد	موج
گِل	گھڑہل	لَو کان کی لو	لیَل	مرچ	موچ

یال	ہیچ		نقب	بین	موچھ
	ہٹر	نیم	نقل	نادعلی	مورچال
	ہڑتال	نیند	نگاہ	ناس	مہار
	ہلچل	واشد	نگہ	ناو	مہر محبت
	ہوس	واہ	نماز	نبات	
	ہوک	واہ واہ	نمش	نبض	مہر خاتم
	ہول	وجہ	نوع	نتھ	
	ہیکل	وحی	نوک	نذر	مہنال
	یاد دشمن	وضع	نوید	نرد	مہم
		ہانک	نہر	نرگس	مَی گناہ
	یاس	ہتک	نہین	نسیم	
	یاسمن	ہٹ	نی	نظر	میخ
	یاسن	ہجو	نیاز نذر	نظم	میز

مورچال * کیا کم ہیں

پھر حمزہ کی صفین سے * میرے قتل کو * قائم جو فوج خط نے * ہم مورچال کیا * میں انکا سے اپنی بکری کے منہ پر چڑھاتے نہیں * کیا خوش آتی ہے یہ تمھاری مین * نرگس * جو نرگس سے چشم جادو جو یاد آتی ہے * نرگس آنکھیں مجھے دکھاتی ہے * نظم * سلطان عالم اختر * کے نوید کی نظم ہے

تمھاری * سوا ہے * ہراری * نوید * سلطان عالم * اختر * منظور * ذکر کہ خدا آتی * ہم فسانی *

واضح ہو کہ گلدستۂ انجمن ایک کتاب ہی منشی واجد علی ہوگلی
کے رہنے والے نے تالیف کی ہی اُسمین آسیا اور ابتدا و
اِزار و برف و پیاز و تاب و دغا و سوزن و شاہراہ
و غرض و کمند و لگام و پاس اور اِنکے سوا اور بہت
سے لفظون کو کہ مونث مشہور ہین مذکر لکھدیا ہی اور
تابوت و تبرک و تبسم و راگ و طوطی و علاج اور اِنکے
سوا بہت سے لفظون کو کہ مذکر مشہور ہین مونث لکھدیا
ہی اور مذکر و مونث کے بیان مین نشان کو مذکر لکھا
ہی اور اختتام کتاب کی جو تاریخ کہی ہی اُسمین مونث
باندھا ہی اور وہ شعر یہہ ہی ؎ بسرِ وجد سے عقل
نے دی نشان + جہان مین یہہ ہی گلشن بیخزان +
واضح ہو کہ اِس بحث مین کتاب بہت طول ہوتی جاتی
ہی لہذا اقتصار کرنا مناسب لیکن انشاء اللہ تعالی

عنقریب ایک کتاب خاص اِسي بحث مین لکھي جاویگي +

گیارھوین فصل بحث جمع مین اِس فصل مین تین مقصد ہین + پہلا مقصد ہندي جمع کے بیان مین جس ہندي مذکر لفظ کے آخر مین الف یا ہاء مختفي یا الف بانون غنہ ھی اُسکي جمع یاء مجہول سے آتي ھی جیسے بکرا و بکرے گھوڑا و گھوڑے مہوہ و مہوسے آنوان و آنوین کنوان و کنوین + جس عربي و فارسي لفظ کے آخر مین ہاء مختفي ھی اُسکي جمع یاء مجہول سے آتي ھی جیسے وعدہ و وعدے مقابلہ و مقابلے ستارہ و ستارے کنارہ و کنارے اور اِس جمع کو جمع مذکر کہتے ہین + جس مذکر کے آخر مین یہہ علامت نہین ھی اُسکے مفرد و جمع کا ایک وزن ہوتا ھی جیسے پتھر توڑا گیا اور پتھر توڑے گئے اور یہہ طریق اچھا

بحث جمع

ہندي جمع

نہین هی اور یہه طریق اچھے نہین هین مفرد کو مفرد مذکر
معنوي اور جمع کو جمع مذکر معنوي کہتے هین اور ایسے
مذکر کي جمع نہ یاءِ مجہول سے نہ بلے نون سے نہ نون الف
سے آتي هی اور گلدستہ انجمن مین طریق کي جمع طریقے
اور اشتہار کي جمع اشتہارین اور اظہار کي جمع
اظہارین اور اِنکے سوا بہت سے مذکر کي جمع بلے نون
سے لکھي هی اور پنهاري کي جمع پنهاریان لکھي
هی اور یہه ایک بھي درست نہین هی + جس مونث
کے آخر مین یاءِ معروف هی اُسکي جمع الف نون سے
آتي هی جیسے بکري و بکریان گھوڑي و گھوڑیان اور
جس کے آخر مین یے الف هی اُسکي جمع نون سے
آتي هی جیسے ترهیا اور ترهیان چڑیا اور چڑیان اور
جسکے آخر مین الف هی اُسکي جمع همزه اور یے نون

سے آتی ھی جیسے جتنا اور جتنائین دعا اور دعائین اور
جسکے آخر مین اِن حرفون مین سے کوئی حرف نہین ھی
اُسکی جمع یے نون سے آتی ھی جیسے بات اور باتین تدبیر
اور تدبیرین اور ان سبھون کو جمع مونث کہتے ہین اور
خطاب کے وقت کل اسما کی جمع واو مجہول سے آتی ھی
جیسے ای مردو اور ای عورتو اور اِسس جمع کو جمع
خطابی کہتے ہین اور روابط کے ساتھہ کل اسما کی جمع
اکثر واو نون سے آتی ھی جیسے مردون کو دیکھا اور عورتون
کو دیکھا اور سب سے سبھون آتی ھی اور اِسس جمع
کو جمع ترکیبی کہتے ہین اگر مذکر کے آخر مین الف یا ہاے
مختفی ہو تو دو نون کو حذف کرتے ہین جیسے لڑکا اور
لڑکو اور لڑکون اور دیوانہ اور دیوانو اور دیوانون
اور مونث کے آخر مین یے الف ہو تو الف کو حذف

کرتے ہین جیسے برھیا اور برھیو اور برھیون اور اگر
فقط الف ہو تو اُسے سلامت رہنے دیتے ہین اور اُسکے
بعد ایک ہمزہ زیادہ کرتے ہین جیسے دوا دواؤن دعا
اور دعاؤن جس ہندی لفظ مین جمع بنانے سے تین حرف
متوالی متحرک ہو جاتے ہون غالباً اُسکے اوسط کو ساکن
کرینگے جیسے چلم اور چلمین اور چلمون اور کلی اور کلیان
اور کلیون اور پہر اور پہرون اور برس اور برسون
اور جو الفاظ ترئی اور تہوئی کے وزن پر ہین اُنکے
تیسرے کو ساکن کرکے ادغام کرتے ہین جیسے تریان
اور تریون اور تہویون اور جو الفاظ جنگ اور ترنگ
کے وزن پر ہین اُن مین گاف کو تشدید دیتے ہین
جیسے جنگین اور ترنگین اور جنگون اور ترنگون اگر
فارسی یا عربی الفاظ مین تین حرف متوالی متحرک

ہو جاتے ہون اور اُن مین سے دوسرا اور تیسرا حرف
ایک جنس کا ہو تو تینون کو متحرک رہنے دینگے جیسے کشش
اور کششین و کششون اور عدد و عددین و عددون اور اگر ایک
جنس کے نہون تو بعض الفاظ مین متحرک اور بعض الفاظ
مین ساکن مسموع ہی جیسے نہر اور نہرون اور صفت
و صفتین اور صفتون اور مصلحت و مصلحتین و مصلحتون
اور بدی و بدیان اور بدیون اور قلم و قلمین و قلمون
لیکن جو فارسی حاصل مصدر صیغۂ امر و شین سے
بنا ہی اُسمین متحرک رہنے دیتے ہین جیسے روش و
روشین طپش و طپشین اور جو عربی الفاظ نبی اور
ولی کے وزن پر ہین اُنمین بعضون کے اوسط کو ساکن
کر دیتے ہین جیسے نبیون اور بعضون مین متحرک رہنے
دیتے ہین اور ے کو تشدید دیتے ہین جیسے ولیّون اور

جو الفاظ بَرَکَت وحَرَکَت کے وزن پر ہین اِنمین دوسرے
کو ساکن کردیتے ہین جیسے بَرکتین اور بَرکتُون خَبَرکتین
اور خَرکتُون اور جس لفظ کا آخر حذف ہوگیا ہی اِس
مین اِعادۂ محذوف ضرور نہین ہی جیسے ید و یدین
دم و دمین شک و شکون + اور تو کی جمع تم اور مین
کی جمع ہم آتی ہی اور وہ اور یہہ اور جو اور کون
مفرد و جمع دونون ہین اور جو لوگ وہ کی جمع
وے کہتے ہین وہ خطا کرتے ہین ہم وہ کا جمع
ہونا لکھنؤ اور دلی والون کے کلام سے بخوبی ثابت
کر سکتے ہین لیکن یہان ایک شعر لکھا جاتا ہی قبول
ہا ہوز کی ردیف مین کہتے ہین ؎ جیتے جی مجھکو
اگر شکل نہ کھلائینگے وہ + خاک پھر بعد فنا قبر پہ بھی
آئینگے وہ + اور جو صاحب وہ کی جمع وے کہتے ہین

اُنکو چاهیئے کہ جو اور کون کی جمع بھی کچھہ ایجاد فرمائین ✛
اور اُس کی جمع اُن اور اِس کی جمع اِن اور جس کی جمع
جِن اور کس کی جمع کِن آتی هی جیسے اُنکو اور اِنکو اور اُن
سے اور اِن سے لیکن نے کے ساتھہ اُنھون اور اِنھون
اور جِنھون اور کِنھون آتی هی جیسے اِنھون نے کہا اور
تجھے و مجھے اور اُسے و اِسے اور جِسے اور کِسے کی جمع
تمھین و ہمین و اُنھین و اِنھین و جنھین و کِنھین آتی
هی دوسرا مقصد فارسی جمع کے بیان مین
ذی روح کو اکثر الف نون سے جمع کرتے ہین جیسے
مغان و کودکان و مردمان و اسپان اور غیر ذی روح
کو اکثر ہے الف سے جمع کرتے ہین جیسے زرها و گوہرها
اگر ذی روح کے آخر مین ہا ملفوظ ہو تو کاف فارسی
سے بدلتے ہین جیسے بندگان و آزادگان اور اگر

غیرذی روح کے آخر مین ملفوظ ہو تو سلامت رہیگا جیسے
زرہ ہا وگرہ ہا اور غیر ملفوظ ہو تو حذف ہو جائیگا جیسے
جامہا ونامہا + واضح ہو کہ میر علی اوسط رشک کے پیشتر
لکھنؤ کے اُستادون نے جمع کا صیغہ اِستعمال کیا ھی
چنانچہ آتش کہتے ہین ؎ جوش وحشت مین جو لی زندان
سے مین نے راہ دشت + کو دکان مجھکو خدا حافظ پکارے
شہر سے + ولہ ؎ جانبِ شیشہ جو دیکھون تو مغان
کہتے ہین + آنکھون ہین دختر زر کو پیے جاتے ہو عبث +
اور اِس زمانے مین لکھنؤ کے فصحا اِضافت وصفت کے
ساتھہ بولتے ہین جیسے مردمان شہر و مرومان سن رسیدہ و پیر مغان
لیکن بارہا وصدہا وہزارہا بلا قید فصحا کی زبان پر جاری
ہین اور چند الفاظ کی جمع الف تے سے سنی جاتی ھی
جیسے باغ وباغات زیور وزیورات اگر آخر مین ہاے مختفی

ہو تو اُسے جیم سے بدلتے ہین جیسے میوہ و میوجات اور ہای
ملفوظ ہو تو اُسے سلامت رہنے دیتے ہین جیسے دیہہ و دیہات
اور فرمان کی جمع فرامین آتی ہی + اور دفتر کی جمع دفاتر
اور پاجی کی جمع پواج تیسرا مقصد عربی جمع کے
بیان مین جو الفاظ حد کے وزن پر ہین اُنکی جمع حدود
کے وزن پر آتی ہی جیسے خط و خطوط شر و شرور شک
و شکوک لیکن جد سے اجداد ہی اور سر سے اسرار
و حر سے احرار ہی جو الفاظ اصل کے وزن پر ہین اُنکی جمع
اصول کے وزن پر آتی ہی جیسے امر و امور بحر و بحور
حرف و حروف رسم و رسوم شرط و شروط اور
افعال کے وزن پر آتی ہی جیسے شکل و اشکال فرد و افراد
وقت و اوقات وہم و اوہام اور یوم سے ایام اصل
مین ایوام تھا واو کو تے سے بدل کے ادغام کیا ہی اور

جمع عربی

فواعل کے وزن پر آتي هے جیسے امر و اوامر اور نهي و نواهي
اور نجم سے انجم اور بحر سے بحار اور اهل سے اهالي اور کسب
سے مکاسب هے اور اجوف سے اکثر افعال کے وزن پر
آتي هے جیسے باب و ابواب حال و احوال بیت و ابیات
خیر و اخیار دور و ادوار نوع و انواع + اور بیت سے
بیوت اور خیر سے خیرات اور راس سے رؤس اور شیخ
سے مشائخ هے جو الفاظ ثقل کے وزن پر هین اُنکي جمع
اثقال کے وزن پر آتي هے جیسے جرم و اجرام جنس و اجناس
شعر و اشعار ملک و املاک وغیره اور جلد سے جلود اور اسم
سے اسما هے جو الفاظ حکم کے وزن پر هین اُنکي جمع
احکام کے وزن پر آتي هے جیسے روح و ارواح رکن و ارکان
نور و انوار وغیره اور حسن سے محاسن هے جو الفاظ اَثَر
کے وزن پر هین اُنکي جمع آثار کے وزن پر آتي هے جیسے ادب

وآداب الم و الام سند و اسناد شجر و اشجار وغیرہ
جو الفاظ دعوت کے وزن پر ہین اُنکی جمع دعوات کے وزن
پر آتی ھی جیسے حالت وحالات درجہ و درجات حاجت
وحاجات وغیرہ اور شفقت سے اشفاق ھی اور دولت
سے دول اور نعمہ سے نعم ھی جو الفاظ حکمت کے وزن
پر ہین اُنکی جمع حکم کے وزن پر آتی ھی جیسے سیرت وسیر
علّت وعلل ہمت وہمم حیلہ وحیل وغیرہ جو الفاظ حجّت
کے وزن پر ہین اُنکی جمع حجج کے وزن پر آتی ھی جیسے سنت
سنن + اور ظلمت سے ظلمات ھی اور نکتہ سے نکات
ھی جو الفاظ جواب ومزاج ودخان کے وزن پر ہین اُنکی
جمع اجوبہ کے وزن پر آتی ھی جیسے طعام واطعمہ مزاج وامزجہ
سوال واسولہ اور اکثر کمالات وخیالات وسوالات
وغیرہ بولتے ہین اور کتاب سے کتب اور امام سے ایمہ ھی جو

الفاظ علامت وحکایت کے وزن پر ہین اُنکی جمع علامات وحکایات کے وزن پر آتی ھی جیسے کرامت وکرامات زیارت وزیارات + اور وساطت سے وسائط ورسالہ سے رسائل ھی۔ جو الفاظ رجوع کے وزن پر ہین اُنکی جمع رجوعات کے وزن پر آتی ھی جیسے سلوک وسلوکات جو الفاظ حقیقت کے وزن پر ہین اُنکی جمع حقائق کے وزن پر آتی ھی جیسے فضیلت وفضائل عقیدہ وعقائد وظیفہ ووظائف وغیرہ اور مثل قضیہ قضایا جیسے ہدیہ وہدایا جو الفاظ رطوبت کے وزن پر ہین اُنکی جمع رطوبات کے وزن پر آتی ھی جیسے عقوبت وعقوبات وغیرہ باب تفعیل سے اکثر الفاظ کی جمع تاثیرات کے وزن پر آتی ھی جیسے تالیفات وتحقیقات وغیرہ اور بعض الفاظ کی جمع تواریخ کے وزن پر بھی آتی ھی جیسے تفسیر وتفاسیر وتفسیرات

وتکالیف وتکلیفات وغیرہ اور باب افعال وافتعال واستفعال
وانفعال وتفعل وتفاعل ومفاعلت سے الف تے کے ساتھ آتی ھی +
جو اسم فاعل فاعل کے وزن پر ہین اُنکی جمع فاعلین کے وزن
پر آتی ھی جیسے شائق وشائقین ماہر وماہرین اور فُعّال
وفِعّال کے وزن پر آتی ھی جیسے عاشق وعشاق حاکم وحکام
تاجر وتجار اور فَعَلہ کے وزن پر آتی ھی جیسے طالب وطلبہ
اور فُعَلہ کے وزن پر آتی ھی جیسے فاضل وفُضلا شاعر وشُعرا
اور فُعُول کے وزن پر آتی ھی جیسے حاسد وحسود اور فواعل
کے وزن پر آتی ھی جیسے شاہد وشواہد اور جو الفاظ فاعِلہ کے وزن پر ہین
اُنکی جمع فَواعِل کے وزن پر آتی ھی جیسے فائدہ وفوائد قاعدہ وقواعد اور جو
الفاظ فعیل کے وزن پر ہین اُنکی جمع فُعَلا کے وزن پر آتی ھی جیسے ادیب وادبا
امیر وامرا حکیم وحکما اور فِعَال کے وزن پر آتی ھی جیسے صغیر وصِغار کریم وکرام
اور افعال کے وزن پر آتی ھی جیسے حبیب واحباب شریف

واشراف اور اجلہ کے وزن پر آتی ہے جیسے جلیب واحبۃ
دلیل وادلہ اور دلائل کے وزن پر آتی ہے جیسے دلیل ودلائل
بدیع وبدائع اور اسیر سے اُساری اور یتیم سے یتامی ہے
اور حدیث سے احادیث وطریق سے طرق اور جو الفاظ
سنحی کے وزن پر ہیں اُنکی جمع اسنحیا کے وزن پر آتی ہے
جیسے نبی وانبیا ولی واولیا وصی واوصیا جو الفاظ مخزن
اور مجلس اور مشغلہ کے وزن پر ہیں اُنکی جمع مفاعل کے وزن
پر آتی ہے جیسے مقصد ومقاصد منظر ومناظر معنی ومعانی
منزل ومنازل مرتبہ ومراتب مسلۂ ومسائل جو الفاظ مفعول
ومفعال کے وزن پر ہیں اُنکی جمع مفاعیل کے وزن پر آتی
ہے جیسے مشہور ومشاہیر مضمون ومضامین مزمار ومزامیر
مقدار ومقادیر اور معراج سے معارج ہے اور مفعول سے
مخلوقات ومصنوعات ومنصوبات کے وزن پر بھی آتی

هی جو الفاظ ارذل کے وزن پر ہین اُنکی جمع اراذل کے
وزن پر آتی ہی جیسے اعظم واعاظم امجد واماجد اور
اوّل سے اوائل اصل مین اواول تھا واو کو ہمزہ سے
بدلا ہی اور آخر سے اواخر ہی اور اولین وآخرین
کے وزن پر بھی آتی ہی + اور ثلاثی مزید فیہ ورباعی
مجرد ومزید فیہ کے اسم فاعل واسم مفعول کی
جمع تے نون اور الف تے سے آتی ہی جیسے محسنین
ومجتہدین ومحققین ومہندسین متقدین ومنافقین
ومرسلین ومشکلات ومسہلات ومفردات ومہملات
وغیرہ جو الفاظ رباعی ہین مثل جدول ودرہم وکوکب
اُنکی جمع جداول ودراہم وکواکب کے وزن پر آتی ہی جو
الفاظ خماسی ہین مثل ریحان ودہقان وبرہان وبستان
وصندوق وفردوس وعصفور واقلیم وانجیل انکی جمع

ریاحین و دہاقین و براہین و بساتین و صنادیق کے وزن پر آتی ہی اور بہت سے عربی کے جمع کے صیغے اُردو ہین مفرد استعمال کیئے جاتے ہین جیسے اخبار و اسباب و اوقات و کرامات و خیرات و تحقیقات و خواص وغیرہ اور تثنیہ کے صیغے اگرچہ ہندی اور فارسی مین نہین ہین لیکن عربی مین ہین اور اُردو مین مستعمل ہین اور آخر مین تلے نون زیادہ کرنے سے بنتے ہین جیسے جانب و جانبین طرف و طرفین فریق و فریقین والد و والدین

بحث حروف

باب چہارم بحث حرف مین حرف اُس لفظ کو کہتے ہین جو بالاستقلال معنی پر نہین دلالت کرتا اور تین زمانون مین سے کوئی زمانہ بھی اِس مین نہین پایا جاتا اور اِس باب مین کئی فصلین ہین ✤ پہلی فصل

حروف نفی

حروف نفی کے بیان مین ✤ حروف نفی دس ہین ✤

لَا نَا بے نہ بِن نہین مَت آن نون مکسور الف مفتوح + لَا عربی ھی اور ھمیشہ عربی لفظ پر آتا ھی جیسے لاعلم اور لاحاصل اور ھندی و فارسی مین نہین آتا ھی اور لاچار عوام کی زبان ھی فصحا ناچار بولتے ہین + نَا فارسی ھی عربی اور فارسی لفظون مین آتا ھی جیسے ناواقف و نالائق و نادان و نافہم اور ہندی مین بہت کم آتا ھی جیسے ناسمجھ اور فعل پر مطلق نہین آتا + بے ہندی اور فارسی مین مشترک ھی اور تینون لفظون مین آتا ھی جیسے بے شعور و بے وقوف و بے پیر و بیکار اور بے دیکھے اور بے سُنے اور اِس نفی مین تکرار بھی پائی جاتی ھی جیسے زید نے بے لکھے بے پڑھے عمرو کو سو روپئے دیدیئے اور دوسرے لفظ سے اکثر بے کو حذف کر دیتے ہین جیسے بے لکھے پڑھے

دیدیئے اور لڑکے بے مارے پیٹے نہین پڑھتے اور بے لڑے بھڑے انگریز کو ہندوستان مِل گیا اور گھوڑا بے دانہ گھاس مر گیا + نہ ہندی اور فارسی مین مشترک ھے اور اکثر فعل پر آتا ھے جیسے نہ آیا اور نہ گیا وغیرہ اور جب اسم پر آتا ھے تو تکرار بھی ضرور ہوتی ھے اور تینون لفظون پر آتا ھے جیسے عمرو مین نہ علم ھے نہ عمل اور ہند مین نہ روپیہ ھے نہ لشکر نہ ہاتھی ھے نہ گھوڑا اور اوّل نہ کو حذف بھی کر دیتے ہین جیسے اِس شعر مین + گلزار نسیم سے + دریا تھا نہ بحر تھا نہ جیحون + طوفان بلا طلسم افسون + بن ہندی ھے اور بے کے طور پر آتا ھے + آتش سے + چمن مین یار مہرو بن جو رویا ہون نواشکون نے + گلون کے کان کا جھمکا بنایا ھے شریا کو + بہار عشق سے یاد رکھنا تمھارے بن

اپني + جان جائيگي ايک دن اپني + نهين هندي
هی اور هميشه هندي فعل پر آتا هی جيسے نهين آيا
اور نهين گيا + مت هندي هی اور فقط امر پر آتا هی
جيسے مت کر اور مت کرو + ناسخ س ۷ سير مقتل
مت سمجهه گلگشت ای نازک مزاج + باغ دلبستان اور
هی گنج شهيدان اور هی + آن هندي هی اور فقط
هندي لفظون مين آتا هی جيسے انجان اور انمول +
نون مکسور هندي هی اور فقط هندي لفظون مين
آتا هی اور صفت کے واسطے خاص هی جيسے نکما اور نکهتو
اور نگوڑا + الف مفتوح هندي هی اور هندي لفظون
مين آتا هی جيسے اتهاه اور اتل اور اچهوتا اور الگ +
واضح هو که لفظ خاک فارسي هی دهول کو کهتے هين اور
اردو مين کبهي کبهي تحقير کے ساتهه نفي کے واسطے آتا هی

جیسے کسی شخص نے کہا کہ عمرو بہت علم رکھتا ہی نفی کرنیوالا
جواب دیگا کہ خاک علم رکھتا ہی + ناسخ سہ خاک
جنت مین لگیگا بعد مردن دل مرا + ناز غلمان اور ہی
انداز انسان اور ہی **فصل دوم** حرف تخصیص کے
بیان مین + حرف تخصیص دو ہین ہی اور ہین بیاء
معروف + اگرچہ اِنکا نام حرف تخصیص ہی لیکن
یہہ کئی معنیون کے لیئے آتے ہین چنانچہ لفظِ جو اور کون
اور جہان اور کہان اور جب اور کب اور جیسا اور
کیسا اور جی اور کچھہ کے ساتھہ تعمیم کے واسطے آتے
ہین جیسے جو ہی ملے اور کوئی ہو اور جہین چاہو اور
کہین ہو وقس علی ہذا اور کی اور کتنا کے ساتھ
کثرت پر دلالت کرتے ہین جیسے کئی شخص پڑھتے ہین
اور کتنا ہی کہیئے لیکن مانتا نہین + اور افعال مین

حروف تخصیص

امر و استجازت کے ساتھہ اتمام فعل پر دلالت کرتے
هین جیسے دیهی دو اور دیهي دون اور باقي فعلون مین
تیقن کے لیئے آتے هین جیسے دیتا هي هے + واضح هو که
اب اور تب اور جب اور سب اور کب کے ساتھ
جب هي آتا هے تو تے کو ہے مین مخلوط کر دیتے هین
جیسے ابهي و تبهي و جبهي و سبهي و کبهي اور اِس و اُس
و جِس و کِس کے ساتھہ هي کے ہے کو حذف کر دیتے
هین جیسے اِسي و اُسي و جِسي و کِسي اور اِن اور
اُن اور جِن کے ساتھہ هین آتا هے اور اِن تینون لفظون
کا نون ہے مین مخلوط هو جاتا هے جیسے اِنهین و اُنهین
و جِنهین اور هین کے ساتھہ هین آتا هے جیسے مین هین
اور اکثر مهین بولتے هین اور تم کے ساتھہ هین آتا هے
اور تم کي میم ہے مین مخلوط هو جاتي هے جیسے تمهین اور

ہم کے ساتھہ ہین آتا ھی بعض شخص ہم کی میم کو ہے مین
مخلوط کر کے ہمھین کہتے ہین اور اکثر فصحا ہین کے ہے کو
حذف کر کے ہمین کہتے ہین اور جہان اور کہان اور
وہان اور یہان سے بالاتفاق جہین اور کہین اور وہین
اور یہین آتا ھی اِنکے سوا سب لفظون مین بلا تغیر ھی یا
ہین آتا ھی مگر ضرورت شعر مین جائز ھی کہ ہے سے
ماقبل جو حرف ہو اُسکو ہے مین مخلوط کر دین جیسے اِس شعر
مین + خواجہ وزیر ۵ بہت کچھہ کھو کے پائی اِسنے راہِ
خود فراموشی + دلِ گم گشتہ آپھی خضر ھی اپنے بیابان کا +
اور اگر آخر مین ہاء ساکن ملفوظ ہو تو حذف کرتے ہین
جیسے وہ اور وہی یہہ اور یہی + جس جمع کے آخر مین
نون ھی اسکے بعد ہین آتا ھی جیسے لڑکون ہین نے
فساد کیا اور عورتون ہین نے گالیان دین باقی تمام

ہي آتا ھے جيسے لڑکے ہي نے گالي دي اور عورت ہي نے فساد کيا اور دن ہي کو يہہ بات ہوئي اور مفرد متکلم کے صيغہ مين دونون جائز ھے جيسے مين يہہ کام کرونہين گا اور مين يہہ کام کرون ہي گا + مصدر اصلي کے امر کے صيغون مين مستعمل نہين ھے باقي سب صيغون مين مستعمل ھے اور جو فعل ايک لفظ کا ھے اُس مين آخر مين آتا ھے جيسے آيا ہي اور آتا ہي اور جسمين دو يا تين لفظ ہين اس مين اوّل کے بعد بہتر ھے جيسے آيا ھي تھا آيا ہي ھے آيا ہي ہو آيا ہي ہوگا آتا ہي ھے آتا ہي ہو آتا ہي ہوگا آئے ہي گا + اور حرف نفي لفظ ہي کے بعد لانا بہتر ھے جيسے آيا ہي نہ + آتا ہي نہ + آيا ہي نہ تھا + آتا ہي نہ تھا + آيا ہي نہين ھے + آيا ہي نہ ہو + آيا ہي نہوگا + آتا ہي نہين ھے + آتا ہي نہو + آتا ہي

نہوگا * لیکن مستقبل مین حرف نفي آخر مین لانا ضرور
ھي جیسے آئیے ہي گا نہ * اور نفي کے ساتھہ امر و التجات
کے صیغون مین بھي آتا ھي جیسے تو دے ہي نہ تم دو
ہي نہ وہ دے ہي نہ * اور مصادر ترکیبي کے گردان
مین ھي کو جزء اوّل کے بعد لانا بہتر ھي جیسے دیا
ہي گیا اور سنا ہي گیا الخ اور ان مصدرون مین
امر کے صیغون مین بلا نفي بھي آتا ھي جیسے دے ہي
دے * اور دے ہي دو الخ اور حرف نفي ہمیشہ
ہي کے بعد آتا ھي جیسے دیا ہي نگیا اور سنا ہي نگیا
الخ لیکن مستقبل مین چاہو ہي کے بعد لاؤ اور چاہو
آخر مین لاؤ جیسے سنا ہي نجائیگا اور سنا جائے
ہي گا نہین الخ **تیسري فصل** حروف نسبت کے
بیان مین * حروف نسبت آتھہ ہین ہا مختفي یے نون

نہ چي یاۓ معروف یۓ الف واؤ الف والا + ہاۓ مختفي فارسي لفظون مین مُستعمل هي جیسے دستہ ویکسالہ + یۓ نون بهي فارسي لفظون مین مستعمل هي جیسے زرین وآہنین + نہ بهي فارسي لفظون مین مستعمل هي جیسے دستانہ وزنانہ وپشمینہ + چي اُردو مین قلیل هي جیسے خزانچي ومشعلچي + یاۓ معروف عربي وفارسي وہندي تینون مین مستعمل هي اگر آخر مین الف ہو تو یا حذف کرتے ہین جیسے بخارا و بخاري + یا واو سے بدلتے ہین جیسے عیسا وعیسوي ودنیا ودنیوي + یا ہمزہ سے بدلتے ہین جیسے چینیا وچینئي + یا ہمزہ زیادہ کرتے ہین جیسے طلا وطلائي عیسا وعیسائي + اگر آخر مین ہاۓ مختفي ہو تو یا حذف کرتے ہین جیسے مکہ ومکي بنگالہ وبنگالي + یا ہمزہ سے بدلتے

ہین جیسے سُرمہ وسُرمئي اور بصرہ سے بصري و
بصرئي دونون بولتے ہین + یا کاف فارسي سے بدلتے
ہین جیسے خانہ وخانگي + یا الف سے بدلتے ہین جیسے
فاختہ وفاختائي فالسہ وفالسائي + اگر آخر مین تے
ہو تو واو سے بدلتے ہین جیسے دہلي ودہلوي اور مدینہ
سے مدني وحنیفہ سے حنفي ھی اور جسکے آخر مین یہہ حروف
نہین ہین اِس مین کچھہ تغیر نہین ھی جیسے ایران وایراني
بنارس وبنارسي لیکن رَے سے رازي ھی اور بعض
اسما مین الف نون زیادہ کرتے ہین جیسے جسماني وحقاني
وربانی وروحاني ونفساني اور تے الف ہندي الفاظ
مین آتا ھی جیسے سیندور وسیندوریا کلکتہ وکلکتیا مونگ
ومونگیا اور واو الف بہت قلیل ھی جیسے ام وامواُ +
والا ہر لفظ کے ساتھہ آتا ھی جیسے عرب والا ایران والا

بنارس والا اگر آخر لفظ مین الف یا الف با نون غنہ ہو
اور وہ لفظ ہندی مذکر ہوا ور علم نہو تو الف کو کتابت
وتلفظ مین یاء مجہول سے بدلتے ہین جیسے گھوڑی والا و
ریوین والا اور اگر آخر مین ہاء مختفی ہوا ور وہ لفظ مؤنث
اور علم نہو تو خواہ عربی ہو خواہ فارسی خواہ ہندی لیکن
ہاء مذکور کو یے سے بدلتے ہین بعضے حرف تلفظ مین بدلتے
ہین اور کتابت مین سلامت رہنے دیتے ہین جیسے مقابلہ والا
روپیہ والا پہرہ والا اور بعضے کتابت مین بھی بدل دیتے
ہین جیسے مقابلے والا روپئے والا پہرے والا اور مؤنث
وعلم مین کچھہ تغیر نہین ہی جیسے گنگا والا اور بعضے اسما مین
والا کو مخفف کرکے وال بولتے ہین جیسے کوٹھی وال اور دلی وال
چوتھی فصل بحث ادغام حروف ہجا مین جب دو حرف
متجانس ایک لفظ مین جمع ہوتے ہین اور ادغام ہوتا ہی

تو ایک کو کتابت مین حذف کر دیتے ہین جیسے رکّھا اور
جب دو لفظ مین جمع ہوتے ہین تو دونون کو لکھتے ہین
جیسے اب بس اور جب دو حرف قریب المخرج جمع ہون
اور ادغام کیا جاے تو خواہ ایک لفظ مین ہون خواہ دو لفظ
مین ہون لیکن دونون کو لکھینگے جیسے زید کود تا ھی
اور اب پاک ہوگیا اور اس فصل مین کئی فائدہ ہین + فائدہ
دو حرف متجانس ہون اور اوّل ساکن دوسرا متحرک ہو تو
اوّل کو دوم مین ادغام کرتے ہین جیسے اب بس + فائدہ
باء عربي ساکن اور باء فارسي یا باء فارسي مخلوط متحرک
ہو تو باء عربي کو باء فارسي سے بدل کے ادغام کرتے ہین
جیسے اب پاک ہوگیا اور اب پھل چکا + فائدہ باء فارسي
ساکن اور باء فارسي مخلوط بہا متحرک ہو تو اوّل کو ثاني مین
ادغام کرتے ہین جیسے آپ پھر آئیگا + فائدہ باء عربي

یا باء فارسی ساکن اور فے متحرک ہو تو دونون کو فے
سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے اب فرمائیے اور آپ فرمائیے
+ **فائدہ** تاء خفیف یا دال خفیف مخلوط بہا ساکن اور
تاء خفیف مخلوط بہا متحرک ہو تو تینون کو چوتھے سے بدل کے
ادغام کرتے ہین جیسے بت تھا اور بد تھا اور بدھ تھا +
فائدہ جیم عربی ساکن اور جیم فارسی یا جیم فارسی مخلوط
بہا متحرک ہو تو اوّل کو ثانی سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے
آج چار ہوئے اور آج چھوٹ گئے + **فائدہ** جیم فارسی
ساکن اور جیم فارسی مخلوط بہا متحرک ہو تو اوّل کو ثانی
سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے پانچ چھہ + **فائدہ** دال
خفیف یا دال خفیف مخلوط بہا ساکن اور تاء خفیف متحرک
ہو تو دونون کو تیسرے سے بدلکے ادغام کرتے ہین جیسے کدتا اور بدھ
تک + **فائدہ** دال ثقیل ساکن ہو اور تاء ثقیل یا تاء

مخلوط بہا متحرک ہو تو اوّل کو دوم سے بدل کے ادغام کرتے
ہین جیسے بہہ بھاند تہرا ھی اور بہہ بھاند ٹھگ ھی +
فائدہ زاء معجمہ ساکن اور سین مہملہ متحرک ہو تو زے
کو سین سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے اواز سے اور جو
حروف انکے قریب المخرج ہین اُنکا یہی حال ھی + فائدہ
سین مہملہ ساکن اور شین معجمہ متحرک ہو تو اوّل کو ثانی
سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے کس شخص نے کہا +
فائدہ غین معجمہ یا قاف یا کاف عربی یا کاف
عربی مخلوط یا کاف فارسی یا کاف فارسی مخلوط ساکن
ہو اور خاء معجمہ متحرک ہو تو سب کو خاء معجمہ سے بدل کے
ادغام کرتے ہین جیسے باغ خرید کرو اور چقماق خرید کرو
اور اتنک خمار ھی اور آگ خوب جلاؤ اور لاکھہ خراب ہو گئی
اور ماگھہ خوب ہوا + فائدہ قاف ساکن ہو اور غین معجمہ

متحرک ہو تو قاف کو غین سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے شوق غالب ہوا + فائدہ کاف عربي یا کاف عربي مخلوط یا کاف فارسي یا کاف فارسي مخلوط ساکن ہو اور غین معجمہ یا قاف متحرک ہو تو سب کو غین اور قاف سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے فلک غم دکھانے لگا اور لاکھہ غصہ کرو اور الگ غصہ کرنے لگا اور ماگھہ غارت کا مہینہ ھے + اور ایک قالین لو اور لاکھہ قالین لو اور ساگ قالین پر رکھو اور ماگھہ قریب آیا + فائدہ کاف فارسي یا کاف فارسي مخلوط بہا ساکن ہو اور کاف عربي متحرک ہو تو اولین کو ثانی سے بدل کے ادغام کرتے ہین جیسے باگ کر ہي کرو اور ماگھہ کا مہینہ + فائدہ لفظ واحد مین نون ساکن اور باء عربي یا باء فارسي متحرک ہو تو نون کو میم سے بدلتے ہین جیسے انبالہ وچنپا کلي + فائدہ اگر نون غنہ کے بعد دال خفیف ساکن ہو اور اسکے بعد تاء خفیف متحرک ہو تو دال کو حذف کرتے ہین جیسے چاند تارا اور دیوار پھاندتا ھي

غلط نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۳	یاء	باء
۱۸	۱۱	باء	یاء
۲۱	۴	شین	سں
۴۲	۳	ایسی	ایسی (ے)
۴۵	۱۲	پٹکنا	پٹکنا بھاگنا
۴۶	۱	چاہنا	
۴۸	۸	یا صیغہ جمع مذکر ماضی مطلق متعدی	جانا کے قبل یا صیغہ امر واحد حاضر
۵۳	۱۰	تانا سے توانا	تانا سے توانا اور ڈھانا سے ڈھوانا کھونا سے کھوانا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۳	بہا	بہنا
۶۱	۲	چالنا اورچلوانا	
ایضاً	۹	چھینکنا	
ایضاً	۱۱	لیجانا ستانا	
ایضاً	۱۲	توکنا	
ایضاً	۱۳	کوسنا مچانا	
۶۳	۹	بچکنا اوربچکانا	
۶۴	۸	اگلنا الٹنا پٹکنا	
ایضاً	۹	مسلنا	
۶۵	۲	بتورنا	
ایضاً	۳	سہیجنا	
ایضاً	۵	السانا	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٥	۹	پچھوڑنا	
٦٧	۱۳	ہم رہی	ہم رہے
۷۲	۵	اِسواسطے	اِسیواسطے
۷۴	۳	گی جمع	گی جمع
۷٦	۱۲	مونث	مونث مطلق
۷۸	۹	مرین	مرین
۸۰	۱۳	انبہ	آم
۸۱	۲	انبہ	آم
۹٦	۸	وحاضر	
۹۹	۲	جس مین	جس مین فعل کے
۱۰۰	۱	اور وہ	اور اگر وہ
۱۰۱	۱	جو ممتاز	جو تب ممتاز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۲	۱۳	جاتی ہین	
۱۶۹	۲	لفظ یا	لفظ پا
ایضاً	۶	تحتانی	تحتانی زائد ھی جیسے میل
۱۷۴	۲	سورش	شورش
۱۷۵	۱۱	چھوٹا	نکلا
۱۷۶	۸	جب	حُب
۱۷۴	۸	بعصون	بعضون
۱۸۵	۷	سینسوان	سینتیسوان
۱۸۹	۳	ابلاع	ابلاغ
۱۹۰	۹	بے	پے
۲۱۱	۱۳	تعظیم متکلم	تعظیم و متکلم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۱	۹	ایک	یک
۲۴۷	۱۲	زنجیر	طوق
۲۴۸	۷	اور مہتاب یعنی چاند مذکر ھی اور مہتاب ایک آتشبازیکا نام مونث ھی	
۲۶۱	۱۲	فقط	لفظ
۲۶۳	۹	احتیاط	استخوان کی احتیاط
۲۷۱	۱۳	آبا	ابا
۲۷۴	۳	فوج	معج
۲۸۵	۹	ہین	تھے
۲۸۷	۱	یمینیان	
ایضاً	۶	وگولر	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٨٩	٦	دل	لب
ایضاً	١١	کش	کش ہون
ایضاً	١٢	الات	الات جنگ
٢٩٠	٤	رفل	توپ
٢٩٢	٢	بوندر	بوندل
٣٠٣	٩	اِس	اُس
٣١٨	٢	رنبور	زنبور
٣٤٣	٨	سے	وسے
٣٤٥	٣	جام ہا ونام ہا	جامہ ہا ونامہ ہا
٣٤٨	٨	سنت	سنت و
٣٥٠	٢	نفعل ونفاعل	تفعل وتفاعل
٣٥٢	٨	متقدمین	ومتقدمین
٣٥٧	١٣	تاء	تاء ثقیل

غلط نامہ جدول تذکیر و تانیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۹	۲	جہک	
ایضاً	۳	قید	
۳۲۰	۱	جھک	
ایضاً	۶	شفل	سفل
۳۲۱	۵	جلن	چلن
۳۲۲	۵	دلیا	دلیا
۳۲۳	۶	سَنَل	سَبَل
۳۸۳	۶	ابیابیل	ابابیل
۳۳۵	۳	گھڑیال	

خاتمہ ہزار ہا ہزار شکر و سپاس بدرگاہ مسبب الاسباب
مستجاب باد کہ درین ہنگام میمنت آغاز سعادت انجام
کتاب بلاغت نظام مفید خاص و عام مسمی بہ قواعد با فوائد
تصنیف محقق کامل ادیب فاضل صرفی انتخاب نحوی لاجواب
عالم نکات معنی و بیان موجد قواعد اُردو زبان مقبول دارین
مولوی سید محمد حسین سلمہ اللہ خالق کونین در سن
یکہزار ہشت صد شست و چہار عیسوی ۱۸۶۴ء بمطبع مشن پریس
در بلدہ مینو سواد الہ آباد کسوت انطباع
در بر قبول کشید

اشتہار

این کتاب مسمی بہ قواعد با فوائد داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ
گردیدہ است حسب مراد قانون بستم ۱۸۴۷ء عیسوی بدون اجازت
صاحب مہتمم مشن پریس کسے قصد طبع نفرماید فقط

Moulavi Muhammed Husain is a good Arabic and an excellent Persian Scholar. He has made a special study of the Urdú language and literature, and is a safe authority in Urdú classical usage. To those who wish to become thorough masters of the Urdú, I highly recommend the Grammar of the language which he has just written, as a valuable aid in the study from a native point of view. It is a grammar of the pure, simple, elegant Urdú language according to educated native taste, and not of the language according to any arbitrary European Standard. Those who wish to know and use pure Urdú, with good taste, and according to the educated native Standard, ought to study his Grammar.

Joseph Owen.

Allahabad, August 30, 1864.

Too much cannot be said in praise of the Urdú Grammar by Moulavi Mohammed Husain just issued from the Allahabad Mission Press. The book speaks for itself, and does not stand in need of such meagre testimonials as I am called upon to give. But I may safely say that the work is the best that has yet been produced on the subject, and can be recommended as a work of the greatest authority in the Urdú language. It is a most concise and well arranged work, simple yet full, brief yet comprehensive, and stands unrivalled in excellence, purity, precision and the qualities essential to its being generally and advantageously adopted as the text book of the language.

Allahabad. 30th August. 1864.

Yunus Singh

جن مصادر دو زبریہ کے نون مصدری کے قبل الف نون اصلی ہی آتا ہو ([illegible]) [illegible]

اور وہ جب متعدی کر دیتا تو نون کو مشدد ورنہ باقی رہنے دیتا ہے —

مثلاً چننا - چنوانا - جاننا - جنوانا - تاننا - تنوانا -

Mohd Mumtaz Ansari

25-11-83